مناظرہ تحریف قرآن (حصہ اول، شیعہ دعویٰ پر بحث)

مابین مختار حیدر صاحب (شیعہ) و معاویہ صاحب (دیوبندی)

دسمبر 2020 میں واٹس ایپ پر ہونے والا تحریری مناظرہ،

حصہ اول (شیعہ دعویٰ)

مناظرہ کا عنوان: تحریف قرآن

شیعہ متکلم: مختار حیدر صاحب

دیوبندی متکلم: معاویہ صاحب

ترتیب: ابوذر

پیشکش: تحفظ عقائد تشیع ٹیم

مناظرہ کی ابتداء:

اس مناظرہ کی ابتداء کچھ اس طرح ہوئی کہ معاویہ صاحب کے ایک چاہنے والے نے ہمارے ایک دوست، محترم توصیف بھائی کو مناظرہ کے لیے کسی اہل علم کو پیش کرنے کا کہا، اور ساتھ ہی تاکید کی کہ موضوع تحریف قرآن ہی ہو گا۔پہلے توصیف بھائی نے ٹلایا، مگر دعوت مناظرہ دینے والے نے دوبارہ اصرار کیا تو توصیف بھائی نے حامی بھر لی۔
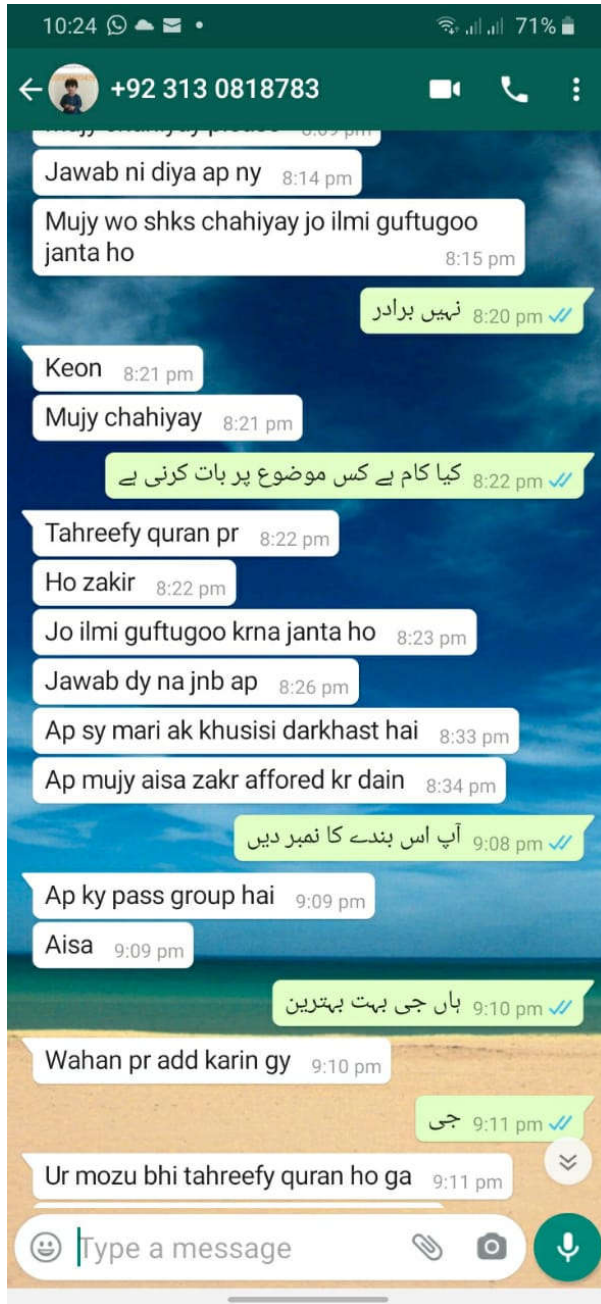
توصیف بھائی نے مجھ سے رابطہ کیا تو میں نے مختار صاحب کو مناظرہ کی زحمت دی۔ مختار صاحب خود کو ایک طالب علم سمجھتے ہیں۔ نہ تو وہ باقاعدہ مدرسہ سے پڑھے عالم ہیں اور نہ ہی مناظرہ پسند ہیں۔ مخالف کی طرف سے دعوت مناظرہ کا سن کر انہوں نے بات کرنے کی حامی بھر لی، جس کے لیے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔

قارئین، ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ مناظرہ اور مقابلہ بازی سے پرہیز کیا جائے۔ اسی لیے ہم کسی کو دعوتِ مناظرہ نہیں دیتے۔ لیکن ہم پر اعتراض کرنے والے اگر غلط فہمی میں مبتلا ہو کر ہمیں چیلنج دینے لگیں تو پھر بات کرنی پڑتی ہے۔

اس پی ڈی ایف میں حتی الامکان یہ کوشش کی گئی ہے کہ دونوں فریقوں کی بات کو جوں کا توں پیش کر دیا جائے، تاہم دونوں مناظر صاحبان کی غیر ضروری باتوں اور تکرار کو طوالت کے خوف سے حذف کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس بات کا دھیان رکھا گیا ہے کہ کسی بھی مناظر کی دلیل والی بحث کو ویسے کا ویسا ہی رکھا جائے۔ بہت سی جگہوں پر لفظی غلطی کو درست کیا گیا ہے، جو کہ موبائل پر لکھنے کے دوران اکثر ہو جاتی ہے، تاہم اب بھی غلطیاں موجود ہو سکتی ہیں۔ ہم اس مناظرہ کی تحریر کی ایک ویڈیو بھی بنائیں گے، ان شاء اللہ۔ اگر کسی دوست کو اس پی ڈی ایف کے کسی حصہ پر قطع وبرید کا شک ہو تو وہ ہم سے ویڈیو طلب کر سکتا ہے۔

یہ مناظرہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں شیعہ دعویٰ پر بارہ گھنٹے کی گفتگو ہوئی۔ پھر دوسرے حصہ میں اہل سنت دعویٰ پر بارہ گھنٹے کی گفتگو ہوئی۔

زیر نظر پی ڈی ایف پہلے حصہ پر مشتمل ہے۔ دوسرے حصہ کی پی ڈی ایف یا مکمل پی ڈی ایف اور ویڈیو حاصل کرنے کے لیے درج ذیل ٹیلی گرام لنک جوائن کریں۔ نیز اس ٹیلی گرام چینل پر تحفظ عقائد تشیع کی دیگر کاوشوں کو بھی مومنین کے استفادہ کے لیے رکھا گیا ہے، جن میں وقت کے ساتھ ساتھ اضافہ ہو رہا ہے، الحمد للہ۔

https://t.me/tahaffuzaqaidtashayyo

از انتظامیہ، ثقلین سے تمسک۔

معاویہ: شیعہ مناظر صاحب کہاں ہیں؟ وقت بتائیں مناظرہ کا۔

مختار حیدر: جی میں حاضر ہوں۔ جناب معاویہ صاحب، سب کچھ اپنی پسند اور مرضی سے کریں گے؟ پہلے یہ بتائیں کہ اگر کوئی تحریف کا قائل ہو تو کیا یہ لازم ہے کہ اس کو کافر کہا جائے؟ اپنا وقت لیں معاویہ صاحب۔ میں بھی مصروف شخص ہوں۔ میں بھی کبھی مصروف ہو کر دیر کر سکتا ہوں جواب میں۔

معاویہ: کفر کی بات بعد میں دیکھتے ہیں۔ پہلے یہ بتائیں کہ اس موضوع پر بات کرنی ہے کہ نہیں؟

مختار حیدر: بات کرتے ہیں۔ لیکن اپنی بات کی کچھ تفصیل بتائیں۔

معاویہ: تفصیل تب جب بات طے ہو۔ بسم اللہ کریں بتائیں کہ تحریف پر بات کرنی ہے؟ بات طے ہو تو تفصیل پر آتے ہیں۔

مختار حیدر: میرے بھائی، میں کہہ چکا کہ بات کر لیتے ہیں۔

معاویہ: پھر تفصیل میں بھی بتاؤں گا اور آپ سے بھی پوچھوں گا۔ تو اب دعویٰ جواب دعویٰ بھیج کر پھر تفصیل پر آتے ہیں۔ میں دعویٰ بھیجتا ہوں اپنا۔

مختار حیدر: نہ میرے بھائی۔ اپنی پسند ہر معاملے میں نہ چلاؤ۔

معاویہ: تو موقف بتائے بغیر تفصیل کس بات پر؟

مختار حیدر: پہلے یہ بتاؤ کہ آپ لوگ تحریف کو اس قدر کیوں پکڑے رکھتے ہو؟

معاویہ: بتا چکا ہوں۔

مختار حیدر: موقف کب بتایا؟

معاویہ: تو بتانے تو دو نہ آپ۔

مختار حیدر: دوہرا دیں، بسم اللہ۔

معاویہ: اس لیے کہ جب شیعہ قرآن کو ہی نہیں مانتا تو باقی موضوعات پر کیسے بات ہو گی؟ میرا دعویٰ اور موقف ہے کہ شیعہ اپنے مذہب پر رہ کر موجودہ قرآن پر ایمان نہیں رکھتا۔

مختار حیدر: موجودہ قرآن پر ایمان نہ رکھنے کا مطلب؟

معاویہ: کہ اس کو اصل قرآن نہیں مانتے بلکہ تحریف شدہ مانتے ہیں۔

مختار حیدر: بالفرض اگر اکا دکا افراد تحریف شدہ مان بھی لیں تو کیا؟

معاویہ: اکا دکا نہیں شیعہ ائمہ معصومین۔ جن پر شیعوں کے مذہب کی بنیاد ہے۔

مختار حیدر: بالفرض محال ایسا ثابت ہو گیا تو کیا کہا جائے گا؟

معاویہ: محال نہیں یقینی ہے۔ تو ایسا کہنے والوں پر کفر کا حکم لگے گا۔

مختار حیدر: تو آپ کہہ رہے ہیں کہ تحریف قرآن کا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے؟

معاویہ: بالکل۔

مختار حیدر: چلیں ٹھیک ہو گیا۔ تو میرے بھائی، پہلے آپ اپنے متقدمین سے "تحریف قرآن" کی تعریف پیش کریں۔ پھر میں دعویٰ رکھوں گا، انشاءاللہ (01)

معاویہ: تعریف کیوں؟ کیا آپ کو تحریف کی تعریف نہیں آتی؟

مختار حیدر: میری تعریف تو آپ نہیں مانیں گے نا۔ کفر کفر کے نعرے لگاتے ہیں آپ لوگ۔ کم از کم تحریف قرآن کی تعریف تو بتائیں اپنے 👈 متقدمین سے (02)

معاویہ: تعریف تو ایک ہی ہو گی اگر آپ صحیح بیان کریں گے تو، کیا آپ عربی دوسری پڑھتے ہیں جو تعریف میں فرق ہو گا؟ جب پتا نہیں آپ کو تب پوچھیں، ورنہ خواہ مخواہ وقت ضائع نہ کریں۔

مختار حیدر: اگر کوئی سادہ بندہ تحریف کے قائل کو کافر نہ مانے تو اس پر کیا حکم لگاتے ہیں آپ لوگ؟

معاویہ: سادہ کی مثال کیوں؟

مختار حیدر: دو باتیں کلئیر کریں۔

معاویہ: یعنی تعریف کے بہانے وقت ضائع کرنے کا موڈ ہے جناب کا۔

مختار حیدر: چلیں، سادہ نہ سہی، پڑھا لکھا فرد اگر تحریف قرآن کے قائل کو کافر نہ سمجھے تو اس کی کیا حیثیت ہے؟: وقت ضائع آپ کر رہے ہیں۔ تعریف بتائیں، بات ختم۔ (03)

معاویہ: تحریف کا معنیٰ ردوبدل کرنا۔ جیسا کا یہودیوں کے بارے میں ہے کہ، یحرفون الکلم عن مواضعه...، یعنی وہ تورات میں تحریف کرتے تھے۔ اللہ کی نازل کردہ بات کو تبدیل کرتے تھے۔

معاویہ: تو اس کی سمجھائیں گے کہ قرآن کو جو نہ مانے وہ کافر ہے (اشارہ 03 کی طرف) (04)

مختار حیدر: جناب میں نے متقدمین کا کہا۔ اپنے فرمودات نہ سنائیں۔

معاویہ: کیوں قرآن کا معنیٰ قبول نہیں؟

مختار حیدر: اگر وہ نہ سمجھے تو؟ (اشارہ 04 کی طرف)

معاویہ: یعنی ابھی سے ہی قرآن کو چھوڑ دیا اور اپنے مولویوں کے پیچھے لگ گئے؟

مختار حیدر: بات کو گھماؤ نہیں۔ وقت ضائع ہو رہا ہے۔

معاویہ: تو وہ خود اللہ کو جواب دیگا۔

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 02 کی طرف)

مختار حیدر: آپکے مولویوں سے تعریف پوچھی ہے۔ وہ بھی پرانے والے مولویوں کی۔

معاویہ: گھمانا آپ والا طریقہ ہے۔

مختار حیدر: کلئیر کریں۔

معاویہ: کیا؟

معاویہ: قرآن کی تعریف قبول کیوں نہیں؟(05)

مختار حیدر: گناہ گار ہوگا؟ تبھی جواب دے گا نا۔

معاویہ: گناہ گار ہو یا کافر، جواب اللہ حق دیگا۔

معاویہ: کہاں تک جاؤ گے جناب۔

معاویہ: جتنا چلنا ہے چلو، اپنے لیے ہی گڑھا کھو د رہے ہو۔

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 01 کی طرف)

معاویہ: 👆 (اشارہ 05 کی طرف)

معاویہ: متقدمین پر کب سے ایمان لانا شروع کر دیا؟ قرآن اور امام گئے؟

مختار حیدر: قرآن کی تعریف میں آپ سے نہیں سمجھوں گا۔

مختار حیدر: اپنے متقدمین سے بتائیں،

معاویہ: حدیث ثقلین کہاں گئی اب؟

معاویہ: تو کس سے؟ قرآن کیوں نہیں؟

مختار حیدر: وقت ضائع ہو رہا ہے۔ تعریف بتاؤ، بات ختم۔

معاویہ: وجہ آپ ہی ہیں اس کی۔ قرآن سے بتائی ہے۔

مختار حیدر: لگتا ہے آپ کے متقدمین نے تحریف قرآن کی تعریف نہیں کی۔

معاویہ: قرآن کیوں نہیں؟ حدیث ثقلین بھول گئے آج۔

معاویہ: سب دیکھ رہے ہیں کہ شیعہ مناظر کیسے بہانے تلاش رہا ہے۔

مختار حیدر: بات نہ بنائیں۔

معاویہ: تعریف ہو گئی۔(06)

معاویہ: اب جواب دعویٰ بھیجیں۔

مختار حیدر: تعریف پیش کریں یا مانیں کہ متقدمین سے یہ بات آپ تک نہیں پہنچی۔

مختار حیدر: 😂(اشارہ 06 کی طرف)

مختار حیدر: میں چاہتا نہیں تھا ہنسنا۔ لیکن مجبور ہو گیا۔

معاویہ: قرآن کیوں (نہیں) مان رہے (؟) شیعہ رو رہے ہیں اور آپ کو ہنسی۔

مختار حیدر: قرآن مجید مانتے ہیں۔ لیکن آپ کی پریشانی بھی تو دور کرنی ہے۔

معاویہ: تو اس میں موجود تعریف کو؟ قرآن کو چھوڑ کر پاکستان پریشان کون ہے؟

مختار حیدر: شیعہ خوب سمجھ رہے ہیں کہ تحریف کا نام لے کر کافر کافر کے نعرے لگانے والے اپنے بزرگوں سے تعریف بھی پیش نہیں کر سکتے۔

معاویہ: قرآن سے تعریف بتائی ہے وہ بھی شیعہ دیکھ رہے ہیں۔ حدیث ثقلین کس نے چھوڑی وہ بھی۔(07)

مختار حیدر: پہلے مانو کہ بزرگوں سے یہ نہیں ملی۔ میں نے تعریف سمجھنی نہیں۔ آئینہ دکھانا ہے۔ جو کہ دکھا دیا۔

مختار حیدر: موضوع نہ بدلو(اشارہ 07 کی طرف)

معاویہ: پہلے مانو کہ قرآن چھوڑ دیا جناب نے۔

مختار حیدر: سائل میں ہوں۔

معاویہ: آئینہ سب دیکھ رہے ہیں۔ قرآن گیا اور حدیث ثقلین بھی۔

مختار حیدر: میری بات کا جواب دینا ہے آپ نے۔

معاویہ: سائل ہو تو جواب مل گیا نہ۔

مختار حیدر: نہیں، متقدمین(سے پیش کریں)۔

معاویہ: قرآن کو نہیں مان رہے آپ؟ قرآن کہہ رہا ہے کہ تحریف کا معنی ہے ردو بدل کرنا، لیکن جناب نہیں مان رہے۔

مختار حیدر: مان لیں کہ دستیاب نہیں، پھر قرآن مجید کی تعریف پر بات کر لیں گے۔

معاویہ: مان لیں کہ قرآن چھوڑ دیا آپ نے آج۔

مختار حیدر: نہیں جواب؟

معاویہ: جواب تو آپ کے پاس نہیں۔

مختار حیدر: ابھی پتہ چلنا ہے کہ کون قران مجید چھوڑے گا۔

معاویہ: قرآن گیا، حدیث ثقلین بھی گئی، مولوی پر ایمان باقی رہا۔

معاویہ: لوگ سمجھ گئے کہ شیعہ مناظر تحریف پر بات کرنے کی ہمت نہیں۔

مختار حیدر: تم اتنی دیر سوچ لو، یا ساتھیوں سے مشورہ کر لو۔ میں کھانا کھا لوں۔ امید ہے میری واپسی تک تعریف مل جائے گی،

☚ متقدمین سے

مختار حیدر: ابھی یہ شروعات ہے، آئیندہ تحریف پر شیعہ سے بات کرنے سے پہلے آپ سو مرتبہ سوچیں گے، ان شااللہ۔

معاویہ: لوگوں نے دیکھ لیا، مناظرہ ہوئے بغیر ہی سب سمجھ گئے۔ کہاں شیعہ قرآن کو نہیں مانتا۔ تحریف قرآن کے مسئلے میں شیعہ حدیث ثقلین بھول جاتا ہے۔ مولویوں کا سہارا لیتا ہے لیکن اس میں بھی ناکامی ہوتی ہے ان کو۔

مختار حیدر: لگتا ہے برے پھنسے ہو دوست۔ چلو تمہیں آسان الفاظ میں بتاتا ہوں۔(08)

جو تعریف آپ نے قرآن مجید سے پیش کی تحریف کی، اس سے آپ کا کوئی پرانا عالم متفق ہے؟ اگر ہے تو حوالہ دیں۔

مختار حیدر: ابھی تو مناظرہ شروع ہی کہاں ہوا ہے۔ ابھی سے یہ حالت ہے آپ کی؟ بہتر یہ ہے کہ طنزیہ جملوں کے پیچھے چھپ کر بات گھمانے کے بجائے مطلب کی بات کی جائے۔

معاویہ: پھر عالم؟ میں نام بتا بھی دوں عالم کا تب بھی کیا فرق پڑتا ہے؟ اگر قرآن سے کوئی شیعہ عالم اتفاق نہ کرے تو آپ کس کی مانوگے؟

معاویہ: شروع ہونے سے پہلے ہی نتیجہ نکل گیا ہے۔

مختار حیدر: ناکامی مجھے ہوئی؟ خوب۔ تحریف کے بہانے میں نے تکفیر کا نعرہ بلند کیا ہے؟ جب نعرے لگائے ہیں اور مناظرہ کرنے آن پہنچے ہیں، تو تعریف بھی پیش کریں۔ تا کہ پتہ چلے کہ جہالت کا شکار نہیں آپ۔ دلائل بھی ہیں۔

مختار حیدر: بہت فرق پڑے گا۔ نام لے کر دیکھو۔ ابھی تو تھوڑا سا نتیجہ نکلا ہے۔ باقی انشاءاللہ جلد ہی نکل آئے گا۔

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 08 کی طرف)

معاویہ: ضرورت ہی نہیں۔ قرآن میں واضح موجود ہے جس کا انکار بھی نہیں کر رہے۔

مختار حیدر: ھھھ۔

معاویہ: پورا نکل گیا، قرآن کو نہیں مانتے سب نے دیکھ لیا۔

مختار حیدر: تمہارے علماء کو یہ تعریف نظر نہیں آئی یا پسند نہیں آئی؟ (09) گھماہیں بات کو۔ مجھے معلوم ہے آپ کے بزرگ اس معاملے میں خاموش ہیں۔ قرآن مجید ہی سے دکھاؤ تعریف، مگر اپنے بزرگوں کے توسط سے۔ آپ کے بزرگوں نے قرآن مجید نہیں پڑھا؟

معاویہ: آپ کو تو نظر آگئی نہ؟ اب آگے چلنے کا ارادہ ہے کہ نہیں؟

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 09 کی طرف)

معاویہ: یہ بھی ہو جائے گا۔ لیکن اس کا مقصد؟

مختار حیدر: پہلے مانو کہ نہیں دکھا سکتے، پھر آگے چلتے ہیں۔ مقصد بعد میں۔

معاویہ: پہلے مانو کہ قرآن کو نہیں مانتے. تو میں آگے چلوں۔ کب؟

مختار حیدر: آپ کے بزرگ تو آپکے خیال میں مانتے تھے نا۔ ان سے دکھاؤ۔

معاویہ: یعنی قرآن کو نہیں بزرگوں کو مانتے ہو؟

مختار حیدر: لاحول ولا قوہ۔

مختار حیدر: آپکے بزرگوں کو (میں) مانوں؟ عقل کہاں ہے آپکی جناب (10)۔ سوال میرا اور قرآن کا نہیں اس سوال میں۔ سوال آپکے بزرگوں اور قرآن کا ہے۔ تمہارے علماء کو یہ تعریف نظر نہیں آئی یا پسند نہیں ائی؟

معاویہ: یہی تو سب حیران ہیں کہ جناب کہ عقل کہاں ہے جبھی ایسی باتیں کر کے وقت ضائع کر رہا ہے (اشارہ 10 کی طرف)

معاویہ: جب قرآن آگیا تو بزرگ کیوں؟

مختار حیدر: مجھے لگ رہا ہے کہ آپ کے پاس جواب نہیں۔ کل آجانا جواب ڈھونڈ کر۔ ہم جلدی نہیں کریں گے۔

معاویہ: چلو میں اگر اپنے بزرگ سے دکھادوں تو جواب دعویٰ بھیجو گے؟ (11)

مختار حیدر: وقت ضائع کرنے کی ذمہ داری آپ پر ہے۔ تعریف پیش کرو بزرگوں سے۔

مختار حیدر: اتنی دیر سے سمجھ میں آیا؟ (اشارہ 11 کی طرف) دوسرے یہ کہ جناب آئے ہیں "کافر کافر" کا نعرہ لگاتے ہوئے۔ اس لیے کٹہرے میں آپ نے کھڑے ہونا ہے۔ دعویٰ میں رکھوں گا تحریف سے متعلق۔

معاویہ: اب موضوع سے ہی ہٹ گئے کہا میرے دعویٰ کو چھوڑ کر اپنا دعویٰ رکھو گے؟ (12)

مختار حیدر: آپ اپنی صفائی دیں گے۔

مختار حیدر: ھھھ (اشارہ 12 کی طرف)

معاویہ: کافر ثابت کرونگا، بات شروع تو کرو۔ (13)

مختار حیدر: موضوع تحریف قرآن ہے۔

مختار حیدر: انشااللہ، یہ نوبت ہی نہیں آئے گی۔ اس سے پہلے ہی آپ کے لیے کافی مشکلات آجائیں گی۔ (اشارہ 13 کی طرف) ۔ کون کیا ثابت کرتا ہے، وقت بتائے گا۔

معاویہ: تو شیعوں کا ایمان بالقرآن کا کیا کرنا ہے اب؟

مختار حیدر: فرار؟ (14) تعریف؟

معاویہ: موضوع تو طے ہی یہی تھا۔ اب کیوں پینترا بدلا؟

معاویہ: سب دیکھ رہے ہیں (اشارہ 14 کی طرف)

مختار حیدر: او بھائی، موضوع کب بدلا؟

معاویہ: اوپر تو مجھ سے دعویٰ پوچھ کر ایک گھنٹہ بحث کی کیوں؟

مختار حیدر: میں مدعی بنوں تو موضوع تبدیل ہو جاتا ہے؟

معاویہ: جب بات ہی اہل السنت پر کرنی تھی تو شیعہ متقدمین سے تعریف[1] کیوں پوچھی؟ (15)

مختار حیدر: دعویٰ نہیں پوچھا تھا۔ تحریف قرآن پر رائے پوچھی تھی۔

معاویہ: آپ تو سائل تھے نہ؟

مختار حیدر: ھھھ (اشارہ 15 کی طرف) آپ کے بزرگ شیعہ تھے؟

معاویہ: سائل ہو آپ۔

مختار حیدر: تحریف کی تعریف پوچھنے میں سائل۔

---

[1] صفحہ نمبر 02 پر میسج (01) کے تحت مختار صاحب تصریح کے ساتھ پوچھ چکے کہ "اپنے متقدمین سے تعریف پیش کریں" لیکن معاویہ صاحب کو متقدمین کے لفظ کا مطلب معلوم نہیں تھا، اس لیے وہ "متقدمین" سے "شیعہ" مراد لے رہے تھے۔

معاویہ: جواب چاہیے جواب۔ کیوں پوچھا شیعہ متقدمین والا سوال[2]؟

مختار حیدر: ایک گھنٹے سے بحث کر رہے ہو آپ اور یہی نہیں سمجھ سکے کہ کس کے بزرگوں کی بات ہے؟(16)

مختار حیدر: عقل کہاں ہے آپ کی؟ آپ بہت کنفیوز ہو گئے ہو۔ ابھی بریک لے لو، کل تیاری کر کے آ جانا۔ آپ کو یہی نہیں پتہ کہ آپ کے بزرگ شیعہ تھے یا نہیں؟

معاویہ: آپ کچھ بھی کہیں لوگ سمجھدار ہیں کہ آپ بات نہیں کرنا چاہتے۔ چلو میں آپ کے دعوے پر بھی کرتا ہوں بات لیکن شرط یہ ہے کہ آپ کے دعوے کے اگلے دن ہی شیعہ کے عقیدے تحریف پر بات ہو گی۔ الحمد للہ ہم کو یقین اکمل ہے کہ شیعہ قیامت تک اہل السنت کو موجودہ قرآن کا محرف ثابت نہیں کر سکتا۔ لیکن شیعہ کی جان جاتی ہے تحریف پر اپنا دفاع کرنے سے۔

مختار حیدر: میرے بھائی، آپ کے لوگوں نے تو ہر حال میں آپ کے نعرے مارنے ہیں۔ لیکن دیگر اہل سنت لوگوں میں اپنا امیج خراب نہ کرو۔ کل تیاری کر کے آ جانا۔

معاویہ: امیج تو شیعوں میں آپ کا خراب ہوا ہے۔

مختار حیدر: تعریف؟(اشارہ 16 کی طرف)۔ تعریف؟ یا جان جا رہی ہے؟

معاویہ: اہل السنت کے نظریے پر بات کرنی ہے؟

مختار حیدر: تعریف؟(اشارہ 16 کی طرف)

معاویہ: پہلے بات صاف کرو کہ کس کے نظریہ پر بات کرنی ہے۔ مجھ سے میرا موقف پوچھ کر پیچھے ہٹ گئے۔

مختار حیدر: یعنی تعریف نہیں معلوم متقدمین سے؟

معاویہ: کیوں پوچھ رہے ہو یہ سوال مجھ سے؟

مختار حیدر: پیچھے نہیں ہٹا۔ پہلے وجہ بتا چکا۔

مختار حیدر: لوگوں کو آپ کی بے چارگی بتانے کے لیے۔ دیگر وجوہات بھی ہیں۔

معاویہ: کونسی بے چارگی؟

مختار حیدر: آپ کے پاس آج کے دن پونے گیارہ بجے تک کا وقت ہے تحریف کی تعریف کے لیے۔ اگر جواب نہ دے سکے تو کل رات نو بجے دوبارہ بات شروع کریں گے۔ لیکن اس امید پر کہ آپ تب تک تعریف تلاش کر لیں گے۔

معاویہ: میں کیوں تعریف کروں؟ وجہ؟

مختار حیدر: کمال ہے یار۔ ایک پوری قوم پر تکفیر کا نعرہ لگاتے ہو، اور حال یہ ہے کہ ☚ اپنے بزرگوں سے تحریف قرآن کی تعریف نہیں بتا سکتے؟ افسوس ہوا یہ جان کر۔

معاویہ: ہماری تکفیر پر بات کر ہی نہیں رہے آپ، تو میں کیوں تعریف کروں؟

---

[2] مختار صاحب کے اشارہ کرنے کے باوجود معاویہ صاحب مسلسل متقدمین سے شیعہ مراد لے رہے ہیں۔

مختار حیدر: میر امخلصانہ مشورہ ہے کہ اب بریک لے لو۔ میں خود تمہیں آفر کر رہا ہوں۔ کل تیاری کے ساتھ آ جانا۔

معاویہ: جواب دیں۔

مختار حیدر: اوہ بھائی۔۔۔۔۔ آپ گروپ میں تشریف ہی اس لیے لائے ہیں کہ ہمیں کافر ثابت کریں۔ اب کٹہرے میں کھڑے ہو کر ذہن ماؤف ہو گیا؟ تعریف پیش کریں۔

معاویہ: تو شیعوں کو کافر ثابت کرنے پر بات ہی نہیں کر رہے نہ آپ، آپ تو خود دعویٰ کرنے کی موڈ میں ہیں۔

مختار حیدر: وقت ضائع ہو رہا ہے اور تعریف ہنوز غائب۔

معاویہ: کیوں تعریف کروں میں؟ میں کیوں تعریف کروں؟

مختار حیدر: ھھھ۔ معذرت کر لو بھائی۔ زبردستی تھوڑی ہے۔

مختار حیدر: اور آپ نے تعریف نہیں کرنی۔ بطور راوی ہم تک نقل کرنی ہے۔

معاویہ: پہلے وجہ بتاؤ کہ مجھ سے تعریف کیوں پوچھ رہے تھے؟ کیوں کروں میں؟

مختار حیدر: تم سے نہیں بھائی۔ تمہارے توسط سے تمہارے علماء کی کی ہوئی تعریف پوچھ رہا ہوں۔ پرااااااااانے علماء کی تعریف۔

معاویہ: مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو؟

مختار حیدر: تین منٹ باقی ہیں۔

معاویہ: تو جواب دو کہ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو۔

مختار حیدر: تو اپنے ہمسائے سے پوچھوں؟ تم مناظر بن کر آئے ہو۔ تم دے ہی پوچھوں گانا۔ یاالٰہی، یہ ماجرا کیا ہے۔

معاویہ: مجھ سے کیوں پوچھا؟

مختار حیدر: ھھھ۔

معاویہ: چالاک بن رہے تھے الٹا خود پھنس گئے۔

مختار حیدر: یہ تمہاری حالت ہے میرے بھائی۔

معاویہ: ابھی تک نہیں بتایا کہ مجھ سے تعریف کیوں پوچھی؟

مختار حیدر: ایڈمن حضرات سے گذارش ہے کہ کل رات نو بجے تک مجھے اجازت دیں۔

گروپ رولز کے مطابق مجھے اور معاویہ صاحب کو ایڈمن رکھنا ہے یا نہیں کل رات تک، یہ آپ پر منحصر ہے۔

معاویہ: واپس آ کر وجہ بتانا۔ کہ مجھ سے تعریف کیوں پوچھی۔

مختار حیدر: السلام علیکم ورحمتہ اللہ

مختار حیدر: برادران، مختار حاضر ہے۔

مختار حیدر: مناسب ہے کہ نئے آنے والے ساتھیوں کے لیے خلاصہ عرض کر دوں۔

مختار حیدر: معاویہ صاحب کے ایک چاہنے والے نے ہمیں تحریف قرآن پر بات کرنے کی دعوت دی تھی اور قبول کرنے پر معاویہ صاحب کو لائے ہیں۔

مختار حیدر: معاویہ صاحب کے بقول تحریف کا قائل کافر ہے۔

مختار حیدر: پھر میں نے معاویہ صاحب سے تحریف قرآن کی تعریف ازروئے متقدمین[3] پوچھی، جس کا جواب معاویہ صاحب کی طرف سے ذاتی جواب کی صورت میں آیا۔ ابھی ان کے اس جواب پر جرح باقی ہے۔ میں نے مطالبہ کیا کہ یہی تعریف اپنے متقدمین سے دکھاؤ۔ کیا ان کو اس تعریف کا پتہ نہیں تھا یا ان کو یہ تعریف پسند نہیں، کہ انہوں نے اسے اختیار نہیں کیا۔ ابھی دو نقاط تشنہ ہیں۔

اول۔: تحریف قرآن کی تعریف متقدمین سے۔

دوم: تحریف قرآن کے قائل کو کافر نہ ماننے والے کا کیا حکم ہے۔

معاویہ صاحب نے اس پر حکم لگایا ہے کہ وہ گنہگار ہے یا کافر۔ فیصلہ اللہ کرے گا۔ لیکن میرا مطالبہ ہے کہ معاویہ صاحب کوئی ایک حکم بتائیں۔ جیسے وہ تحریف کے قائل پر واضح ایک ہی حکم لگاتے ہیں۔

---

[3] مختار بھائی نے متقدمین سے تحریف کی تعریف پر اس لیے اتنا زور دیا تھا کہ خود بعض شیعہ علماء اس بات کو مانتے ہیں کہ ہماری کتب میں بھی ہر طرح طرح کی روایات ہیں، اسی لیے ہمارے متقدمین نے تحریف نہیں کی۔ مثلاً منظور مینگل صاحب کا ویڈیو کلپ یوٹیوب پر موجود ہے، جس میں انہوں نے اس بات کو بیان کیا ہے۔ اور پھر آخر میں اس شخص کے لیے نقد انعام کا بھی اعلان کیا ہے، جو متقدمین سے تحریف قرآن کی تعریف لے آئے۔

مختار حیدر: جی معاویہ صاحب۔ امید ہے آپ نے تیاری کر لی ہو گی۔ تعریف بتائیں یا معذرت کر لیں۔ پھر بات کو آگے بڑھاتے ہیں (اشارہ 17 کی طرف)۔ @معاویہ صاحب۔ اینڈ

مختار حیدر: کل معاویہ صاحب کو نو بجے کا وقت دیا گیا تھا۔ بہتر تھا کہ وہ یا تو آتے یا پھر نہ آنے کی وجہ پہلے بتا کر وقت تبدیل کروا لیتے۔ معاویہ صاحب کا یہ جواب بھی دیکھ لیں جو انہوں نے تحریف قرآن کے قائل کو کافر نہ والے کے بارے میں کہا۔ اب میں سوا دس بجے تک انتظار کروں گا، پھر ابوذر صاحب کی میزبانی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کل تک کی اجازت لوں گا۔ اگر معاویہ صاحب آ گئے تو مزید وقت بھی حاضر ہے۔ اینڈ۔

معاویہ: آج میرے پاس وقت نہیں اس لیے کل بات کرتے ہیں۔ میرا وہ میسج دکھائیں کہ میں نے آج نو بجے کا کہا ہو۔ باقی مختار صاحب نے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا کہ وہ مجھ سے تحریف کی تعریف کیوں پوچھ رہے ہیں؟

مختار حیدر: اللہ کے بندے، آپ کو پڑھنا نہیں آتا کیا؟ کب کہا کہ آپ نے نو بجے کا وقت دیا۔ یہ کہا کہ آپ کو نو بجے کا وقت دیا گیا۔ جس میسج کو مینشن کر کے آپ نے میسج کیا ہے، اسے غور سے پڑھیں۔

معاویہ: کب دیا گیا تھا؟ اور اگر واقعی آپ نے دیا تھا تو میں نے جواب میں کیا کہا تھا؟

مختار حیدر: خاموشی نیم رضا

معاویہ: نکاح میں یا ہر جگہ؟

معاویہ: اب بولو کہ کیوں پوچھ رہے ہو مجھ سے تعریف؟ تو ہم شیعہ کو کافر کیوں کہتے ہیں اس ہر بات کرنے کو تیار ہو؟

مختار حیدر: میں نے تعریف سیکھنے کے لیے نہیں پوچھی۔ یہ دکھانے کے لیے پوچھی ہے کہ کافر کافر کہنے والوں کے بزرگ تحریف کی تعریف بھی نہ کر پائے (18)۔ ابھی اینڈ لکھو گے تو بات کروں گا۔

معاویہ: End

مختار حیدر: یہ جواب ہے تعریف پوچھنے کا (اشارہ 18 کی طرف)۔

مختار حیدر: اس کی تو تسلی کرنی آپ لوگوں کی۔ منصف مزاج لوگ اس مناظرے سے بہت کچھ سیکھیں گے اس بارے میں۔

معاویہ: لمبی چوڑی مت سناؤ۔ صاف صاف بولو کہ ہم شیعہ کو کافر کیوں کہتے ہیں اس ہر بات کرنے کو تیار ہو؟ (19)

مختار حیدر: ابھی بتاؤ کہ تعریف ملی یا آج بھی وقت ضائع کرنے کا ارادہ ہے؟ اگر نہیں ملی تو اقرار کر لو۔ پھر تمہاری پیش کی ہوئی قرآنی تعریف پر بات کر لیتے ہیں۔

معاویہ: جواب؟ (اشارہ 19 کی طرف)

مختار حیدر: اصول کی پاسداری کیا کرو۔ میں نے اینڈ نہیں لکھا تھا ابھی۔

معاویہ: فالتو وقت نہیں میرے پاس جناب یہ تحریر پڑھنے کا۔

مختار حیدر: 👇 (اشارہ 17 کی طرف)

معاویہ: دوٹوک جواب۔ کیا کر رہے ہو یہ۔

مختار حیدر: بھاگ لو بچے، تمہارے بس کی بات نہیں۔ اینڈ۔

معاویہ: جواب؟ ہم شیعہ کو کافر کیوں کہتے ہیں اس ہر بات کرنے کو تیار ہو؟(20) کسی اور کو لاؤ کو مجھ سے شیعوں کے کفر پر بات کرے۔: یہ بیچارہ ٹائم پاس ہے۔

معاویہ: جب شیعوں کے کفر پر بات کے لیے راضی ہو جاؤ تو بتانا۔ خدا حافظ

مختار حیدر: معاویہ صاحب، جو کفر کا فتویٰ تم ہم پر لگا رہے تھے، وہ میں تمہارے بڑوں پر لگاؤں گا۔ ہمت ہے تو بات کرو، ڈر گئے ہو تو بھاگ لو(21)۔ قارئین، تین بار اینڈ لکھنے کی بات معاویہ صاحب کو کہہ چکا۔ لیکن یہ صاحب اصول پر چل ہی نہیں سکتے۔ ابھی آپ ان کو باقاعدہ فرار ہوتا دیکھیں گے۔ خود ہی آئے تھے مناظرہ کرنے۔

معاویہ: اصول کی بات تب ہو جب شیعہ مناظر بات کرنے کو تیار ہو۔

مختار حیدر: آپ فرار کے راستے دیکھ رہے ہیں۔ میں کل سے بات کر رہا ہوں۔ تعریف پیش کرو یا معذرت کر لو۔ پھر تمہاری پیش کی ہوئی قرآنی تعریف پر بات کرتے ہیں

مختار حیدر:End

معاویہ: جو بات کرنے کا کہے وہ بھاگ رہا ہے مطلب؟

مختار حیدر: معاویہ صاحب پھر بتائے بغیر غائب ہو گئے ہیں۔ پونے گیارہ بجے گفتگو روک دی جائے گی۔ چاہے معاویہ صاحب آئیں یا نہ آئیں۔ لیکن ایک بات سب نے محسوس کر لی ہو گی۔ اب معاویہ صاحب بات کرنے کے قابل نہیں رہے۔ آج یا کل آپ ان کو جاتا ہوا دیکھیں گے۔ انشاء اللہ۔ بھاگنے پر تو وہ پہلے ہی تیار بیٹھے تھے، اس میسج نے رہی سہی کسر بھی نکال دی(اشارہ 21 کی طرف)۔

معاویہ: میری بات واضح ہے۔ فالتو کا وقت نہیں۔ بات کرنی ہے تو آؤ۔

مختار حیدر: اس واضح بات کی چٹنی بنے گی ابھی۔

معاویہ: اگر شیعہ کے کفر پر بات نہیں کرنی تو بھی بتاؤ۔ پھر تمہارے دعویٰ پر آتے ہیں۔

مختار حیدر: شکر ہے۔ میں سمجھا بھاگ گئے ہو آپ۔ وقت آپ نے ضائع کیا ہوا ہے سب کا کل سے۔

معاویہ: تو کیا ارادہ ہے اب؟ میں تعریف کیوں پیش کروں؟

مختار حیدر: یار تم پڑھتے نہیں میسج؟ کتنی بار اس بات کا جواب دے چکا ہوں۔ کیا سمجھ نہیں آتا میرا لکھا ہوا؟

معاویہ: تو اس جواب پر میں کیا کہہ چکا ہوں؟(22)

مختار حیدر: اپنے بڑوں سے یہ تہمت ہٹاؤ کہ انہیں تحریف کی تعریف نہیں آتی تھی۔

مختار حیدر: کچھ بھی نہیں۔ فرار بس(اشارہ 22 کی طرف)

معاویہ: بتاؤ؟ کچھ بھی نہیں کہا میں نے، سوچ لو۔ کہیں جھوٹے نہ ہو جاؤ۔(23)

مختار حیدر: مینشن کر دو میرے بھائی

مختار حیدر: ھھھ (اشارہ 23 کی طرف)

مختار حیدر: اب یہی باتیں رہ گئیں تمہارے پاس؟

معاویہ: یہ کیا تھا(اشارہ 19 کی طرف)

معاویہ: یہ دیکھا تھا؟(اشارہ 20 کی طرف)

مختار حیدر: واہ۔ یہ تعریف کا جواب ہے؟

معاویہ: اہل السنت کو تحریف کا قائل ثابت کرنا ہے نہ جناب نے؟

مختار حیدر: اہل سنت کے بڑوں کا۔ ساتھ میں آپ لوگوں کے متعلق بہت کچھ ویسے ہی نکل آئے گا۔

معاویہ: کب بات کرنی ہے؟

معاویہ: اہل السنت کے بڑوں پر کب بات کرنی ہے؟ تحریف کی تعریف پر رکھیں مناظرہ؟

مختار حیدر: تم بات کو پلٹنے میں ماہر ہو تو میں بات کو پکڑے رہنے میں ماہر ہوں۔

معاویہ: چاہتے کیا ہو تم؟

مختار حیدر: تعریف پیش کرو۔ وقت ضائع مت کرو۔

معاویہ: تعریف پر مناظرہ کرنا ہے،؟ مناظرہ کر لو اس پر۔

مختار حیدر: گھماؤ بات اور بھاگ لو تحریف قرآن کے موضوع سے۔ جو چل رہا ہے وہ تو بھگت لو۔

معاویہ: مناظرہ کرنا ہے کہ نہیں؟

مختار حیدر: گھماؤ بات۔ شاباش۔

مختار حیدر: معذرت کرو میرے بھائی۔ شان نہیں گھٹے گی۔ بات بھی آگے بڑھ جائے گی۔

معاویہ: نہ اہل السنت کو تحریف کا قائل ثابت کرنے پر آرہے ہو، نہ شیعہ کے کفر پر آرہے ہو، نہ تحریف کی تعریف پر، کیا ڈرامہ رچایا ہوا ہے یہاں؟

مختار حیدر: شاباش۔

معاویہ: مناظرہ کس موضوع پر کرنا ہے؟ مناظرہ کر لو تعریف پر۔

مختار حیدر: پہلے ابتدائی باتوں کو بھگت لو میرے بھائی۔

معاویہ: میں پرسوں تحریف کی تعریف پر سنی اور شیعہ کتب سے تعریف دکھاؤنگا۔ تم مجھے سنیوں اور شیعہ کتب سے غلط ثابت کرنا۔(24)

مختار حیدر: اتنا برا تم پھنسے نہیں جتنا تم نے دل پر لے لیا۔

مختار حیدر: نہ نہ (اشارہ 24 کی طرف)

معاویہ: خدا حافظ پرسوں تک

مختار حیدر: متقدمین سے (تعریف پیش کرنی ہے) (اشارہ 24 کی طرف)

مختار حیدر: پرسوں بھی یہ صاحب تحریف قرآن کی تعریف اپنے متقدمین سے لے آئیں تو غنیمت ہے۔ بہر حال، یہ تو پتہ چلا کہ ان دو دنوں میں انہوں نے سب کا وقت خوامخواہ ضائع کیا۔ تعریف نہیں آتی تو بتادے کہ نہیں پتہ۔ لیکن یہ طے ہے کہ اگر لائے بھی تو متاخرین کی تعریف کے انبار لائیں گے۔

مختار حیدر: پرسوں رات نو بجے تک اللہ حافظ۔

مختار حیدر: جی معاویہ صاحب، بندہ حاضر ہے۔

مختار حیدر: نو بج چکے ہیں۔

ابوذر: جناب معاویہ صاحب، طے شدہ وقت ہو چکا ہے اور دس منٹ سے آپ کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ مختار بھائی موجود ہیں گروپ میں۔

معاویہ: کل ان شاء اللہ، آج کچھ مصروفیات کی وجہ سے بات نہیں کر سکتا۔

مختار حیدر: ان شاء اللہ۔

مختار حیدر: برادران، کل تک کے لیے اللہ حافظ۔

مختار حیدر: وعلیکم السلام۔

برادران، مختار حیدر حاضر ہے۔

معاویہ: جی مختیار صاحب۔

معاویہ: تعریف پر مناظرہ شروع کرتے ہیں تحریف کی۔

مختار حیدر: جی معاویہ صاحب۔

معاویہ: میں تحریف کا معنی لکھ کر بھیجتا ہوں جس پر میں دلائل دونگا۔

مختار حیدر: بھاگنے کی تیاری؟

معاویہ: آپ بھی تحریف کا معنی لکھ کر بھیجو اور اس پر دلائل دو۔ میں بھیج رہا ہوں۔

معاویہ: دعویٰ علی معاویہ مناظر اہل السنت۔ تحریف کا معنی ہے تبدیلی کرنا، یا ردوبدل کرنا۔

مختار حیدر: بحث کی ضرورت نہیں۔ غلط یا صحیح، اپنے متقدمین سے تحریف کی تعریف پیش کرو۔ تاکہ بات آگے بڑھے۔

معاویہ: اب آپ لکھیں جلدی سے۔ بحث کی ضرورت ہے۔ دماغ سے ہوا جیسے نکلے گی جناب کے؟

مختار حیدر: میرے سادہ دل بھائی، تمہارے حافظہ کو کیا ہو گیا ہے؟ متقدمین سے تعریف پیش کریں۔

معاویہ: معنیٰ بھیجیں تحریف کی۔

مختار حیدر: نہ نہ، بھاگنے کا راستہ مت نکالو۔ یہ کس بے وقوف نے کہا کہ یہ مناظرہ کا عنوان ہے۔ دو دن بحث کی آپ نے۔ تین دن غائب رہے۔ اور اب آئے ہو نیا موضوع لے کر۔ صدقے۔

معاویہ: بھاگ کون رہا ہے سب سمجھ گئے ہیں۔

مختار حیدر: ابھی یہیں رک جاؤ۔

معاویہ: شیعہ کے منکر قرآن ہونے سے بات نہ کرنے کے بہانے ہیں سب۔

مختار حیدر: میں سکرین شاٹ بھیجتا ہوں۔

معاویہ: اس لیے اتنے دن ضائع کر دیے۔ اگر اہل السنت کے عقیدے پر بات ہوتی تو دیر ہی نہ کرتے۔

مختار حیدر: الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔

معاویہ: چلو جلدی تحریف کا معنی بتاؤ کہ تمہارے نزدیک کیا معنی ہے؟

مختار حیدر: پانچ دن جھک مار کے بھی تعریف لانے کے بجائے بھاگنے کی تیاری؟

معاویہ: لوگ لیفٹ کر کے جا رہے ہیں تم شیعوں کے فالتو قسم کی بحث سے۔

معاویہ: اصل بحث پر بات کرنے کا دم ہی نہیں شیعوں میں۔

مختار حیدر: تم اپنی فکر کرو۔

معاویہ: متقدمین سے اپنی حدیث کی اصلاحات دکھا سکتے ہو[4]؟ موثق، حسن، ضعیف، مرسل، وغیرہ۔ ورنہ چھوڑو حدیث کی ان اصطلاحات کو۔ (25)

مختار حیدر: بحث ایسی ہو گی کہ تمہیں نانی یاد آجائے گی۔ یہ وعدہ ہے مختار کا۔ تحریف کی تعریف کرو۔

مختار حیدر: میں پانچ دن جھک نہیں ماروں گا (اشارہ 25 کی طرف)۔ نہیں ہو گی تو مان لوں گا۔

معاویہ: نانی کیا تم کو پرنانی یاد آرہی ہے۔ شیعہ عقیدہ پر بات کرنے سے موت آرہی ہے تم کو۔ چلو اب جلدی جواب دو۔

مختار حیدر: میں تمہیں بھاگنے نہیں دوں گا (26)۔ لوگوں نے دیکھ لیا کہ پانچ دن جھک ماری تم نے۔ اور وقت ضائع کیا (متقدمین سے تحریف کی تعریف پیش نہ کر سکے)۔ اب اپنی قرآنی تعریف پر آجاؤ۔

مختار حیدر: تمہیں شیعہ عقیدہ ایسا سمجھاؤں گا کہ ہمیشہ یاد رہے گا۔ اب مزید ہنسی مت اڑواؤ اپنی۔ اپنی قرآنی تعریف پیش کرو[5]

مختار حیدر: تمام لوگ یہ اچھی طرح سمجھ لیں۔ کافر کے نعرے مارنے والوں کے بزرگ تحریف قرآن کی تعریف بھی نہیں کر کے گئے۔ اور اس کی وجہ مناظرہ کے دوران سامنے آئے گی۔

---

[4] اگر ہم اپنے متقدمین سے اپنی اصطلاحات حدیث نہ دکھا سکیں تو اس پر ہمیں الزام نہیں دیا جا سکتا، کیونکہ ہم اس معاملہ کو لے کر کسی پر کفر کا فتویٰ نہیں لگاتے۔ جبکہ معاویہ صاحب تحریف قرآن کے بہانے ایک پوری قوم پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ اس لیے ان کو چاہیے تھا کہ اس معاملہ میں مختار صاحب کا مطالبہ پورا کرتے یا پھر تسلیم کرتے کہ ان کے متقدمین نے تحریف قرآن کی تعریف نہیں کی ہے۔

[5] پہلے معاویہ صاحب نے متقدمین سے تحریف قرآن کی تعریف پیش کرنے سے بچنے کے لیے قرآن مجید کے آیت کا بہانہ کیا۔ پانچ دن کی بحث سے مختار صاحب نے یہ ثابت کیا کہ نہ تو معاویہ صاحب کے پاس تعریف ہے اور نہ یہ حوصلہ کہ وہ مانیں کہ ہاں، ہمارے متقدمین نے تحریف کی تعریف نہیں کی۔ اور اب جبکہ مختار صاحب معاویہ صاحب ہی کی پیش کی ہوئی آیت پر آئے ہیں، تو معاویہ صاحب نے اپنی ہی پیش کی ہوئی آیت سے بھی جان چھڑا لی۔

معاویہ: کس بات سے بھاگنے نہیں دوگے آپ (27) (اشارہ 26 کی طرف)؟ اس پر دم ہی نہیں تم میں، کرو بات کہ شیعہ جس طرح کافر ہیں۔

مختار حیدر: اپنی تعریف پیش کرو۔ کہ تم لوگ صرف الزامات لگانا جانتے ہو (اشارہ 27 کی طرف)۔ صفائی دینی پڑے تو سوائے فرار کے کوئی راستہ نہیں ملتا۔

معاویہ: یہ لو تحریف کا معنی، ایک دلیل قرآن سے دی تھی میں نے، جس کے تم منکر ہوئے تھے۔ دوسری اپنے بزرگ سے۔

48 التاء مع الجيم والحاء والخاء باب التاء

كما بين المُفِيح والمُبِيح .

(407) تَجْنِيس التَّحْرِيف : هو أن يكون الاختلاف في الهيئة « كَبُرْد وبُرْد » .

(408) تَجْنِيس التَّصْحِيف : هو أن يكون الفارق نقطة « كأنقى وأتقى » .

(409) تَجَاهلُ العَارِف (1) : هو سَوْق المعلوم مساق غيره لِنُكتة ، كقوله تعالى حكاية عن قول نبينا ﷺ : ﴿ وَإِنَّآ أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَىٰ هُدًى أَوْ فِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴾ (سبأ : 24) .

(410) التجارة : عبارة عن شراء شيء لبيع (2) بالربح .

التاء مع الحاء

(411) التَّحقيق : إثبات المسألة بدليلها .

(412) التَّحَرّي : طلب أحرى الأمرين أو ...

(413) التَّحْرِيف : تغيير اللفظ دون المعنى .

(414) التُّحفة : ما أُتحف ... من البر .

(415) التَّحْذِير : هو معمول بتقدير « اتق » تحذيرًا مما بعده نحو « إياك والأسد » أو ذكر المُحَذَّر منه مكررًا نحو : « الطريق الطريق » .

مُعْجَم التَّعْرِيفَات

للعلامة علي بن محمد السيد الشريف الجرجاني

(٨١٦ هـ = ١٤١٣م)

قاموس لمصطلحات وتعريفات علم الفقه واللغة والفلسفة والمنطق والتصوف والنحو والصرف والعروض والبلاغة

تحقيق ودراسة

محمد صديق المنشاوي

دار الفضيلة

(420) تَخْصِيص العِلّة : هو تخلّف الحُكم عن الوصف المُدّعى عليه في بعض الصُّوَر لمانع ، فيقال : الاستحسان ليس من باب خُصوص العلل ، يعني ليس بدليل مُخصّص للقياس ، بل عدم حُكم القياس لعدم العِلّة .

(1) عند البلاغيين : انظر : « بغية الإيضاح » (4/ 59) . (2) في الأصل : « لبيع » ولعله تصحيف .

(3) قاله الغزالي . انظر : « معجم المصطلحات الصوفية » (59) .

(4) عند الأصوليين . انظر : « التوقيف » ص 165 .

مختار حیدر: نہ بچے، منکر نہیں ہوا تھا۔

مختار حیدر: اب اپنی قرآنی تعریف سے بھی بھاگ لیے؟

معاویہ: قائم ہوں۔

مختار حیدر: تمہارے بزرگوں کی تعریف (تحریف قرآن) سنناچاہتا تھا۔ جو تمہیں پانچ دن بعد بھی نہ ملی۔

معاویہ: بولو آگے۔ اب کیا کہتے ہو؟

مختار حیدر: صبر۔ ابھی یاد رکھنا کہ جو تعریف تم نے معجم التعریفات سے پیش کی ہے، اس پر بحث بعد میں ہو گی۔

مختار حیدر: انہی الفاظ کی آیت پیش کی تھی تم نے؟

لا یحب اللہ ٦ — ١٤٨ — المآئدۃ ٥

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٢﴾

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰي خَآىِٕنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣﴾

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰي يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ وَسَوْفَ

١٢۔ اور لے چکا ہے اللہ عہد بنی اسرائیل سے اور مقرر کئے ہم نے ان میں بارہ سردار اور کہا اللہ نے میں تمہارے ساتھ ہو اگر تم قائم رکھو گے نماز اور دیتے رہو گے زکوۃ اور یقین لاؤ گے میرے رسولوں پر اور مدد کرو گے ان کی اور قرض دو گے اللہ کو اچھی طرح کا قرض تو البتہ دور کروں گا میں تم سے گناہ تمہارے اور داخل کروں گا تم کو باغوں میں کہ جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں پھر جو کوئی کافر رہا تم میں سے اس کے بعد تو وہ بیشک گمراہ ہوا سیدھے راستہ سے

١٣۔ سو ان کے عہد توڑنے پر ہم نے ان پر لعنت کی اور کر دیا ہم نے ان کے دلوں کو سخت پھیرتے ہیں کلام کو اسکے ٹھکانے سے اور بھول گئے نفع اٹھانا اس نصیحت سے جو انکو کی گئی تھی اور ہمیشہ تو مطلع ہوتا رہتا ہے ان کی کسی دغا پر مگر تھوڑے لوگ ان میں سے سو معاف کر اور درگذر کر ان سے اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والوں کو

١٤۔ اور وہ جو کہتے ہیں اپنے کو نصاریٰ ان سے بھی لیا تھا ہم نے عہد ان کا پھر بھول گئے نفع اٹھانا اس نصیحت سے جو انکو کی گئی تھی پھر ہم نے لگا دی آپس میں انکی دشمنی اور کینہ قیامت کے دن تک اور آخر جتا دے گا ان کو اللہ جو کچھ کرتے تھے

منزل ٢

معاویہ: آگے چلو۔

معاویہ: آیت پیش کی تھی یہ والی۔

مختار حیدر: "کلام کو اس کے ٹھکانے سے پھیرنا" کس قسم کی تحریف ہے؟

معاویہ: کیا معنی لے رہے ہو؟ تحریف کی۔

مختار حیدر: تم نے بتانا ہے۔ تم نے پیش کی تھی۔ آیت، آج سے پااااااااااااانچ دن پہلے۔

معاویہ: ترجمہ تم نے بھیجا ہے نہ کہ میں نے۔

مختار حیدر: احسان نہیں مانتے میرا تو تم ترجمہ بھیج دو۔

معاویہ: کس کا ترجمہ تھا؟

مختار حیدر: آپ کو کیسا لگا؟

معاویہ: درست تو ہے لیکن ہے کس کا؟

معاویہ: یہ بھی وہی ترجمہ ہے۔: تو اب؟

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَ اِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾

۷۴۔ پھر تمہارے دل سخت ہو گئے اس سب کے بعد[۱۱۵] سو وہ ہو گئے جیسے پتھر یا ان سے بھی سخت اور پتھروں میں تو ایسے بھی ہیں جن سے جاری ہوتی ہیں نہریں اور ان میں ایسے بھی ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور نکلتا ہے ان سے پانی اور ان میں ایسے بھی ہیں جو گر پڑتے ہیں اللہ کے ڈر سے اور اللہ بے خبر نہیں تمہارے کاموں سے[۱۱۶]

۱۱۵۔ یعنی عامیل کے جی اٹھنے کے بعد مطلب یہ کہ ایسی نشانی قدرت دیکھ کر بھی تمہارے دل نرم نہ ہوئے۔

۱۱۶۔ یہودیوں کے دل پتھر سے زیادہ سخت ہیں: یعنی بعض پتھروں سے بڑا نفع پہنچتا ہے کہ انہار اور پانی بکثرت ان سے جاری ہوتا ہے۔ اور بعض پتھروں سے پانی کم نکلتا ہے اور اول قسم کی نسبت نفع کم ہوتا ہے اور بعض پتھروں سے گو کسی کو نفع نہ پہنچے مگر خود ان میں ایک اثر اور تاثر تو موجود ہے مگر ان کے قلوب ان تینوں قسموں کے پتھر سے سخت تر ہیں نہ ان سے کسی کو نفع اور نہ ان میں کوئی مضمون خیر موجود۔ اور اللہ اے یہودیو تمہارے اعمال سے بے خبر ہرگز نہیں۔

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَ قَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ اب کیا تم اے مسلمانو توقع رکھتے ہو کہ وہ مانیں تمہاری بات اور ان میں ایک فرقہ تھا کہ سنتا تھا اللہ کا کلام پھر بدل ڈالتے تھے اس کو جان بوجھ کر اور وہ جانتے تھے[۱۱۷]

۱۱۷۔ توریت میں تحریف: فریق سے مراد وہ لوگ ہیں جو کوہ طور پر حضرت موسیٰ کے ساتھ کلام الٰہی سننے کے لئے گئے تھے۔ انہوں نے وہاں سے آکر یہ تحریف کی کہ بنی اسرائیل سے کہہ دیا کہ تمام کلام کے آخر میں ہم نے یہ بھی سنا کہ (کر سکو تو ان احکام کو کر لینا ورنہ ان کے ترک کا بھی تم کو اختیار ہے) اور بعض نے فرمایا کہ کلام الٰہی سے مراد توریت ہے اور تحریف سے مراد یہ ہے کہ (اس کی آیات میں تحریف لفظی و معنوی کرتے تھے) کبھی آپ کی نعت کو بدلا کبھی آیت رجم کو اڑا دیا وغیرہ۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْۤا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۶﴾

۷۶۔ اور جب ملتے ہیں مسلمانوں سے کہتے ہیں ہم مسلمان ہوئے اور جب تنہا ہوتے ہیں ایک دوسرے کے پاس تو کہتے ہیں تم کیوں کہہ دیتے ہو ان سے جو ظاہر کیا ہے اللہ نے تم پر تاکہ جھٹلائیں تم کو اس سے تمہارے رب کے آگے کیا تم نہیں سمجھتے[۱۱۸]

مختار حیدر: آیت وہ نہیں ہے میرے پیارے۔

معاویہ: لفظ تو وہی ہے نہ۔

مختار حیدر: ھھھ۔

معاویہ: یہ کیا بات کر دی۔ کیوں؟

مختار حیدر: تیری سادگی اچھی لگتی ہے میرے بھائی۔

معاویہ: اور تیری بولتی بند ہونا۔

مختار حیدر: وہی آیت پیش کرو جو پانچ دن پہلے پیش کی تھی۔ یا اب اس آیت سے بھی بھاگو گے؟

معاویہ: مقصد؟

مختار حیدر: بالکل۔ پچھلے تین دن میری ہی بولتی بند رہی۔

مختار حیدر: بھاگو۔ کوئی معیار ہے یار تمہارا۔ ہر جگہ سے فرار؟

معاویہ: اس سے میری غلط کیسے؟ تم اسی تحریف کے بھی قائل ہو۔

مختار حیدر: یہ والی آیت بھی دیکھیں گے، لیکن پہلے وہ جو پاااااااااااانچ دن پہلے پیش کی تھی۔ بھاگو۔

معاویہ: تمہارا نظریہ ہے کہ علی حسن حسین کا نام قرآن سے نکال دیا گیا ہے۔

مختار حیدر: آیت لاؤ آیت۔ پانچ دن پہلے والی۔

معاویہ: آیات کی ترتیب بدل دی گئی ہے بقول شیعہ۔

مختار حیدر: بھاگو، بھاگ بچے بھاگ۔

معاویہ: میں تو مانتا ہوں اس آیت کی ترجمے کو۔

مختار حیدر: پیش کرو۔ مانو یا نا مانو، میری بلا سے۔

معاویہ: تو جب بات میری ہی ثابت ہوئی تو اب کیا رہا تمہارے پاس؟

معاویہ: کیا پیش کروں؟

مختار حیدر: سکین دوسری آیت کا کیوں بھیجا؟

مختار حیدر: پانچ دن پہلے والی آیت کا سکین دو۔ (28)

معاویہ: تا کہ تمہاری جہالت اور دھوکا سامنے آئے۔

معاویہ: میں نے اس سے انکار کب کیا؟

مختار حیدر: ھھھ، الٹا چور۔۔۔۔۔۔

معاویہ: کیسے۔

مختار حیدر: آیت پیش کر پیارے بھائی۔

معاویہ:لو دیکھو۔ شراب خور خلفاء نے لفظ بدل دیا۔

باب اول ـ فصل هشتم ۱۱۸

پیشی نگرفتن است، و تشبیه به دو انگشـ
نیست زیراکه بلندتر است و پیشی مـ
فی‌الجمله آن است که لفظ و معنی قرآن
ندارد؛ و ایضاً عمل قرآن مجید بتمامه از
وصف حضرت رسول ﷺ وارد شده ا
و ایضاً ایشان شهادت می‌دهند بر حـ
ایشان چنانچه در حدیث وارد شده که:
دشمنان ایشان[1]؛ و بعضی از روایات ر
و ابن بابویه در اکثر کتب خود از حـ
حضرت امیر المؤمنین ؑ پرسیدند که:
فرزندان او که نهم ایشان مهدی قائم صلـ
وکتاب خدا از ایشان جدا نمی‌شود تا در حوض بر من وارد می‌شوند»[3].

حیوة القلوب ۵ — امام شناسی — علامه مجلسی — تحقیق سید علی امامیان

و صفار در بصائر الدرجات و عیاشی در تفسیر، حدیث ثقلین را به سندهای بسیار از طریق اهل بیت ؑ روایت کرده‌اند[4].

وایضاً در بصائر الدرجات از حضرت باقر ؑ روایت کرده است که: خدا را در زمین سه حرمت است: قرآن و عترت من وکعبه که خانهٔ محترم خداست، امّا قرآن را پس تحریف کردند و تغییر دادند؛ و امّا کعبه را پس خراب کردند؛ و امّا عترت مرا پس کشتند، همهٔ اینها امانتهای خدا بودند و همه را ضایع کردند[5].

بدان که حدیث ثقلین و سفینه و باب حطّه متواترند و لغویان همه نقل کرده‌اند و ابن اثیر

۱. تفسیر فرات کوفی ۱۳۸؛ تفسیر عیاشی ۱/۱۰.
۲. کافی ۲/۶۲۸؛ تفسیر عیاشی ۱/۹.
۳. کمال الدین ۲۴۰؛ معانی الاخبار ۹۰؛ عیون اخبار الرضا ۱/۵۷.
۴. بصائر الدرجات ۴۱۲ـ۴۱۴؛ تفسیر عیاشی ۱/۴ و ۵.
۵. بصائر الدرجات ۴۱۳.

مختار حیدر:ترس آرہا تم پر۔

معاویہ: یہ لو، یہاں تحریف کی جو بھی معنی لو نہیں بچ سکتے۔

مختار حیدر: تمہاری عقل بالکل ماؤف ہو گئی ہے۔

معاویہ: لیکن شیعہ تم پر ترس نہیں کریں گے۔

مختار حیدر: آیت پیش کرو غریب آدمی(29)میری فکر چھوڑو میرے بھائی۔ کوئی ایک ایسی بات کر دو آج کہ لوگ کہیں کہ معاویہ بھائی میں ابھی کچھ عقل باقی ہے۔

معاویہ: یہ لو، علی اور اماموں کے الفاظ قرآن میں نہیں۔
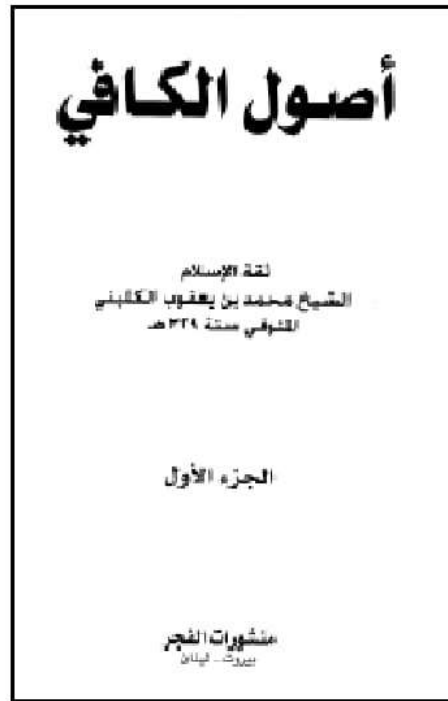
٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ، عَنْ ا
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَ
بِظُلْمٍ﴾ [الأنعام: ٨٢] قَالَ: بِمَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله مِنَ
الْمُلَبَّسُ بِالظُّلْمِ.

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ
سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وجَلَّ: ﴿فَنَكْ
إِيمَانَهُمْ بِوَلَايَتِنَا وكُفْرَهُمْ بِهَا، يَوْمَ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ

٥ - أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ يَ
الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وجَلَّ:
وَلَايَتِنَا.

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ
جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وجَلَّ: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا۟ ٱلتَّوْرَ
قَالَ: الْوَلَايَةُ.

أصول الكافي

ثقة الإسلام
الشيخ محمد بن يعقوب الكليني
المتوفي سنة ٣٢٩ هـ

الجزء الأول

منشورات الفجر
بيروت - لبنان

٧ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الوَشَّاءِ، عن مثنى عن زرارة، عن عَبْدِ اللهِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿قُل لَّآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا ٱلْمَوَدَّةَ فِى ٱلْقُرْبَىٰ﴾ [الشورى: ٢٣] قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام.

٨ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وجَلَّ: ﴿وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ﴾ [النساء: ١٣] (فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ ووَلَايَةِ الْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ) فَقَدْ ﴿فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾ [الأحزاب: ٧١] هَكَذَا نَزَلَتْ.

٩ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، رَفَعَهُ إِلَيْهِمْ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وجَلَّ: ﴿وَمَا كَانَ لَكُمْ أَن تُؤْذُوا۟ رَسُولَ ٱللَّهِ﴾ [الأحزاب: ٥٣] فِي عَلِيٍّ والْأَئِمَّةِ ﴿كَٱلَّذِينَ ءَاذَوْا۟ مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ ٱللَّهُ مِمَّا قَالُوا۟﴾ [الأحزاب: ٦٩].

١٠ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ السَّيَّارِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَمَنِ ٱتَّبَعَ هُدَاىَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ﴾ [طه: ١٢٣] قَالَ: مَنْ قَالَ: بِالْأَئِمَّةِ واتَّبَعَ أَمْرَهُمْ ولَمْ يَجُزْ طَاعَتَهُمْ.

١١ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَفَعَهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَآ أُقْسِمُ بِهَٰذَا ٱلْبَلَدِ ① وَأَنتَ حِلٌّۢ بِهَٰذَا ٱلْبَلَدِ ② وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ③﴾ [البلد: ١-٣] قَالَ: أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ومَا وَلَدَ مِنَ الْأَئِمَّةِ عليهم السلام.

مختار حیدر: بھاگ بچے، بھاگ۔

معاویہ: آج تو گئے کام سے، کفر واضح کر رہا ہوں۔ اب بولو تحریف کی کونسی معنی ہے یہاں؟ بتاؤ جس معنی میں ہے تحریف؟

مختار حیدر: تیری ایسی کلاس لوں گا کہ کوئی تمہیں آئندہ مناظرہ کے لیے لانے سے پہلے ہی شرمندہ ہو جائے گا۔

معاویہ: بتاؤ تحریف کس معنی کی ہے؟

مختار حیدر: 👋 (اشارہ 29 کی طرف)

معاویہ: فی الحال تو تیری کلاس چل رہی ہے

مختار حیدر: 👋 (اشارہ 29 کی طرف)

مختار حیدر: 👋 (اشارہ 28 کی طرف)

مختار حیدر: کچھ شرم تو آرہی ہو گی، چپکے چپکے۔ آگیا میرا بھائی تو تڑاک پر۔

معاویہ: تحریف کس معنی میں ہے یہاں؟ کونسی معنی والی تحریف ہے؟

مختار حیدر: شرم کرو میرے بھائی، اتنی کلاس کے بعد تو پانچ دن پہلے والی آیت پیش کر دو۔

معاویہ: اپنے گھر کی معنی بتا، چھترول تو تمہاری ہو رہی ہے۔

مختار حیدر: اگر میں اپنی پانچ دن پہلے پیش کی ہوئی آیت سے بھاگ رہا ہوں تو واقعی میری چھترول ہو رہی ہے۔

معاویہ: یہاں تحریف کس معنی میں ہے۔

عليه السلام قال : من قرأ سورة العنكبوت والروم في شهر رمضان ليلة ثلاثة وعشرين فهو والله يا أبا محمد من أهل الجنة لا أستثني فيه أبداً ولا أخاف أن يكتب الله عليّ في يميني إثماً، وإن لهاتين السورتين من الله مكاناً .

﴿ ثواب من قرأ سورة لقمان ﴾

بهذا الإسناد ، عن الحسن ، عن عمرو بن جبير العرزمي ، عن أبيه ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : من قرأ سورة لقمان في كل ليلة وكل الله به في ليلته ملائكة يحفظونه من إبليس وجنوده حتىّ يصبح ، فإذا قرأها بالنهار لم يزالوا يحفظونه من إبليس وجنوده حتىّ يمسي .

﴿ ثواب من قرأ سورة السجدة ﴾

بهذا الإسناد ، عن الحسن ، عن الحسين بن أبي العلاء ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال ، من قرأ سورة السجدة في كل جمعة أعطاه الله في كتابه بيمينه ولم يحاسبه بما كان منه ، وكان من رفقاء محمد وأهل بيته صلى الله عليهم .

﴿ ثواب من قرأ سورة الاحزاب ﴾

بهذا الإسناد ، عن الحسن ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من كان كثير القراءة لسورة الأحزاب كان يوم القيامة في جوار محمد صلى الله عليه وآله وسلم وأزواجه ، ثمّ قال : سورة الأحزاب فيها فضائح الرّجال والنساء من قريش وغيرهم ، يا ابن سنان إنّ سورة الأحزاب فضحت نسا قريش من العرب وكانت أطول من سورة البقرة ولكن نقصوها وحرّفوها (١) .

﴿ ثواب قراءة سورة حمد سبأ وحمد فاطر ﴾

(١) الحسن في هذا السند وفي جميع أحاديث ثواب قراءة السور في هذا الكتاب هو الحسن بن علي بن أبي حمزة البطائني الواقفي صاحب كتاب فضائل القرآن .

١٣٩
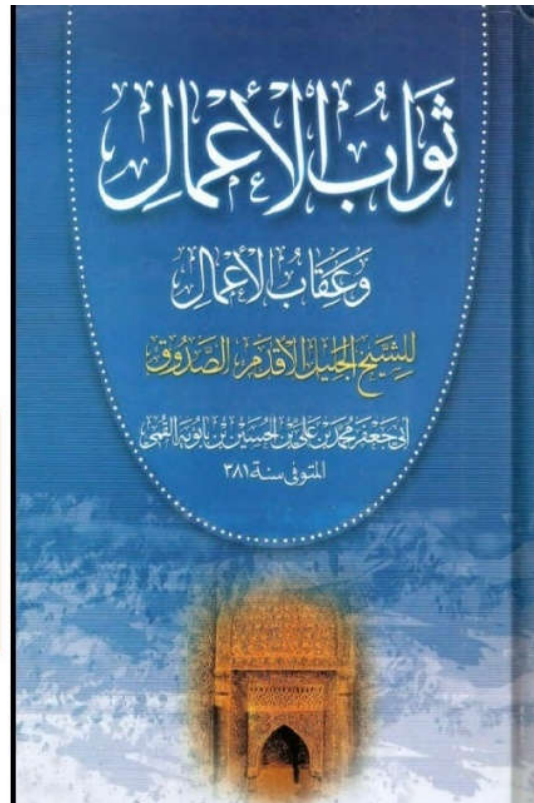
مختار حیدر: لگا بچے لگا حوالے۔ جب میں لگانے لگوں گا تو تم حواس میں نہیں رہو گے۔

معاویہ: کہ سورہ احزاب میں تحریف ہوئی، کس طرح کی تحریف ہے یہ؟ تحریف کا معنی بتا جلدی۔ تم اپنے کفر پر آنے کی ہمت نہیں کر رہے۔ ہم پر تحریف کے الزام پر دل کھول کر بات کرنا میں جواب دونگا۔ بھاگنے والے تم ہو نہ کہ ہم۔ کیونکہ تمہاری کتب میں گند بھرا ہوا ہے اس لیے ڈرتے ہو۔

مختار حیدر: تمام لوگ یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں۔

معاویہ صاحب مناظرہ سے پہلے اپنی اتنی بے عزتی اس لیے کروا رہے ہیں کہ یہ مناظرہ والی بے عزتی سے بچنا اور بھاگنا چاہتے ہیں۔ اگر یہ مناظرہ نہ بھی ہوا تو تمام لوگ موجود رہیں گروپ میں۔ میں ایسے حقائق سامنے رکھوں گا کہ تکفیری آئندہ تحریف کا نام سن کر بھاگیں گے۔ تم اپنی فکر کرو میرے بھائی۔ پانچ دن پہلے والی آیت پیش کرنے میں شرم آرہی ہے؟

معاویہ: تعریف بھول گئے نہ اب تحریف کی؟ تعریف کا بہانا کر کے بھی جان نہیں چھوٹی جناب کی۔

مختار حیدر: پہلے تو تمہارے چماٹ چچے پرسنل میں آکر کہہ رہے تھے کہ معاویہ نے قرآن مجید سے تعریف پیش کر دی ہے، بات آگے بڑھاؤ۔ اب ان چچوں کو بتاؤ کہ مختار میری پیش کی ہوئی آیت پر آیا ہے، جاکر اسے تنگ کرو۔

معاویہ: تحریف کیا تعریف کیا ثابت ہوئی اب اتنا بتاؤ؟

مختار حیدر: پانچ دن پہلے والی آیت کے منکر ہو؟ (30)

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 30 کی طرف)

معاویہ: چلو پانچ دن میں تحریف کی تعریف کیا ثابت ہوئی؟

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 30 کی طرف)

مختار حیدر: تم نے غیر متعلقہ سکین لگا کر غلطی کی میرے بھائی۔ ہاتھ تو نرم میں نے ویسے بھی نہیں رکھنا تھا۔ مگر اب جو رگڑا لگاؤں گا تمہیں، وہ پہلے کسی نے نہیں لگایا ہو گا۔ ان شاء اللہ۔

معاویہ: متعلقہ تھے سارے۔ تم جو بھی تحریف کا معنی لوگے خود ہی پھنسو گے۔ کوئی راستہ نہیں۔

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 30 کی طرف)

معاویہ: مجھ سے بات کرو۔

مختار حیدر: میری فکر چھوڑو میرے بھائی۔

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 30 کی طرف) (31)

معاویہ: تو کس کی فکر کروں؟

معاویہ: اس سے کیا معنیٰ ثابت ہوئی؟ (اشارہ 31 کی طرف)

معاویہ: اس کی بات کر رہے ہو نہ؟ (سورہ مائدہ آیت 13 والے سکین کی طرف اشارہ) (32)

مختار حیدر: تم شاید سمجھ رہے ہو کہ جس متن کی آیت تم نے پانچ دن پہلے پیش کی، وہ ایک ہی ہے۔ لیکن ایسا نہیں۔ قارئین یہ آیات پڑھیں اور سمجھیں کہ قرآن مجید کا منکر کون ہے۔ کون بھاگ رہا ہے اپنی ہی پیش کی ہوئی آیت سے۔

معاویہ: اس معنی کے مطابق یہ ثابت ہوا کہ شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن میں آیات کے ٹھکانے بدل دیے گئے ہیں (اشارہ 32 کی طرف)

مختار حیدر: اب صبر

معاویہ: ایسا ہی ہے نہ؟

مختار حیدر: اب دیر ہو گئی بھائی۔ اب مجھے آیات لگانے دو۔

لایحب اللہ ٦ — ١٢٨ — المآئدة ٥

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾

وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا ۖ وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ ۖ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ﴿١٢﴾

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً ۖ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ ۙ وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَائِنَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣﴾

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ وَسَوْفَ

۱۲۔ اور لے چکا ہے اللہ عہد بنی اسرائیل سے اور مقرر کئے ہم نے ان میں بارہ سردار اور کہا اللہ نے میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم قائم رکھو گے نماز اور دیتے رہو گے زکوٰۃ اور یقین لاؤ گے میرے رسولوں پر اور مدد کرو گے ان کی اور قرض دو گے اللہ کو اچھی طرح کا قرض تو البتہ دور کروں گا میں تم سے گناہ تمہارے اور داخل کروں گا تم کو باغوں میں کہ جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں پھر جو کوئی کافر رہا تم میں سے اس کے بعد تو وہ بیشک گمراہ ہوا سیدھے راستہ سے

۱۳۔ سو ان کے عہد توڑنے پر ہم نے ان پر لعنت کی اور کر دیا ہم نے ان کے دلوں کو سخت پھیرتے ہیں کلام کو اسکے ٹھکانے سے اور بھول گئے نفع اٹھانا اس نصیحت سے جو ان کو کی گئی تھی اور ہمیشہ تو مطلع ہوتا رہتا ہے ان کی کسی دغا پر مگر تھوڑے لوگ ان میں سے سو معاف کر اور درگزر کر ان سے اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والوں کو

۱۴۔ اور وہ جو کہتے ہیں اپنے کو نصاریٰ ان سے بھی لیا تھا ہم نے عہد ان کا پھر بھول گئے نفع اٹھانا اس نصیحت سے جو ان کو کی گئی تھی پھر ہم نے لگا دی آپس میں ان کی دشمنی اور کینہ قیامت کے دن تک اور آخر جتا دے گا ان کو اللہ جو کچھ کرتے تھے

منزل ٢

لا یحب اللہ ٦ ۔۔۔ ١٥٣ ۔۔۔ المآئدة ٥

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٣٨﴾

۳۸۔ اور چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت کاٹ ڈالو انکے ہاتھ سزا میں ان کی کمائی کی تنبیہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ غالب ہے حکمت والا

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٩﴾

۳۹۔ پھر جس نے توبہ کی اپنے ظلم کے پیچھے اور اصلاح کی تو اللہ قبول کرتا ہے اس کی توبہ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤٠﴾

۴۰۔ تجھ کو معلوم نہیں کہ اللہ ہی کے واسطے ہے سلطنت آسمان اور زمین کی عذاب کرے جس کو چاہے اور بخشے جس کو چاہے اور اللہ سب چیز پر قادر ہے

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۗ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۗ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۗ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ

۴۱۔ اے رسول غم نہ کر ان کا جو دوڑ کر گرتے ہیں کفر میں وہ لوگ جو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اپنے منہ سے اور ان کے دل مسلمان نہیں اور وہ جو یہودی ہیں جاسوسی کرتے ہیں جھوٹ بولنے کے لئے وہ جاسوس ہیں دوسری جماعت کے جو تجھ تک نہیں آئے بدل ڈالتے ہیں بات کو اس کا ٹھکانہ چھوڑ کر کہتے ہیں اگر تم کو یہ حکم ملے تو قبول کر لینا اور یہ حکم نہ ملے تو بچتے رہنا اور جس اللہ نے گمراہ کرنا چاہا سو تو اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتا اللہ کے ہاں یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے نہ چاہا کہ دل پاک کرے ان کے ان کو دنیا میں ذلت ہے اور ان کو آخرت میں بڑا عذاب ہے

منزل ٢

معاویہ: جو بھی تحریف کا معنی لو، کام اتر گیا اب تمہارا۔

مختار حیدر: میری فکر چھوڑو میرے بھائی۔

معاویہ: آگے چلو۔

مختار حیدر: اب صبر کر کے "یحرفون الکلم عن مواضعه" کا ترجمہ کرو۔ (33)

والمحصنٰت ۵ — ۱۱۶ — النسآء ۴

فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ کیا تو نے نہ دیکھا ان کو جن کو ملا ہے کچھ حصہ کتاب سے خرید کرتے ہیں گمراہی اور چاہتے ہیں کہ تم بھی بہک جاؤ راہ سے

وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ٝ وَّ كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اور اللہ خوب جانتا ہے تمہارے دشمنوں کو اور اللہ کافی ہے حمایتی اور اللہ کافی ہے مددگار

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَ يَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا وَ اسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّ رَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَ طَعْنًا فِي الدِّيْنِ ؕ وَ لَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا وَ اسْمَعْ وَ انْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَ اَقْوَمَ ۙ وَ لٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾

۴۶۔ بعضے لوگ یہودی پھیرتے ہیں بات کو اس کے ٹھکانے سے اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور کہتے ہیں کہ سن نہ سنایا جائیو اور کہتے ہیں راعنا موڑ کر اپنی زبان کو اور عیب لگانے کو دین میں اور اگر وہ کہتے ہم نے سنا اور مانا اور سن اور ہم پر نظر کر تو بہتر ہوتا ان کے حق میں اور درست لیکن لعنت کی ان پر اللہ نے ان کے کفر کے سبب سو وہ ایمان نہیں لاتے مگر بہت کم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ

۴۷۔ اے کتاب والو ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے نازل کیا تصدیق کرتا ہے اس کتاب کی جو تمہارے پاس ہے پہلے اس سے کہ ہم مٹا ڈالیں بہت سے چہروں کو پھر الٹ دیں ان کو پیٹھ کی طرف یا لعنت کریں ان پر جیسے ہم نے لعنت کی ہفتے کے دن والوں پر اور اللہ کا حکم تو ہو کر ہی رہتا ہے

منزل ۱

معاویہ: جو بھیجا ہے تم نے وہ بھی صحیح ہے۔ آگے چلو۔

مختار حیدر: لکھ دو۔

معاویہ: ٹھیک ہے

معاویہ: وہی والی سمجھ لو (34)

مختار حیدر: (اشارہ 33 کی طرف)

معاویہ: (اشارہ 34 کی طرف)

مختار حیدر: لکھ دو میرے بھائی

معاویہ: متفق ہوں میں اس سے

مختار حیدر: لکھ دو

معاویہ: لکھنے کیلئے ضد کیوں؟ وقت ضائع۔

مختار حیدر: تاکہ سند رہے۔ تم کر رہے ہو (وقت ضائع)۔

معاویہ: پانچ دفعہ بھیجا ہے کہ متفق ہوں۔ کیا یہ سند نہیں؟

مختار حیدر: ایک دفعہ لکھ دو۔

معاویہ: بے کار آدمی۔

مختار حیدر: فصبر جمیل۔

معاویہ: لو، بدل ڈالتے ہیں بات کو اس کا ٹھکانہ چھوڑ کر۔

مختار حیدر: کیا مطلب بنا اس کا؟ بات کتاب میں موجود رہتی ہے، صرف ٹھکانہ بدلتا ہے؟

معاویہ: تمہارا ہی مطلب لیتے ہیں۔ کہ ایک معنیٰ یہی ہے کہ بات کی جگہ بدلتے ہیں۔ (35)

مختار حیدر: چلو، یہ اچھے انداز میں بات کی آپ نے۔ سامنے ہوتے تو نم آنکھوں سے گلے لگاتا اپنے بھائی کو۔

معاویہ: سر کھپا رہے ہو اپنا بس۔

مختار حیدر: باقی کیا کیا معنیٰ مراد ہو سکتے ہیں؟ (36)

معاویہ: میرے سامنے آنے کا دم ہی نہیں تم جیسوں میں۔

مختار حیدر: چلو ایسے ہی سہی۔

معاویہ: باقی وہی جو میں نے بھیجی ہے۔

مختار حیدر: (اشارہ 36 کی طرف)۔: مینشن کر دو۔

معاویہ: لو (درج ذیل سکین پیش کیا)

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَ اِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾

۷۴۔ پھر تمہارے دل سخت ہو گئے اس سب کے بعد[۱۱۵] سو وہ ہو گئے جیسے پتھر یا ان سے بھی سخت اور پتھروں میں تو ایسے بھی ہیں جن سے جاری ہوتی ہیں نہریں اور ان میں ایسے بھی ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور نکلتا ہے ان سے پانی اور ان میں ایسے بھی ہیں جو گر پڑتے ہیں اللہ کے ڈر سے اور اللہ بے خبر نہیں تمہارے کاموں سے[۱۱۶]

۱۱۵۔ یعنی عامیل کے جی اٹھنے کے بعد مطلب یہ کہ ایسی نشانی قدرت دیکھ کر بھی تمہارے دل نرم نہ ہوئے۔

۱۱۶۔ یہودیوں کے دل پتھر سے زیادہ سخت ہیں: یعنی بعض پتھروں سے بڑا نفع پہنچتا ہے کہ انہار اور پانی بکثرت ان سے جاری ہوتا ہے۔ اور بعض پتھروں سے پانی کم نکلتا ہے اور اول قسم کی نسبت نفع کم ہوتا ہے اور بعض پتھروں سے گو کسی کو نفع نہ پہنچے مگر خود ان میں ایک اثر اور تاثر تو موجود ہے مگر ان کے قلوب ان تینوں قسموں کے پتھر سے سخت تر ہیں نہ ان سے کسی کو نفع اور نہ ان میں کوئی مضمون خیر موجود۔ اور اللہ اے یہودیو تمہارے اعمال سے بے خبر ہرگز نہیں۔

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَ قَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ اب کیا تم اے مسلمانو توقع رکھتے ہو کہ وہ مانیں تمہاری بات اور ان میں ایک فرقہ تھا کہ سنتا تھا اللہ کا کلام پھر بدل ڈالتے تھے اس کو جان بوجھ کر اور وہ جانتے تھے[۱۱۷]

۱۱۷۔ توریت میں تحریف: فریق سے مراد وہ لوگ ہیں جو کوہ طور پر حضرت موسیٰ کے ساتھ کلام الٰہی سننے کے لئے گئے تھے۔ انہوں نے وہاں سے آکر یہ تحریف کی کہ بنی اسرائیل سے کہہ دیا کہ تمام کلام کے آخر میں ہم نے یہ بھی سنا کہ (اگر سکو تو ان احکام کو کر لینا ورنہ ان کے ترک کا بھی تم کو اختیار ہے) اور بعض نے فرمایا کہ کلام الٰہی سے مراد توریت ہے اور تحریف سے مراد یہ ہے کہ (اس کی آیات میں تحریف لفظی و معنوی کرتے تھے) کبھی آپ کی نعت کو بدلا کبھی آیت رجم کو اڑا دیا وغیرہ۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۶﴾

۷۶۔ اور جب ملتے ہیں مسلمانوں سے کہتے ہیں ہم مسلمان ہوئے اور جب تنہا ہوتے ہیں ایک دوسرے کے پاس تو کہتے ہیں تم کیوں کہہ دیتے ہو ان سے جو ظاہر کیا ہے اللہ نے تم پر تاکہ جھٹلائیں تم کو اس سے تمہارے رب کے آگے کیا تم نہیں سمجھتے[۱۱۸]

مختار حیدر: ذرا تشریح کر دو۔

معاویہ: یعنی اللہ کے کلام کو بدل دیتے ہیں(37)۔ تو اب بدلنے ک مطلب کیا ہوا؟

مختار حیدر: میں منتظر ہوں اپنے بھائی کی بات کا۔

معاویہ: کس بات کا۔

مختار حیدر: کہ بدلنے کا کیا مطلب ہوا۔

معاویہ: یہ والا۔(اشارہ 37 کی طرف)

معاویہ: کہ اللہ نے کچھ کہا اور یہودیوں نے اس کو بدل کر کچھ کہہ دیا۔

مختار حیدر: اوکے۔

معاویہ: جگہ بدلنے کی بات نہیں۔ کلام بدلنے کی ہے۔(38)

مختار حیدر: یعنی دوسرا مطلب یہ ہوا کہ اپنی بات کو شامل کرنا۔ کلام کی جگہ۔ یہی ہے نا۔

معاویہ: بدل دینا، کلام کو۔

مختار حیدر: کس سے؟

معاویہ: کلام جو بدلتا تھا۔

مختار حیدر: ؟

معاویہ: کیا لکھا ہے یہاں؟(اوپر والے صفحہ کے سکین کی طرف اشارہ)

مختار حیدر: کلام بدلتے تھے، اوکے ہو گیا۔ کس سے بدلتے تھے؟ یہ تم واضح نہیں کر رہے۔

معاویہ: کلام کو بدلنے کا مطلب کیا ہوتا ہے؟ کس سے بدلنا، اس پر بات نہیں۔ بدلنے پر بات ہے، کہ کلام کو بدل دیا۔

مختار حیدر: میں جو مطلب سمجھوں گا، تم دوران مناظرہ اس کا انکار کر دو تو مجھے کتنے نفل کا ثواب ہو گا مطلب نکالنے پر(39)۔ یہ کام آپ نے کرنا ہے میرے بھائی۔ کیسے بدل دیا؟(40)

معاویہ: میں تو ہر مطلب کو مانتا ہوں۔(اشارہ 39 کی طرف)(41)

مختار حیدر: ابھی جگہ بدلنے والی بات سے تم اوپر مکر گئے ہو، لیکن میں نے شاٹ لے لیا ہے۔

مختار حیدر: لکھ دو بھائی(اشارہ 41 کی طرف)(42)

معاویہ: جیسے میں کہوں کہ شیعہ کافر ہے، اور کوئی میرا کلام بدل کر کہہ دے کہ، شیعہ مسلمان ہے۔(اشارہ 40 کی طرف)(43)

معاویہ: لکھ دیا(اشارہ 42 کی طرف)(44)

مختار حیدر: جگہ والی بات کو بھی کلئیر کر دو۔

مختار حیدر: کہاں؟(اشارہ 44 کی طرف)

معاویہ: جیسے میں کہوں کی شیعہ اہل بیت کا دشمن ہے، کوئی میرا کلام بدل کر کہہ دے کہ شیعہ اہل بیت کا محب ہے۔

مختار حیدر: یعنی تمہارا کہا ہوا لفظ نکالے اور اپنا لفظ ڈال دے۔ یہی؟ (اشارہ 43 کی طرف)

معاویہ: جی بالکل، یہ بھی تحریف ہے۔

مختار حیدر: (اشارہ 35 کی طرف)

معاویہ: یہ بھی ہے۔ دونوں ہیں۔

مختار حیدر: اب اس پر دوبارہ آتے ہیں جس سے تم مکر گئے۔

معاویہ: دونوں میں متکلم کے کلام میں تبدیلی ہوتی ہے۔

معاویہ: میں کسی سے نہیں مکرا۔

مختار حیدر: (اشارہ 35 کی طرف) یہاں تم مکرے تھے بھائی۔

معاویہ: کلام کی جگہ بدلنا۔ یا کلام بدلنا۔ دونوں تحریف ہیں۔

معاویہ: یہ کب کہا تھا میں نے؟ اپنے بھیجے گئے اسکین پر نہ؟

مختار حیدر: ھھھ۔ مینشن کیا ہے میں نے۔ لکھ کر بھی مکر جاؤ گے؟

معاویہ: تمہارے بھیجے گئے اسکین میں جگہ بدلنا، اور میرے والے میں کلام بدلنا۔ یہاں بات کس کے اسکین پر چل رہی تھی؟

مختار حیدر: تم نے ترجمہ درست مانا تھا میرے سکین کا۔ اور اگر مترجم دیکھا ہے تو تمہارے ہی عالم کا ہے۔

معاویہ: اب بھی مانتا ہوں، انکار کس نے کیا؟

مختار حیدر: چلو آگے چلتے ہیں۔

معاویہ: آپ کے گرو گھنٹال نے تحریف کس معنی میں لکھا ہے؟

مختار حیدر: ابھی آیت کی بات چل رہی ہے بھائی۔

مختار حیدر: دو نقاط پر ہم متفق ہو گئے۔

اول۔ تحریف کا ایک مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے الفاظ کو ان کے مقام سے ہٹا دیا جائے۔

دوم۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حرف، لفظ یا جملے کو نکال کر اپنے حرف، لفظ یا جملے ڈال دیے جائیں۔ متفق؟

معاویہ: ٹھیک ہے۔

مختار حیدر: اچھی بات ہے۔

معاویہ: دونوں کا ثبوت دوں شیعہ کتب سے؟ (45)

مختار حیدر: اب کیا مزید مفہوم موجود ہے آیت میں؟

مختار حیدر: نہیں میرے بھائی، قرآن کافی ہے (اشارہ 45 کی طرف)

معاویہ: یعنی شیعہ قرآن میں دونوں طرح کی تحریف بھی مانتے ہیں۔

مختار حیدر: اس کی نوبت نہیں آئی ابھی۔ جلدی مت کرو میں ادھر ہی ہوں۔ بات کو مکمل کرتے ہیں۔

معاویہ: آخر بات یہیں آنی ہے۔

مختار حیدر: جب آنی ہے، تب لے آئیں گے۔

معاویہ: کیونکہ اصل موضوع یہی ہے کہ شیعہ کا ایمان موجودہ قرآن پر نہیں۔

مختار حیدر: ابھی تحریف کی کوئی اور قسم ذہن میں ہو تو وہ بتاؤ۔ نہیں بھائی، موضوع میں طے کروں گا۔

معاویہ: یہی کافی ہیں شیعوں کو کافر قرار دینے کے لیے۔ اچھا اچھا، یہاں بھی فرمائش۔

مختار حیدر: آگے بھاگ پڑتے ہو۔ پہلے سے طے ہے۔

معاویہ: تم جو چلتے نہیں۔ یعنی شیعوں کے کفر پر۔

مختار حیدر: اگر کتاب اللہ سے صرف نکالا جائے، اور اپنے الفاظ نہ ڈالے جائیں، تو کیا یہ تحریف نہیں؟ جب طے کروں گا، تب دیکھیں گے۔

معاویہ: یہ نقصان ہے، کمی کرنا۔

مختار حیدر: تحریف میں شمار ہو گا یا نہیں؟

معاویہ: یہ بھی شیعوں سے ثابت ہے، کوئی راستہ نہیں تمہارے پاس۔

مختار حیدر: ہاں یا ناں میں جواب دو۔

معاویہ: ہو گا، کیونکہ متکلم کے کلام میں تبدیلی ہوئی۔ ہاں۔

مختار حیدر: اگر کتاب اللہ میں اپنا کلام ڈالا جائے، نکالا کچھ نہ جائے، تو کیا یہ تحریف میں شمار ہو گا؟

معاویہ: بالکل ہے، یہ بھی متکلم کے کلام میں تبدیلی ہے۔

مختار حیدر: چلیں، بہتر ہو گیا۔ اب تحریف کی چار اقسام پر ہم متفق ہو گئے ہیں۔
اگر آپ وہ چاروں لکھ دیں تو بہتر ہے، ورنہ مجھے موقع دیں، میں لکھ کر سامنے رکھ دوں اور آپ پڑھ کر تائید کر دیں۔

معاویہ: میرے پاس وقت نہیں سب لکھنے کا، بس ہو گیا اتفاق۔

مختار حیدر: تحریف کی چار اقسام پر اتفاق۔

1۔ الفاظ کتاب اللہ میں رہیں، لیکن جگہ بدل جائے۔

2. کتاب اللہ کے حروف، الفاظ یا جملے نکال کر اپنے حروف، الفاظ یا جملے ڈالے جائیں۔

3. کتاب اللہ سے صرف نکالا جائے، ڈالا کچھ نہ جائے۔

4. کتاب اللہ میں صرف ڈالا جائے، نکالا کچھ نہ جائے۔

مختار حیدر: متفق؟

معاویہ: بالکل متفق۔

معاویہ: اب کیا کرنا ہے؟

مختار حیدر: میرے بھائی، سخت الفاظ پر معذرت۔ تمہارے بے تکے جوابات غصہ دلا دیتے ہیں بعض دفعہ۔: 🌹۔ ایک بات رہ گئی ہے۔ تحریف کے قائل کو کافر نہ ماننے والے پر کیا حکم لگے گا؟

معاویہ: غصے پر تو سارا گروپ کنٹرول کیے ہوئے تھا تمہاری حرکتوں پر۔

مختار حیدر: چلو، معزرت کر لی میں نے، تم ❤️ بڑا کر لو۔

معاویہ: اگر مسئلہ سمجھ کر بھی کافر نہ کہے تو وہ بھی کافر ہے۔

مختار حیدر: اگر مسئلہ نہ سمجھتا ہو تو؟

معاویہ: تو اس کا بے عقل یا پاگل سمجھا جائے گا۔

معاویہ: جو یہ بھی نہ سمجھے کہ دو اور دو چار ہوتے ہیں، تو اسے پاگل ہی کہیں گے۔

مختار حیدر: چلیں، بات کچھ صاف ہو گئی۔

معاویہ: اب؟

مختار حیدر: ویسے کافر نہ ماننے والوں پر جو آپ نے دو حکم لگائے ہیں، یہ آپ کی ذاتی رائے ہے یا آپ کے کسی عالم کا قول؟

معاویہ: دو حکم کونسے؟ جو کفر کو کفر نہ کہے تو وہ کافر ہی ہوتا ہے۔ البتہ ناسمجھ اور پاگل مرفوع القلم ہوتا ہے۔

مختار حیدر: مسئلہ سمجھ کر کافر نہ مانے تحریف کے قائل کو، وہ کافر۔ اور، جو مسئلہ نہ سمجھے، وہ پاگل یا بے عقل۔

معاویہ: دونوں ہو گئے۔

مختار حیدر: ذاتی رائے ہے یا عالم کا قول؟ ویسے یہ بتانا ضروری نہیں۔ دوبارہ نہیں پوچھوں گا اگر نہیں بتانا چاہتے۔

معاویہ: متفقہ ہیں۔

مختار حیدر: ٹھیک ہے۔

معاویہ: اور کچھ۔

مختار حیدر: نہیں، ابتدائی بات میری طرف سے مکمل ہو گئی۔ ٹف ٹائم دیا آپ نے، 🙂۔ کل دعویٰ پیش کروں گا۔ ان شاءاللہ۔

معاویہ: کیوں دعویٰ پیش کرو گے؟ یہ ساری بحث کس لیے تھی؟ یاد ہے یا نہیں؟

مختار حیدر: آپ کے گروپ میں آتے ہی یہ بات ہوئی تھی، کہ اگر کافر کافر کے نعرے لگاتے ہوئے میرا بھائی مناظرے کی دعوت دینے آیا ہے تو پہلے خود کٹہرے میں کھڑا ہو جائے۔ بالکل یاد ہے۔ یہ بحث اس لیے تھی کہ بعد میں ہم وقت ضائع نہ کریں، کہ یہ بات ایسے نہیں، ویسے نہیں۔ ہم اس بحث کے بعد تحریف کی تعریف پر متفق ہو گئے ہیں۔ یہ کام دوران مناظرہ

ناممکن تھا۔ ہم[6] اس بحث کے بعد تحریف کے قائل کو کافر نہ کہنے والے کے بارے میں حکم پر آپ نے اپنا نقطہ نظر پیش کیا ہے۔

مختار حیدر: ہم ❎

معاویہ: تو بات کفر کے نعرے پر ہو گی، کہ شیعوں کو کافر کیوں کہا جاتا ہے۔

مختار حیدر: نہیں، میرے دعوے پر ہو گی۔

معاویہ: میرے دعوے پر کیوں نہیں؟ کافر کیوں کہتے ہیں ہم یہ تو سن لو نہ ہم سے؟ ہم شیعوں کو کافر کہتے ہیں تم کو اس نعرے سے تکلیف ہے نہ؟ تو کرو اس پر بات، بولو۔

مختار حیدر: اسی بات میں "کیوں" کا جواب بھی نکل آئے گا۔ آپ کے چاہنے والے نے ہمیں دعوت دی تھی مناظرہ کی۔ اس لیے دعویٰ رکھنے کا زیادہ حق ہمارا ہے۔ ہمیں کوئی تکلیف نہیں۔ لیکن اگر کوئی سننا چاہے تو ہمارے پاس بھی دلائل ہیں۔ آپ گھبرائیں نہیں۔ جب آپ تحریف کے قائل نہیں تو گھبرانے کا کیا مطلب؟

مختار حیدر: باقی بات کل کریں گے۔

معاویہ: یہ کوئی معقول وجہ نہیں۔ آپ کو ہمارے نعرے پر تکلیف ہے تو بات بھی اسی پر ہو گی۔ یہ تو عجیب بات ہے کہ جس بات پر تکلیف ہے اس پر بات نہیں کر رہے۔

مختار حیدر: میں نے بتایا کہ تکلیف نہیں ہے۔ لیکن اس غلط فہمی کو ہم دور ضرور کرنا چاہتے ہیں۔ اس لیے طریقہ بھی ہمارا ہو گا۔

معاویہ: واہ سبحان اللہ، یعنی ہم شیعہ کو کافر کہتے ہیں اس پر شیعوں کو تکلیف نہیں۔ غلط فہمی کس طرح دور ہو گی؟

مختار حیدر: نہیں میرے بھائی، یہ تمہاری رائے ہے۔ تمہیں مبارک، ہم تمہیں اپنا مسلمان بھائی ہی سمجھتے ہیں۔

معاویہ: غلط فہمی اس طرح دور ہو گی نہ کہ جن باتوں کی وجہ سے شیعوں کو کافر کہا جاتا ہے، اس کو غلط ثابت کرو۔

مختار حیدر: جب کل دعویٰ رکھ کر بات شروع کروں گا۔

معاویہ: کوئی ضرورت نہیں آپ کے دعوے کی۔

مختار حیدر: رزلٹ یہی نکلے گا، اطمینان رکھیں۔

مختار حیدر: گھبراؤ نہیں بھائی۔

معاویہ: پہلے اس پر بحث ہو گی کہ دعویٰ کون کرے گا۔

معاویہ: گھبرا تو آپ رہے ہو میرے دلائل سے۔ بالکل نہیں (دعویٰ پیش کرنے سے روکا)۔

مختار حیدر: چلو دونوں دعویٰ رکھیں گے باری باری۔ پہلے میں۔ پھر زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کا وقفہ، پھر آپ کا دعویٰ۔

معاویہ: آپ مجھ پر الزام لگائیں گے کہ اہل السنت قرآن کو نہیں مانتے۔ اگر بالفرض یہ بات ثابت بھی ہو جائے کہ اہل سنت قرآن پر ایمان نہیں رکھتے، تو اس سے شیعوں کا ن قرآن پر ایمان کیسے ثابت ہو گا؟

---

[6] مختار صاحب کی طرف سے "ہم" کا لفظ کاٹ دیا گیا تھا اگلے میسج میں۔ یہ ٹائپنگ کی غلطی تھی۔ یہ چونکہ اہم عبارت ہے، اس لیے ہم نے پروف ریڈنگ میں بھی اس کو درست نہیں کیا۔

مختار حیدر: یقین کرو میرے دوست، ایسا ہی ہو گا۔

معاویہ: ٹھیک ہے۔ پہلے میرے دعویٰ پر بات ہو گی۔

مختار حیدر: اب میں نے اتنی بات مانی اپنے بھائی کی، زیادہ ضد نہ کریں، پہلا دعویٰ میرا۔

معاویہ: بھائی کہہ کر دھوکا نہ دو۔ بات صاف ہے۔ پہلے میرے دعویٰ پر بات ہو گی۔

مختار حیدر: ورنہ طے تو یہ تھا کہ صرف میرا دعویٰ ہو گا۔ نہیں کہتا جناب (بھائی)۔

معاویہ: کب طے تھا؟

مختار حیدر: جب آپ تشریف لائے تھے گروپ میں۔ گھبرا گئے ہو دوست؟

معاویہ: پہلے ہی اہل السنت اس دھوکا باز نعرے سے دھوکا کھا چکے ہیں خمینی انقلاب سے۔

معاویہ: باقی بات کل ہو گی۔

مختار حیدر: صرف الزام لگانے آتے ہیں؟

معاویہ: باقی کل۔

مختار حیدر: کل دعویٰ رکھوں گا، اور ہو سکتا ہے کہ وہی رکھوں جو آپ کو پسند ہو۔

مختار حیدر: پہلے دن کی گفتگو میں ہی میں نے معاویہ صاحب کو دعویٰ رکھنے سے روک دیا تھا۔ ویسے بھی اپنی صفائی ہم اپنے طریقہ اور مرضی سے دیں گے۔ ہمیں اس بارے مجبور کرنا غیر اخلاقی ہے۔ لیکن میں نے رعایت دیتے ہوئے اپنے دوست کو کہہ دیا ہے کہ دوسرا دعویٰ تمہارا۔ اب کل تک کے لیے اجازت۔ اللہ نگہبان۔

مختار حیدر: السلام علیکم برادران۔

مختار حیدر: معاویہ صاحب کی کوشش ہے خود مدعی بننے کی۔ لیکن یہ چند وجوہ کی وجہ سے ممکن نہیں۔ اول یہ کہ میں وقتاً فوقتاً خود مدعی بننے کا عندیہ دیتا رہا ہوں۔ ثبوت کے لیے یہ شاٹس دیکھیں۔(46)

مختار حیدر: دوسری وجہ میرے مدعی بننے کی یہ ہے کہ ہم اپنی صفائی اپنی مرضی سے دیں گے۔ کسی کے پابند نہیں کہ اس اس طرح صفائی پیش کرو۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ معاویہ صاحب کے مطالبات اور کفر کے دعوے مشکوک ہیں۔ ان کا تحریف کے قائل کو کافر کہنے کا دعویٰ ان کے مفتی صاحب کے دعویٰ سے مختلف ہے۔ اس لیے معاویہ صاحب کو دعویٰ پیش کرنے میں پہل کرنے کی اجازت ہم نہیں دیں گے۔

مختار حیدر: یہ سکین دیکھیں۔

شیعہ کو مسلمان سمجھنا

سوال

ایک شخص شیعہ کے عقائد و نظریات سے خوب واقف بھی ہو اور پھر بھی ان کو مسلمان کہے اور مسلمان مانے تو ایسے شخص کے ساتھ تعلقات رکھنا کیسا ہے؟ اور قرآن وسنت اور اجماع کی روشنی میں اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب

اہلِ تشیع میں سے اگر کسی کا عقیدہ کفریہ ہو، (مثلاً: تحریفِ قرآن کریم کا قائل ہونا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معبود یا نبی ماننا، امامت کو نبوت سے افضل ماننا، اپنے ائمہ کے لیے علم غیب کلی ثابت کرنا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کرنا وغیرہ) تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے، اور اگر کسی شیعہ کا عقیدہ کفر تک نہ پہنچا ہو تو وہ دائرہ اسلام سے خارج تو نہیں ہوگا، البتہ گم راہ اور اہلِ سنت والجماعت سے خارج ہوگا۔

اب جو شخص شیعہ کو مسلمان مانے تو اس کی تین صورتیں ہیں:

1. وہ مطلقاً تمام شیعہ کو مسلمان کہتا ہے۔

2. کفریہ عقائد جاننے کے باوجود انہیں مسلمان کہتا ہے۔ تو ان دونوں صورتوں میں مذکورہ شخص غلطی پر ہے اور گم راہ ہے، اس پر توبہ لازم ہے۔ لیکن جب تک خود ان عقائد کو غلط کہے اسے کافر کہنا درست نہیں ہے، اس سے ایسے تعلقات بالکل نہ رکھے جائیں کہ وہ اپنا نظریہ اور فکر دوسروں میں پھیلا سکے۔ اور اگر وہ ان عقائد ہی کو صحیح سمجھنے لگے تو اس صورت میں یہ شخص بھی دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

3. اور اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہر شیعہ کافر نہیں ہے، بلکہ جو شیعہ کفریہ عقائد رکھتا ہو وہ کافر ہوگا، اور جس کے عقائد کفر کی حد تک نہ پہنچے ہوں وہ شیعہ کافر نہیں ہے، البتہ اہلِ سنت سے خارج اور [illegible] اس شخص کا موقف درست ہے۔ ایسے شخص سے تعلقات قطع نہ کیے جائیں۔
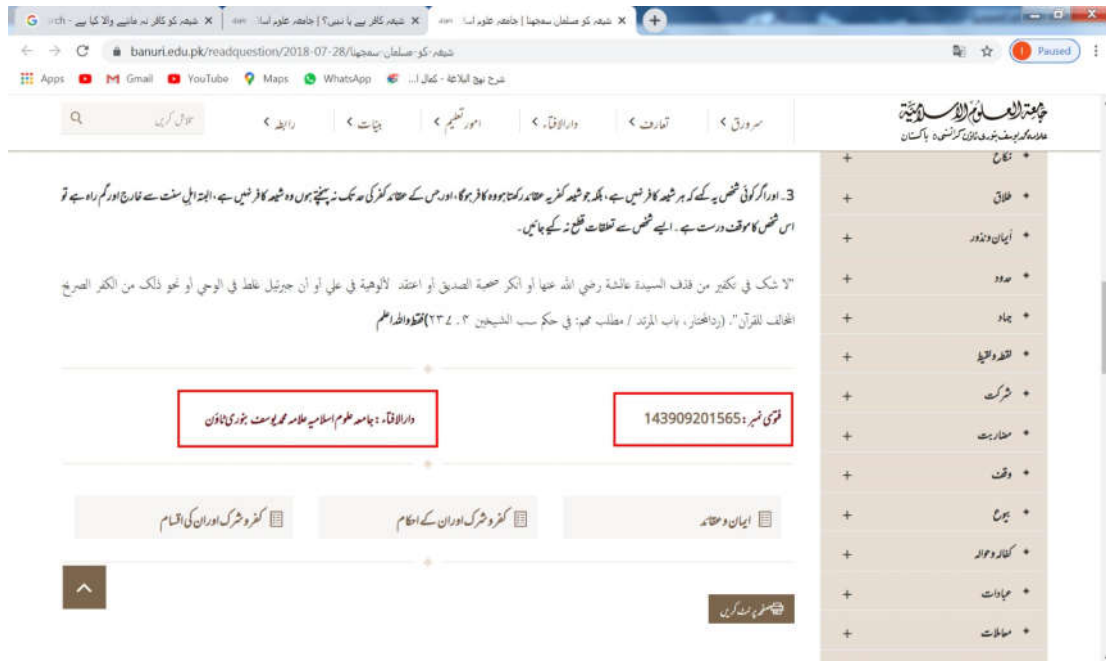
مختار حیدر: اس فتویٰ کو دیکھیں۔ پوچھنے والے نے پوچھا کہ شیعہ کے عقائد جاننے والا اگر شیعہ کو مسلمان سمجھے تو اس کا کیا حکم ہے؟ اس فتویٰ میں ایک نہ آیت اہم بات ہے، جو معاویہ صاحب جیسے جو شیلے کفریہ نعرے باز کے خلاف جاتی ہے، لیکن وہ میں آخر میں عرض کروں گا۔ فی الحال یہ دیکھیں کہ مفتی صاحب نے تحریف کے قائل شیعہ کو مسلمان سمجھنے والے شخص

کو گمراہ کہا ہے، جبکہ معاویہ صاحب نے کافر کہا تھا۔ یہ تینوں سکین ایک ہی کمپیوٹر سکرین کے ہیں۔ ویب سائٹ کا ایڈریس، فتویٰ نمبر وغیرہ موجود ہیں، آپ انٹرنیٹ پر جا کر چیک کر سکتے ہیں۔ اب میں معاویہ صاحب کا فتویٰ لگاتا ہوں۔

مختار حیدر: جب بغض اور عداوت کا یہ عالم ہو کہ معاویہ صاحب اپنے مفتی کی بھی نہ مانیں، تو ہم ان کو اپنے طریقہ سے منوائیں گے، ان کی فرمائش پر نہیں چلیں گے۔ ویسے بتا تا چلوں کہ جن کا فتویٰ میں نے دکھایا یہ عام مفتی صاحب نہیں۔ یہ ان کے محدث العصر ہیں۔ صاحب ان کے سامنے کچھ نہیں۔

مختار حیدر: یہ سکین دیوبندیوں کے بنائے ہوئے کمپوٹر سوفٹ ویئر "مکتبہ جبریل" کا ہے۔

معاویہ: مختار صاحب یہ کیا طریقہ ہے؟ مجھے آفلائن دیکھ کر میدان خالی دیکھ شروع ہو گئے کیا؟

مختار حیدر: یہ مفتی صاحب دور حاضر کے ابن حجر اور انور شاہ کشمیری ثانی ہیں۔ محدث جلیل ہیں۔ معاویہ صاحب ان کے سامنے کچھ نہیں۔

مختار حیدر: نہ نہ دوست۔

معاویہ: تو پھر یہ کیا کر رہے ہو؟

مختار حیدر: آپ کو میدان میں لانے کے لیے شروع ہوا ہوں۔ اپنے وقت پر حاضر ہو کر مطلب کی بات کر رہا ہوں۔

معاویہ: آفلائن والے کو کیا پتا کہ گروپ میں کیا ہو رہا ہے؟

مختار حیدر: کوئی اعتراض ہے اوپر کی باتوں پر تو بتاؤ۔ ٹائم نو بجے کا طے ہے۔

معاویہ: سامنے والے کا جواب سنے بغیر اپنے پہلی بات سے آگے کیوں چلے؟

معاویہ: آفلائن دیکھ کر کیوں شور مچایا گروپ میں؟

مختار حیدر: میں نو بجے کے بعد بولا ہوں۔ آپ لیٹ ہیں۔ لیکن الٹا چور۔۔۔۔

معاویہ: میں نے کب کہا تھا کہ میں نو بجے آؤنگا؟

مختار حیدر: دوست شور مچانے کے بجائے کام کی بات کرو۔ آپ کب کوئی اصول کی بات کہتے ہیں۔

معاویہ: پہلے آپ کی حرکتیں تو واضح کروں۔

مختار حیدر: ایڈمن حضرات نے نو بجے طے کیا ہے۔

معاویہ: یہ اصول کب طے ہوا تھا؟ ایڈمن سے مناظرہ کر رہے ہو یا مجھ سے؟

مختار حیدر: جی جی، فرار کی راہ ہموار کریں۔

معاویہ: جواب دو جواب؟

مختار حیدر: آپ سے، اگر چلے نہ گئے۔

معاویہ: کیا مذاق بنایا ہوا ہے یہاں؟

مختار حیدر: کام کی بات کرو۔

معاویہ: تو ایڈمن کی بات کیوں کر رہے ہو مجھ سے؟ کام ہی کر رہا ہوں۔

مختار حیدر: تم دیر سے آکر سینہ زوری مت کرو۔

معاویہ: یہ بولو کہ ایڈمن کس بنیاد پر بننا چاہتے ہو؟

مختار حیدر: شاباش، وقت ضائع کرو۔

معاویہ: دیر کیسے؟ میں نے وقت دیا تھا 9 کا؟ مدعی کس بنیاد پر بننا چاہتے ہو؟

مختار حیدر: اگر حواس قائم ہیں تو دعویٰ رکھتا ہوں۔ اوپر بتا چکا ہے۔ (47)

معاویہ: کیوں دعویٰ رکھتے ہو؟

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 47 کی طرف)

معاویہ: مینشن کرو، لیکن ایک ایک پر بحث کر کے۔ سارے ایک ساتھ نہیں۔

مختار حیدر: 👉 بیکار وقت نہیں ہے 👈، تمہارے ہی الفاظ تھے؟ آرام سے پڑھ لو اوپر جا کر۔

معاویہ: کل تو بہت وقت تھا آج کیا ہوا؟

مختار حیدر: مینشن کر دیتا ہوں۔

معاویہ: مینشن کرو پہلی وجہ، جلدی سے۔ مدعی بننے کی۔

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 46 کی طرف)

معاویہ: یہ وجہ کس بنیاد پر صحیح ہے؟ پہلے ایک وجہ پر بات مکمل کرو۔

مختار حیدر: اتنی بحث کی، جھک مارنے کے بجائے میسج پڑھ لیتے دوست، اگر آہی گئے ہو۔ بتا چکا۔

معاویہ: اگر میں اپنے مدعی بننے والے میسج یہاں مینشن کروں تو مجھ مدعی مانو گے؟

مختار حیدر: اب وقت ضائع کرو۔ نہیں۔ میں نے وہ قبول نہیں کیے تھے۔

معاویہ: پھر میں تمہاری بات کیوں مانوں؟

مختار حیدر: تو پھر بھاگ لو۔

معاویہ: تو میں نے بھی آپ کے مدعی والی بات قبول نہیں کی۔

معاویہ: بھاگ تو آپ رہے ہو۔ بکو اسی قسم کی وجوہات بتا کر۔

مختار حیدر: میں تو پہلے دن سے کہہ رہا ہوں کہ مشکل ہے تم تحریف (کی تعریف) والی ہزیمت اٹھانے کے بعد مناظرہ کرو۔

معاویہ: یہاں آپ نے مجھ سے میرا موقف مانگا ہے۔

مختار حیدر: میں نے ایک شریفانہ آفر کر دی ہے۔ دوسری بار میں دعویٰ تمہارا۔ اس سے زیادہ تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔

معاویہ: مناظرہ تو تم کو کرنا ہی نہیں پہلے دن سے ہی۔

مختار حیدر: تمہارا موقف سن لیا۔ اب اس بارے تمہاری غلط فہمی اپنے طریقہ سے دور کروں گا۔

معاویہ: بے کار بات۔

مختار حیدر: بھاگ لو پھر۔

معاویہ: میرا موقف سن کر مان لیا؟ یا نہیں؟

مختار حیدر: مرضی میرے دوست کی۔ نہیں۔

معاویہ: کیوں نہیں مانا؟

مختار حیدر: جواب مناظرہ میں دوں گا۔

معاویہ: یعنی نہیں دینا۔

مختار حیدر: تم جتنے مرضی جتن کر لو۔ پہلا دعویٰ میرا ہو گا۔ بات فائنل۔ دم ہے تو آؤ میدان میں۔

معاویہ: یہ باتیں ابھی کرنے کی ہیں نہ کہ مناظرہ کے دوران۔ مناظرہ کے دوران تو دلائل ہوتے ہیں۔

مختار حیدر: کیوں نہیں، موقع تو دو میرے دوست۔

معاویہ: کس بنیاد پر تم مدعی بنوگے ؟ زبردستی ہے کیا؟ (48)

مختار حیدر: دلائل میں وجوہات ہوں گی۔

معاویہ: موقع دے رہا ہوں۔ بتاؤ ابھی۔ کس کے وجوہات ہونگے دلائل میں ؟

مختار حیدر: نہیں، کوئی زبردستی نہیں (اشارہ 48 کی طرف)۔ آپ جاسکتے ہیں اگر پسینہ آرہا ہے تو۔

مختار حیدر: پہلی وجہ مینشن کر چکا۔ اسی کے نیچے بقیہ دو موجود ہیں۔

معاویہ: اس کی دھجیاں اڑا چکا ہوں اپنے دعویٰ کی بات کر کے۔

مختار حیدر: ضد نہ کرو، تم کو بھی موقعہ ملے گا۔

معاویہ: اب دوسری وجہ پر آؤ۔

مختار حیدر: پہلی وجہ کے نیچے۔

معاویہ: دوسری وجہ پر آتے ہیں اب۔

معاویہ: سوال یہ ہے کہ صفائی کس بات کی پیش کروگے ؟

مختار حیدر: تمہارے الزامات کے متعلق۔

معاویہ: کیا میری بات سنی ہے کل ہم کافر کیوں کہتے ہیں شیعوں کو؟

معاویہ: الزامات سنے ہیں میرے ؟

مختار حیدر: میں نے چار وجوہات جان لی ہیں کل۔ سن چکا۔

معاویہ: میں نے شیعوں کے قرآن پر ایمان نہ ہونے پر کب دلائل دیے تھے ؟ اس الزام پر دلائل دیکھے ہیں میرے ؟

مختار حیدر: دوسری باری میں دیکھوں گا، اگر تم ثابت قدم رہے۔

معاویہ: جب میرے موقف پہ دلائل ہی نہیں دیکھے تو کس طرح صفائی کی بات کر رہے ہو ؟

مختار حیدر: یہ مجھ پر چھوڑو۔

معاویہ: دوسری باری ؟ کیا مطلب۔ کیا تم پر چھوڑوں ؟

مختار حیدر: دوسرا مرحلہ تمہارے دعویٰ پر ہو گا۔

معاویہ: پہلا میرا۔

مختار حیدر: ناممکن۔

مختار حیدر: یقین کرو میرے دوست، میرے پاس آپ کے بہت سے شکوک دور کرنے کا طریقہ موجود ہے۔

معاویہ: جواب دو۔

معاویہ: کیا تم پر چھوڑوں؟

مختار حیدر: کہ میں جواب کیسے دیتا ہوں۔ اب کام کی بات پر آ جاؤ۔

معاویہ: کس بات کا جواب؟

معاویہ: کس بات کا جواب دو گے؟

مختار حیدر: تمہارے الزام کا۔

مختار حیدر: آج کا دن تم نے پھر ضائع کرنا ہے۔

معاویہ: میرے الزام کی حقیقت تو دیکھی نہیں تم نے، پھر کیسے جواب دو گے؟

مختار حیدر: یہ مجھ پر چھوڑو۔

معاویہ: آج کے دن جناب کی علمی اوقات دکھا رہا ہوں۔ کیا چھوڑوں؟

مختار حیدر: دل کے بہلانے کو یہ خیال اچھا ہے۔

معاویہ: حقیقت دیکھے بغیر کس بات کا جواب دو گے؟

مختار حیدر: تم نہیں سدھرو گے۔

معاویہ: جو الزام لگاتا ہے اسی سے سوال ہوتا ہے نہ کہ تم ایسا کیوں کہہ رہے ہو؟

معاویہ: جب وہ الزام پر دلائل دیتا ہے اس کے بعد صفائی ہوتی ہے نہ؟

مختار حیدر: سیانے کہتے ہیں کہ منہ دیکھ کر چمچی کرنی چاہیے۔

معاویہ: اس لیے تم کو چمچی کے لائق نہیں سمجھ رہا میں۔

مختار حیدر: پھر بھاگ لو دوست۔

معاویہ: دوسری وجہ پر بھی گئے۔

مختار حیدر: خوش ہو جاؤ خواب دیکھ کر دوست۔

معاویہ: اب تیسری وجہ پر آتے ہیں۔

مختار حیدر: چلو، ایسے ہی سہی۔

معاویہ: یہ بھی ناسمجھی پر مبنی ہے۔

معاویہ: تیسری وجہ کی بنیاد یہ فتوی بنا رہے ہیں مختیار صاحب۔(49)

معاویہ: ایسا ہی ہے نہ؟ مختیار صاحب؟

مختار حیدر: مختار، مختار ہے نام میرا، دوست۔

مختار حیدر: جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے (اشارہ 49 کی طرف)

معاویہ: فتوی ہی بنیاد ہے نہ تیسری وجہ کی؟ (50)

مختار حیدر: صحیح بات کو تم پتا نہیں کس دن مانو گے، خیر۔

مختار حیدر: لگتا تو ایسا ہی ہے، دوست (اشارہ 50 کی طرف)

مختار حیدر: اب اپنے مفتی کی واٹ لگانے کا ارادہ تو نہیں، دوست۔ (51)

معاویہ: اب آگے چلتے ہیں فتوی کے طرف۔

معاویہ: آپ کی عقل کی واٹ (اشارہ 51 کی طرف) (52)

مختار حیدر: میں کئی بار چل چکا۔ اب آپ کی باری۔

مختار حیدر: ایک ہی بات ہے (اشارہ 52 کی طرف)

معاویہ: توبہ کی بات سے کیا سمجھ رہے ہو جناب آپ؟ یعنی جو شخص شیعہ کے کفریہ عقائد جاننے کے بعد بھی اس کو مسلمان سمجھتا ہو، اس پر توبہ لازم ہے۔

مختار حیدر: شاباش، ھگ دو اب۔

معاویہ: تم ھگ رہے ہو اب۔

مختار حیدر: توبہ سے پہلے کیا ہے، میرے دوست۔

معاویہ: توبہ سے پہلے شیعہ کے مسلمان ماننے کی بات نہیں۔ توبہ کرنے کو کہا گیا شیعہ کو مسلمان کہنے والے کو؟ توبہ تب ہی ہے جب شیعوں کے کفریہ عقائد جاننے کے بعد بھی اسے مسلمان کہے۔

مختار حیدر: توبہ سے پہلے گم راہ کا لفظ ہے، غور سے دیکھو۔

معاویہ: تو؟

مختار حیدر: میرے دوست آنکھوں کا استعمال کرو۔

معاویہ: گم راہ سے کیا سمجھ رہے ہو؟

مختار حیدر: تم نے کہا کافر ہے، مفتی صاحب کہتے ہیں گم راہ ہے۔

معاویہ: تو کیا کافر گمراہ نہیں ہوتا؟

مختار حیدر: جو تم سمجھاؤ گے، وہی سمجھ لیں گے، ہم تو بے عقل لوگ ہیں شاید تمہاری نظر میں۔

معاویہ: کافر کیا سیدھی راہ پر ہوتا ہے؟ بولو۔

مختار حیدر: کافر کا لفظ دکھاؤ (53)

معاویہ: کافر گم راہ ہوتا ہے کہ نہیں؟

مختار حیدر: بو نگی مار نا تم پر ختم ہے۔

معاویہ: میرے خلاف کیسے ہے یہ فتویٰ؟ کافر گمراہ ہی ہوتا ہے۔ اس فتوی میں پہلے گمراہ کہا گیا، ساتھ میں اس پر توبہ کو لازم کہا گیا، اب کیا بچا تمہارے پاس جو میرے خلاف ہو؟

معاویہ: تیسری وجہ بھی گئی پانی میں۔

مختار حیدر: ھھھ۔

معاویہ: ورنہ جواب دو۔

مختار حیدر: (اشارہ 53 کی طرف)۔

مختار حیدر: (اشارہ 51 کی طرف)۔

معاویہ: اب تو میرا مدعی بننا بنتا ہے۔ کیونکہ تمہاری ساری وجوہات کی دھجیاں اڑ گئیں۔

مختار حیدر: مبارک ہو دیوبندی دوستو۔ اب جب بھی گمراہ کی بات ہو تو اس سے مراد کافر لینا۔ عیسائی، یہودی، اور دیگر غیر مسلم اب مفتی معاویہ کے بقول گمراہ نہیں۔ تو شہزادہ ہے میرے دوست۔

معاویہ: یہ سوال کا جواب نہیں میرے۔

مختار حیدر: (اشارہ 53 کی طرف)

مختار حیدر: (اشارہ 51 کی طرف)

معاویہ: اب میں مدعی بنو گا۔

مختار حیدر: نہ بچے۔

معاویہ: آج جو تمہارا حشر ہوا ہے وہ قیامت تک سارے شیعوں کو یاد رہے گا۔ (54)

مختار حیدر: یہ حسرت لے کر گروپ سے بھاگ تو سکتے ہو، لیکن مدعی نہیں بن سکتے۔

مختار حیدر: گڈ (اشارہ 54 کی طرف)

مختار حیدر: اگر حشر کی زبان ہوتی تو تمہیں بہت کوستا یہ جان کر۔ اب شیعوں کو مزید مزہ چکھانا ہے یا بھاگنے کی تیاری ہے۔ (55)

معاویہ: کل میں مدعی بنوں گا۔

مختار حیدر: نہ دوست۔ (اشارہ 55 کی طرف)

معاویہ: کیونکہ میری وجہ وزنی ہے۔

مختار حیدر: تمہاری کیا بات ہے،

مختار حیدر: (اشارہ 55 کی طرف)

معاویہ: میری وجہ اس طرح وزنی ہے کہ پہلے الزام لگانے والی کی بات سنی جاتی ہے ہے۔ پھر اس پر فریق مخالف سے صفائی مانگی جاتی ہے۔

مختار حیدر: گھبراؤ نہیں، زیادہ بات نہیں کروں گا۔

معاویہ: میری اس وجہ کو توڑ کر دکھادو۔

مختار حیدر: (اشارہ 55 کی طرف)

مختار حیدر: ریزہ ریزہ کر چکا۔ پر تم "میں نامانوں" کے قبیلے سے ہو (56)

مختار حیدر: (اشارہ 55 کی طرف)

مختار حیدر: قارئین، میں زیادہ سے زیادہ معاویہ صاحب کو دوسری باری میں مدعی بننے کا حق دے سکتا ہوں۔ اس سے زیادہ معاویہ صاحب کو میری طرف سے کچھ نہیں ملے گا (57)۔ یہ بھی میری کشادہ دلی ہے (58)۔ ورنہ ان کے تمام شکوک میری باری میں ہی دور ہو جائیں گے، ان شاء اللہ۔ پونے گیارہ بجے تک میں معاویہ صاحب کی باضابطہ رضامندی کا انتظار کروں گا، اگر وہ نہ مانے تو یکطرفہ طور پر اپنا دعویٰ رکھ دوں گا۔ معاویہ صاحب بات کر سکے تو ٹھیک، ورنہ اللہ کے حوالے۔ آپ میں سے جو لوگ چشم کشا حقائق دیکھنا چاہتے ہیں، وہ دعا کریں کہ معاویہ صاحب ثابت قدم رہیں۔ ویسے امکان کم ہی ہے، کہ معاویہ صاحب حوصلہ کریں۔ تحریف کی تعریف میں ان کا پھولا ہوا سانس سمجھدار لوگ دیکھ چکے۔

معاویہ: کب؟ (اشارہ 56 کی طرف)

معاویہ: کیوں؟ (اشارہ 57 کی طرف)

معاویہ: واہ (اشارہ 58 کی طرف)۔ یعنی شیعوں کے کفر پر بات کر کے مجھ پر احسان کروگے؟ تعریف پر ناکام رہے اور مدعی بننے پر بھی۔

مختار حیدر: دیوبندی جارہے ہیں مایوس ہو کر۔

معاویہ: دیوبندی تو مطمئن ہیں کہ شیعہ بات کرنی کی ہمت ہی نہیں کر رہا۔

مختار حیدر: تمام دیوبندی دوست متوجہ ہوں

معاویہ صاحب نے اپنے فتوے سے آپ سب کو کافر قرار دے دیا ہے۔ اور وہ یہ چیز سمجھ چکے ہیں۔ اسی لیے اس وقت تک مجھ سے مناظرہ نہیں کریں گے، جب تک ان کو باندھ کر مناظرہ نہ کروایا جائے۔ آپ کو شک ہے تو معاویہ صاحب پر دباؤ ڈالیں کہ مناظرہ کریں۔ میں دعویٰ رکھ رہا ہوں۔ اب معاویہ صاحب کے سوالوں کا جواب مناظرہ میں دوں گا۔ مناظرہ سے پہلے اب ان کے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا۔

مختار حیدر: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اے اللہ، محمد و آل محمد علیھم السلام پر درود و سلام بھیج، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کے مخلص صحابہ کرام و ازواجِ مطہرات پر اپنے انعامات زیادہ سے زیادہ کر دے۔

مختار حیدر کی طرف سے چار نقاط پر مشتمل دعویٰ:

نمبر ایک: اہل سنت کے بعض اہل علم حضرات تحریف قرآن کے قائل ہیں۔

- نمبر دو: اہل سنت محدثین کی لکھی ہوئی صحیح روایات کے مطابق بعض صحابہ کرام اور بعض امہات المومنین موجودہ قرآن کو کامل نہیں سمجھتے تھے۔
- نمبر تین: کسی صحابی نے موجودہ قرآن کو کامل نہ سمجھنے والے کسی دوسرے صحابی پر پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا۔
- نمبر چار: تحریف کے قائل پر کفر کا فتویٰ لگانا صحابہ کرام وامہات المومنین کی توہین ہے۔

مختار حیدر: معاویہ صاحب پر حجت تمام کرنے کے لیے میں نے وقت سے پہلے دعویٰ رکھ دیا ہے۔ اب بھی معاویہ صاحب گفتگو نہ کر سکیں، تو نہ آیت شرم کی بات ہو گی۔ کل رات نو بجے تک معاویہ صاحب نے مناظرہ شروع نہ کیا تو ان کو مفرور سمجھ کر میری طرف سے یہ مناظرہ منسوخ کر دیا جائے گا۔ باقی ایڈمن حضرات، خصوصی طور پر ابوذر بھائی جانیں، اور گروپ جانے۔ اللہ نگہبان برادران۔

ابوذر: کل رات نو بجے تک معاویہ صاحب کا انتظار کریں گے، وہ نہ آئے تو ان کو شکست خوردہ سمجھتے ہوئے یہ مناظرہ ختم کر دیا جائے گا۔

مختار حیدر: السلام علیکم برادران۔

مختار حیدر: میں مقرر شدہ وقت پر حاضر ہوں۔

معاویہ: مجھے آپ کا مدعی بننا قبول نہیں۔ زبردستی مدعی بن رہے ہو آپ۔

مختار حیدر: پہلے دن سے مجھے معلوم ہے دوست۔ میں نے اپنی صفائی پیش کرنی ہے۔ میری مرضی چلے گی۔

ابوذر: معاویہ صاحب کو ایڈمن شپ سے ہٹا دیا گیا ہے۔ ایک دن پہلے دعویٰ دیکھ کر بھی یہ صاحب تیاری نہ کر سکے۔ کل یہ بھی بتا دیا گیا تھا کہ آج انہوں نے نو بجے مناظرہ شروع نہ کیا تو ان کی شکست سمجھی جائے گی۔ پندرہ منٹ اضافی بھی دیے گئے۔ لیکن یہ صاحب اپنی حرکتوں سے بعض نہیں آئے۔ کل رات نو بجے تک ان کے پاس مزید وقت ہے۔ جب بھی مناظرہ کا حوصلہ پیدا ہو، مجھے میسج کر دیں، ایڈمن بنا دوں گا۔ اس سے زیادہ موقع دینا میرے خیال میں مناسب نہیں۔ کل مختار بھائی نے ان کے مفتی کا فتوی بتاتے ہوئے کہا تھا کہ ان کے فتوی میں ایک اہم بات ہے، جو بعد میں بتائی جائے گی۔ ان سے درخواست ہے کہ فری ہیں تو بات مکمل کریں۔

مختار حیدر: ابوذر بھائی، معاویہ صاحب کا وہ سکرین شاٹ بھیج دیں، جس میں انہوں نے کہا تھا کہ شیعہ اپنے اصولوں پر رہتے ہوئے اپنا ایمان قرآن پر ثابت نہیں کر سکتا۔ پھر میں بات مکمل کرتا ہوں۔

مختار حیدر: شکریہ۔ جی قارئین، غور کر لیں کہ معاویہ صاحب کیا فرما رہے ہیں۔ مفتی معاویہ کے فرمان کے مطابق "شیعہ اگر اپنے مذہبی اصول پر رہے گا تو وہ قرآن مجید پر ایمان نہیں رکھ سکتا"۔ جبکہ شیعہ ہے ہی وہ جو شیعہ اصولوں پر قائم ہو۔ اگر کوئی شیعہ سنی اصولوں پر چلنے لگے تو وہ سنی کہلائے گا، شیعہ نہیں۔ بات بہت سادہ ہے۔ مفتی معاویہ کے بقول اب اگر شیعہ اصول پر رہتے ہوئے قرآن مجید پر ایمان نہیں رکھا جا سکتا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ دنیا میں کسی شیعہ کا قرآن مجید پر ایمان نہیں۔

معاویہ left

مختار حیدر: لیکن معاویہ صاحب کی اس جہالت کا پردہ انہی کے مفتی کے ذریعے چاک ہو جاتا ہے۔

جواب

اہلِ تشیع میں سے اگر کسی کا عقیدہ کفریہ ہو، (مثلاً: تحریفِ قرآن کریم کا قائل ہونا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معبود یا نبی ماننا، امامت کو نبوت سے افضل ماننا، اپنے ائمہ کے لیے علم غیب کلی ثابت کرنا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کرنا وغیرہ) تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے، اور اگر کسی شیعہ کا عقیدہ کفر تک نہ پہنچا ہو تو وہ دائرہ اسلام سے خارج تو نہیں ہوگا، البتہ گم راہ اور اہلِ سنت والجماعت سے خارج ہوگا۔

اب جو شخص شیعہ کو مسلمان مانے تو اس کی تین صورتیں ہیں:

1۔ وہ مطلقاً تمام شیعہ کو مسلمان کہتا ہے۔

2۔ کفریہ عقائد جاننے کے باوجود انہیں مسلمان کہتا ہے۔ تو ان دونوں صورتوں میں مذکورہ شخص غلطی پر ہے اور گم راہ ہے، اس پر توبہ لازم ہے۔ لیکن جب تک خود ان عقائد کو غلط سمجھے اسے کافر کہنا درست نہیں ہے، اس سے ایسے تعلقات بالکل نہ رکھے جائیں کہ وہ اپنا نظریہ اور فکر دوسروں میں پھیلا سکے۔ اور اگر وہ ان عقائد ہی کو صحیح سمجھنے لگے تو اس صورت میں یہ شخص بھی دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

3۔ اور اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہر شیعہ کافر نہیں ہے، بلکہ جو شیعہ کفریہ عقائد رکھتا ہو وہ کافر ہوگا، اور جس کے عقائد کفر کی حد تک نہ پہنچے ہوں وہ شیعہ کافر نہیں ہے، البتہ اہلِ سنت سے خارج اور ... اس شخص کا موقف درست ہے۔ ایسے شخص سے تعلقات قطع نہ کیے جائیں۔

سرخ ڈبے کے الفاظ پر غور کریں۔ مفتی صاحب کہہ رہے ہیں کہ "اگر کسی شیعہ کا عقیدہ کفریہ ہو۔۔۔" یعنی مفتی صاحب مان گئے کہ تمام شیعوں کا عقیدہ کفریہ نہیں۔ کفریہ عقیدہ میں پہلی مثال مفتی صاحب نے قرآن مجید ہی کی دی ہے۔ یعنی مفتی صاحب مان رہے ہیں کہ تمام شیعہ قرآن مجید کے تحریف شدہ ہونے کے قائل نہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ جو شیعہ قرآن مجید کو محفوظ مانتے ہیں، انہوں نے یہ عقیدہ کیا سنی حدیث سے لیا ہے؟ یہ وہ بات ہے جو اس بے چارے معاویہ صاحب کو نہیں

سمجھ آرہی۔ یہ حضرت مناظرانہ روش میں اس قدر اگے جاچکے ہیں کہ اپنے ہی مفتیوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور نشاندہی کی جائے تومانتے نہیں۔

تمام دیوبندی دوست متوجہ ہوں

آپ کے مفتی کے فتویٰ کی روشنی میں یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ ایسے شیعہ بھی موجود ہیں جو کفریہ عقائد نہیں رکھتے۔ وہ قرآن مجید کو محفوظ مانتے ہیں۔ اب یہ آپ پر ہے کہ اپنے مفتی کی مانیں یا معاویہ صاحب کی، جو سات دن چھتر ول کروا کے بھی خوش ہیں کہ میدان مار لیا۔ اب کل تک کے لیے اجازت، معاویہ صاحب کو کل رات نو بجے تک کی اضافی مہلت دے دی گئی ہے۔ اگر معاویہ صاحب میں کچھ بھی علمی جرات ہو تو آکر پہلے ہمارے دعویٰ کا سامنا کریں۔

بعد میں ہم ان کے دعویٰ کو رد کریں گے، ان شاءاللہ۔

مختار حیدر: معذرت قارئین، صاحب کا میسج اب دیکھا۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ میرے دعویٰ پر بات کریں گے، ان کو ایڈمن بناؤں۔ ابوذر اور توصیف بھائی کی اجازت سے بناتا ہوں۔

مختار حیدر: ابوذر بھائی نے بتایا کہ معاویہ صاحب چھوڑ چکے ہیں گروپ۔

مختار حیدر: ان کو لنک سینڈ کیا ہے، اگر جوائن کرتے ہیں تو ایڈمن بنایا جائے گا۔

ابوذر: معاویہ صاحب کو لنک سینڈ کر دیا گیا ہے۔

مختار حیدر: قارئین، ایک لطیفہ دیکھ لیں۔ یہ معاویہ صاحب جان بچا کر بھاگے ہیں۔

گیارہ بج کر نو منٹ پر کہا کہ مجھے ایڈمن بناو، تمہارے ہی دعویٰ پر بات کروں گا۔ پھر میرے گیارہ بج کر تیرہ منٹ والے میسج سے پہلے گروپ چھوڑ دیا۔ یعنی آمادگی ظاہر کرنے کے بعد بمشکل چار منٹ انتظار کیا۔

معاویہ joined via an invite link

ابوذر: السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔ جی معاویہ صاحب، آپ کو ایڈمن بنایا جائے؟ پرسنل میسج کر دیں۔ کچھ کام ہے، اگر معاویہ صاحب نے حامی بھری تو واپسی پر ایڈمن بناتا ہوں۔ تب تک شاید مختار بھائی بھی گروپ میں آجائیں۔

مختار حیدر: معاویہ صاحب۔ اگر بطور گروپ ممبر آئے ہیں، تو خوش آمدید۔ اگر بطور مناظر آئے ہیں تو بتائیں، تاکہ انتظامیہ آپ کو ایڈمن بنائے۔

معاویہ: میں گروپ والوں کو بتادوں کہ میں نے گروپ اس لیے لیفٹ کیا تھا کہ انہوں نے مجھے ایڈمن سے ہٹا دیا تھا اور خود جناب اپنے علمی نقطے بیان کر رہے تھے تاکہ علی معاویہ جواب نہ دے سکے۔

ابوذر: ابھی کچھ دیر تک شرائط بھیجتا ہوں۔ دونوں مناظر اگر اتفاق کریں تو پھر بات شروع کرواتے ہیں۔ پابندی دونوں پر لازم ہو گی۔

ابوذر: ◆□مناظرہ کا عنوان: تحریف قرآن ◆□

شیعہ مناظر: مختار حیدر صاحب

دیوبندی مناظر: علی معاویہ صاحب

شرائط برائے مناظرہ:

1۔ ایک وقت میں ایک ہی دلیل پر بات ہو گی۔

2۔ ایک وقت میں ایک ہی دلیل کے سکین پیش کیے جائیں گے۔ کتاب کا ٹائیٹل اور دیگر معلومات ساتھ ہی پیش کی جاسکتی ہیں۔

3۔ ایک مناظر جب اپنی بات مکمل کر کے اینڈ لکھے تو دوسرا مناظر بات کرے۔

4۔ دوسرا مناظر جب دلیل کارد پیش کر چکے اور اینڈ لکھے تو پہلا مناظر بات کرے۔

5۔ اگر جواب دینے میں پانچ منٹ سے زیادہ تاخیر ہو تو مدعی کا وقت اسی ضائع شدہ وقت کے برابر بڑھا دیا جائے گا۔

6۔ دونوں مناظر صاحبان کے پاس اپنے دعویٰ کے دلائل پیش کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ بارہ گھنٹے ہوں گے۔ کھانے اور نماز کا وقفہ اس میں شامل نہیں ہوں گے۔

7۔ دونوں مناظر صاحبان ایک دوسرے کو، اور ایک دوسرے کے اکابرین کو ادب سے ذکر کریں گے، بد تمیزی کر...

مختار حیدر: السلام علیکم برادران

مختار حیدر: مختار حیدر مقررہ وقت پر حاضر ہے

مختار حیدر: قارئین کی معلومات کے لیے کچھ باتیں، جن پر میرا اور معاویہ صاحب کا اتفاق ہو چکا، پیش کرتا ہوں۔

مختار حیدر: معاویہ صاحب نے تحریف کے قائل کو کافر، جبکہ کافر کو کافر نہ ماننے والے کو بھی کافر قرار دیا ہے۔

مختار حیدر: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

🌹 اے اللہ، محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود و سلام بھیج، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کے مخلص صحابہ کرام و ازواجِ مطہرات پر اپنے انعامات زیادہ سے زیادہ کر دے 🌹۔

☜ مختار حیدر کی طرف سے چار نقاط پر مشتمل دعویٰ:

● نمبر ایک: اہل سنت کے بعض اہل علم حضرات تحریف قرآن کے قائل ہیں۔

● نمبر دو: اہل سنت محدثین کی لکھی ہوئی صحیح روایات کے مطابق بعض صحابہ کرام اور بعض امہات المومنین موجودہ قرآن کو کامل نہیں سمجھتے تھے۔

● نمبر تین: کسی صحابی نے موجودہ قرآن کو کامل نہ سمجھنے والے کسی دوسرے صحابی پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا۔

● نمبر چار: تحریف کے قائل پر کفر کا فتویٰ لگانا صحابہ کرام و امہات المومنین کی توہین ہے۔

مختار حیدر: تمام قارئین متوجہ ہوں

میں، مختار حیدر، تمام اہل قبلہ کو اور مسلمانوں کے تمام مسالک (بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث و دیگر) کو مسلمان سمجھتا ہوں۔

میں قادیانیوں کو کافر سمجھتا ہوں، کیونکہ ان کو پاکستان کی سپریم کورٹ نے کافر قرار دیا ہے۔

اس مناظرہ کے دوران جن لوگوں کے بارے میں میں کفر کے الفاظ لکھوں گا، وہ میرا عقیدہ نہیں، بلکہ معاویہ صاحب کے بیانات کی روشنی میں ان کا لگایا ہوا فتویٰ ہو گا۔ اور میرا یہ انداز محض الزامی ہے، وگرنہ میں ذاتی طور پر ان تمام لوگوں کو مسلمان سمجھتا ہوں۔ اپنے دعویٰ کے پہلے نقطہ پر دلائل کا آغاز کرتا ہوں۔ اس سے پہلے کہ ہم روایات کی بحث کریں، ایک ایسے شخص کے بارے میں معاویہ صاحب کے کفر کے فتوی کو معاویہ صاحب سے ہی لاگو کرواتے ہیں، جو کہ صوفی قسم کے لوگوں کے پیر و مرشد ہیں۔ اس سے اہل سنت کے دیگر مسالک کے لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ اگر بالفرض محال معاویہ صاحب اور ان کے ہمنواوں کا شیعوں کے خلاف تکفیر کا نعرہ کامیاب ہو گیا تو اگلی باری دیگر مسالک کے اہل سنت کی ہے۔

لوقفنا وقلنا هذا وحده هو الذي نتلوه يوم القيامة. قال: ولولا ما يسبق للقلوب الضعيفة ووضع الحكمة في غير أهلها لبينت جميع ما سقط من مصحف عثمان رضي الله عنه. قال: وأما ما استقر في مصحف عثمان فلم ينازع أحد فيه.

قلت: ذكر الشيخ محيي الدين في «الفتوحات المصرية» أنّ الذي يتعين اعتقاده أنه لم يسقط من كلام الله تعالى شيء لانعقاد الإجماع على ذلك والله أعلم.

وقال: لا يعرف حقائق الحروف المقطعة أوائل السور إلا أهل الكشف والوجود فإنها ملائكة وأسماؤهم أسماء الحروف. قال: وقد اجتمعت بهم في واقعة وما منهم ملك إلا وأفادني علماً لم يكن عندي فهم من جمله أشياخي من الملائكة فإذا نطق القارىء بهذه الحروف كان مثل ندائهم فيجيبونه بقول القارىء: ﴿الٓمٓ﴾ فيقول هؤلاء الثلاثة من الملائكة ما تقول فيقول القارىء ما بعد هذه الحروف فيقولون: صدقت إن كان خيراً ويقولون: هذا مؤمن حقاً نطق حقاً وأخبر حقاً فيستغفرون له وهكذا القول في ألف لام مٓ صاد وأخواتها وهم أربعة عشر ملكاً آخرهم نون والقلم وقد ظهروا في منازل القرآن على وجوه مختلفة فمنازل ظهر فيها ملك واحد مثل نون وصاد ومنازل ظهر فيها اثنان مثل ﴿طسٓ ويسٓ وحٰمٓ﴾ وهكذا، وصورها مع التكرار تسعة وسبعون ملكاً بيد كل ملك شعبة من الإيمان فإن الإيمان بضع وسبعون شعبة والبضع من واحد إلى تسعة فقد استوفى غاية البضع فمن نظر في هذه الحروف بهذا الباب الذي فتحت له يرى عجائب وتكون هذه الأرواح الملائكة التي هي الحروف أجسامها تحت تسخيره وبما بيدها من شعب الإيمان تمده وتحفظ عليه إيمانه.

وقال في قوله تعالى: ﴿وَيُرْسِلُ ٱلصَّوَٰعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَن يَشَآءُ﴾ [الرعد: ١٣] الصواعق أهوية محترقة اشتعلت فما تمر بشيء إلا أثرت فيه ولولا الأثير الذي هو نار بين السماء والأرض ما كان حيوان ولا نبات ولا معدن في الأرض لشدة البرد الذي في السماء الدنيا، فهو يسخن العالم لتسري فيه الحياة بتقدير العزيز العليم. قال: واعلم أن الأثير الذي هو ركن النار متصل

٩٤

مختار حیدر: جی جناب،

شیخ محی الدین ابن عربی صاحب فرمارہے ہیں کہ اگر قلوب ضعیفہ اور حکمت کی بات غیر اہل کو بتانے سے ممانعت پہلے سے نہ ہوتی تو میں بتاتا کہ مصحف عثمان میں سے کیا کیا رہ گیا ہے

مختار حیدر: یہ ابن عربی صاحب معاویہ صاحب کے فتوی کی رو سے کافر ہیں۔

مختار حیدر: ابن عربی صاحب مزید فرماتے ہیں کہ ☜ جو کچھ مصحف عثمان میں باقی ہے، اس کے بارے میں کسی نے تنازع نہیں کیا ☜، یعنی تحریف قرآن کے اپنے بیان پر مزید زور دیا ہے۔ بتاتا چلوں کہ بالا عبارت ابن عربی کی کتاب "فتوحات مکیہ" کی تلخیص میں سے انتخاب "الکبریت الاحمر فی بیان علوم شیخ الاکبر" سے لی گئی ہے۔ یہ تلخیص اور انتخاب "امام ابی المواھب عبد الوھاب بن احمد بن علی التلمسانی الشافعی المصری" کا ہے جو کہ ☜ امام شعرانی ☜ کے نام سے مشہور ہیں۔

مختار حیدر: کتاب کا سرورق یہ ہے۔ ☟
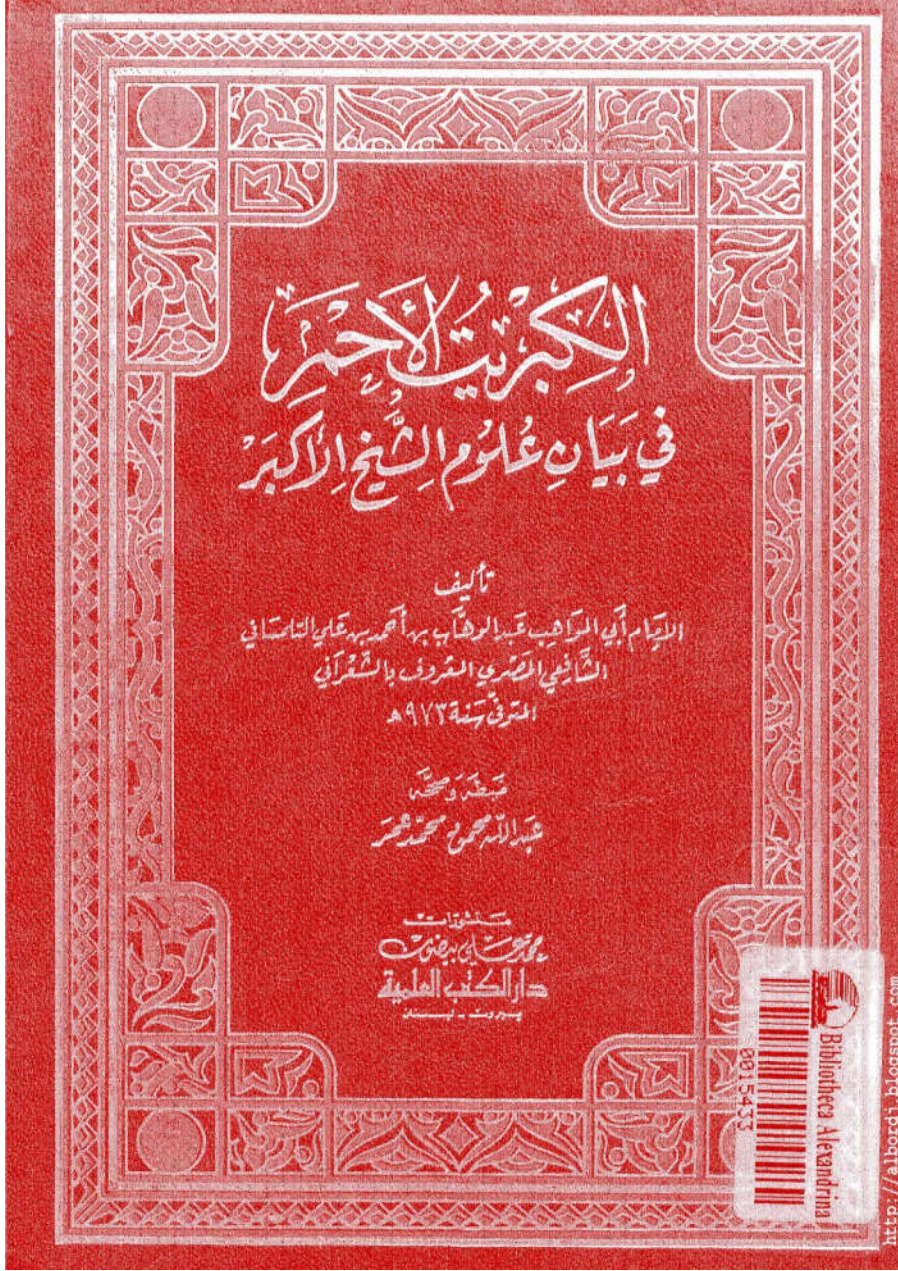
مختار حیدر: مصنف نے فتوحات مکیہ سے اختصار اور انتخاب کی کہانی مقدمہ کے شروع میں بیان کی ہے۔

ملاحظہ کریں۔

☟

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

[مقدّمة المؤلف]

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والتسليم على سيدنا محمد وعلى سائر الأنبياء والمرسلين، وعلى آله وصحبهم أجمعين.

وبعد فهذا كتاب نفيس انتخبته من كتابي المسمى بـ«لواقح الأنوار القدسية» الذي كنت اختصرته من «الفتوحات المكية» خاصٌّ فَهْمُهُ بالعلماء الأكابر وليس لغيرهم منه إلا الظاهر، قد اشتمل على علوم وأسرار ومعارف لا يكاد يخطر علمها على قلب الناظر فيه قبل رؤيتها فيه، وقد سميته بـ«الكبريت الأحمر في بيان علوم الشيخ الأكبر» ومرادي بالكبريت الأحمر إكسير الذهب ومرادي بالشيخ الأكبر محيي الدين بن العربي رضي الله تعالى عنه. أعني أن مرتبة علوم هذا الكتاب بالنسبة لغيره من كلام الصوفية كمرتبة إكسير الذهب بالنسبة لمطلق الذهب كما سنشير إلى ذلك بما نقلناه عن الشيخ رحمه الله في أبواب فتوحاته، و«الكبريت الأحمر» يتحدث به ولا يرى لعزته.

واعلم يا أخي أنني قد طالعت من كتب القوم ما لا أحصيه وما وجدت كتاباً أجمع لكلام أهل الطريق من كتاب «الفتوحات المكية» لا سيما ما تكلم فيه من أسرار الشريعة وبيان منازع المجتهدين التي استنبطوا منها أقوالهم، فإن نظر فيه مجتهدٌ في الشريعة ازداد علماً إلى علمه واطلع على أسرارٍ في وجوه الاستنباط وعلى تعليلاتٍ صحيحة لم تكن عنده، وإن نظر فيه مفسرٌ للقرآن فكذلك أو شارحٌ للأحاديث النبوية فكذلك أو متكلمٌ فكذلك أو محدث فكذلك أو لغويٌّ فكذلك أو مقرىءٌ فكذلك أو معبرٌ للمنامات فكذلك أو عالمٌ بالطبيعة وصنعة الطب فكذلك أو عالم بالهندسة فكذلك أو نَحْوِيٌّ فكذلك أو منطقيٌّ فكذلك أو صوفيٌّ فكذلك أو عالمٌ بعلم حضرات الأسماء الإلٰهية فكذلك أو عالم بعلم الحرف فكذلك.

فهو كتاب يفيد أصحاب هذه العلوم وغيرها علوماً لم تخطر لهم قطّ

٧
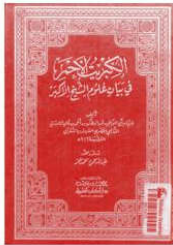
مختار حیدر: مصنف نے جہاں "قال" کہا ہے، وہاں اس کی مراد "ابن عربی" سے ہے۔ یہ ویسے بھی ظاہر سی بات ہے کیونکہ ابن عربی کی کتاب کی تلخیص کی جارہی ہے۔ تاہم تسلی کے لیے درج ذیل عبارت ملاحظہ کرلیں۔

الشيء إلى ما ليس من جنسه امتثالاً لأمر ربها». وبقوله في الباب السابع والأربعين: «اعلم أن علومنا وعلوم أصحابنا ليست من طريق الفكر، إنما هي من الفيض الإلهي» انتهى والله أعلم.

وأنا أسأل الله العظيم كل ناظر في هذا الكتاب أن يصلح ما يراه فيه من الزيغ والتحريف عملاً بقوله ﷺ: «والله في عون العبد ما كان العبد في عون أخيه».

إذا علمت ذلك فأقول وبالله التوفيق:

قال الشيخ رحمه الله في الباب الثاني من «الفتوحات» في قوله تعالى: ﴿وَمَا عَلَّمْنَٰهُ ٱلشِّعْرَ وَمَا يَنۢبَغِى لَهُۥٓ﴾ [يس: ٦٩] إن الشعر محل الإجمال، واللغز، والرمز، والتورية أي ما رمزنا لمحمد ﷺ ولا لغزنا ولا خاطبناه بشيء ونحن نريد شيئاً آخر ولا أجملنا له الخطاب بحيث لم يفهمه. وأطال في ذلك؛ وقال فيه: أقل درجات أهل الأدب مع القوم التسليم لهم فيما يقولون وأعلاها القطع بصدقهم وما عدا هذين المقامين فحرمان. وقال فيه: الخلاف لا يصح عندنا ولا في طريقنا لأنّ الكل ينظرون كل شيء بعينه، ومن هنا قالوا الكامل يكنى بأبي العيون.

وقال في قوله تعالى: ﴿لَّا تُدْرِكُهُ ٱلْأَبْصَٰرُ﴾ [الأنعام: ١٠٣] أي الأبصار المحجوبة وهو اللطيف الخبير أي لطيف بعباده حيث تجلى لهم على قدر طاقتهم ومضعفهم عن حمل تجلية الأقدس على ما تعطيه الألوهية.

وقال في قوله تعالى: ﴿وَلَا تَعْجَلْ بِٱلْقُرْءَانِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَىٰٓ إِلَيْكَ وَحْيُهُۥ﴾ [طه: ١١٤] اعلم أن رسول الله ﷺ أعطي القرآن مجملاً قبل جبريل من غير تفصيل الآيات والسور فقيل له ولا تعجل بالقرآن الذي عندك قبل جبريل فتلقيه على الأمة مجملاً فلا يفهمه أحد عنك لعدم تفصيله: ﴿وَقُل رَّبِّ زِدْنِى عِلْمًا﴾ [طه: ١١٤] أي بتفصيل ما أجمل من المعاني في التوحيد والأحكام لا زدني أحكاماً كما توهمه بعضهم فقد كان ﷺ يقول: «اتركوني ما تركتكم» فاعلم ذلك.

وقال أيضاً في الباب الثاني منها: اعلم يا أخي أنه لو كانت علوم

٩

مختار حیدر: اس کتاب کے مندرجات پر ابن عربی کے چاہنے والے کوئی اعتراض نہیں کر سکتے، کیونکہ ابن عربی نے یہ کتاب اور دیگر کتب الہامی فرشتے کی مدد سے لکھی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں

على بال. وقد أشرنا لنحو ثلاثة آلاف علم منها في كتابنا المسمى بـ«تنبيه الأغبياء على قطرة من بحر علم علوم الأولياء» فإن علوم الشيخ كلها مبنية على الكشف والتعريف ومطهرة من الشك والتحريف كما أشار رضي الله تعالى عنه إلى ذلك في الباب السابع والستين وثلثمائة من «الفتوحات» بقوله: «وليس عندنا بحمد الله تعالى تقليد إلا للشارع ﷺ» وبقوله في الكلام على الأذان: «واعلم أني لم أقرر بحمد الله تعالى في كتابي هذا قط أمراً غير مشروع وما خرجت عن الكتاب والسنة في شيء منه». وبقوله في الباب الخامس والستين وثلثمائة: «واعلم أن جميع ما أتكلم به في مجالسي وتصانيفي إنما هو من حضرة القرآن وخزائنه فإني أعطيت مفاتيح الفهم فيه والإمداد منه، كل ذلك حتى لا أخرج عن مجالسة الحق تعالى ومناجاته بكلامه وبقوله في باب الأسرار والنفث في الروع من وحي القدوس لكن ما هو مثل وحي الكلام ولا وحي الإشارة والعبارة، فَفَرِّقْ يا أخي بين وحي الكلام ووحي الإلهام تكن من أهل ذي الجلال والإكرام». وبقوله في الباب السادس والستين وثلثمائة: «واعلم أن جميع ما أكتبه في تأليفي ليس هو عن روية وفكر، وإنما هو عن نفث في رُوعي على يد ملك الإلهام» وبقوله في الباب الثالث والسبعين وثلثمائة: «جميع ما كتبته وأكتبه في هذا الكتاب إنما هو من إملاءٍ إلٰهي وإلقاء رباني أو نفث روحاني في روح كياني كل ذلك بحكم الإرث للأنبياء والتبعية لهم لا بحكم الاستقلال». وبقوله في الباب التاسع والثمانين من «الفتوحات» والباب الثامن والأربعين وثلثمائة منها: «واعلم أن ترتيب أبواب «الفتوحات» لم يكن عن اختيار ولا عن نظر فكري وإنما الحق تعالى يملي لنا على لسان ملك الإلهام جميع ما نسطره وقد نذكر كلاماً بين كلامين لا تعلق له بما قبله ولا بما بعده وذلك شبيه بقوله تعالى: ﴿حَٰفِظُواْ عَلَى ٱلصَّلَوَٰتِ وَٱلصَّلَوٰةِ ٱلْوُسْطَىٰ﴾ [البقرة: ٢٣٨] بين آيات طلاق ونكاح وعدة وفاة تتقدمها وتتأخرها». وبقوله في الباب الثاني من «الفتوحات»: «اعلم أن العارفين إنما كانوا لا يتقيدون بالكلام على ما بوبوا عليه فقط لأن قلوبهم عاكفة على باب الحضرة الإلٰهية مراقبة لما يبرز منها، فمهما برز لها أمرٌ بادرت لامتثاله وألفته على حسب ما حُدَّ لها فقد تلقى

٨
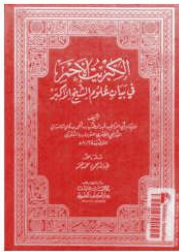
مختار حیدر: نیز ابن عربی کا دعویٰ ہے کہ اس کا علم اور اس کے اصحاب کا علم غور وفکر نہیں، بلکہ فیض الٰہی سے ہے۔

ملاحظہ کریں

الشيء إلى ما ليس من جنسه امتثالاً لأمر ربها». وبقوله في الباب السابع والأربعين: «اعلم أن علومنا وعلوم أصحابنا ليست من طريق الفكر، إنما هي من الفيض الإلٰهي» انتهى والله أعلم.

وأنا أسأل الله العظيم كل ناظر في هذا الكتاب أن يصلح ما يراه فيه من الزيغ والتحريف عملاً بقوله ﷺ: «والله في عون العبد ما كان العبد في عون أخيه».

إذا علمت ذلك فأقول وبالله التوفيق:

قال الشيخ رحمه الله في الباب الثاني من «الفتوحات» في قوله تعالى: ﴿وَمَا عَلَّمْنَٰهُ ٱلشِّعْرَ وَمَا يَنۢبَغِى لَهُۥٓ﴾ [يس: ٦٩] إن الشعر محل الإجمال، واللغز، والرمز، والتورية أي ما رمزنا لمحمد ﷺ ولا لغزنا ولا خاطبناه بشيء ونحن نريد شيئاً آخر ولا أجملنا له الخطاب بحيث لم يفهمه. وأطال في ذلك؛ وقال فيه: أقل درجات أهل الأدب مع القوم التسليم لهم فيما يقولون وأعلاها القطع بصدقهم وما عدا هذين المقامين فحرمان. وقال فيه: الخلاف لا يصح عندنا ولا في طريقنا لأنّ الكل ينظرون كل شيء بعينه، ومن هنا قالوا الكامل يكنى بأبي العيون.

وقال في قوله تعالى: ﴿لَّا تُدْرِكُهُ ٱلْأَبْصَٰرُ﴾ [الأنعام: ١٠٣] أي الأبصار المحجوبة وهو اللطيف الخبير أي لطيف بعباده حيث تجلى لهم على قدر طاقتهم ومضعفهم عن حمل تجلية الأقدس على ما تعطيه الألوهية.

وقال في قوله تعالى: ﴿وَلَا تَعْجَلْ بِٱلْقُرْءَانِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَىٰٓ إِلَيْكَ وَحْيُهُۥ﴾ [طه: ١١٤] اعلم أن رسول الله ﷺ أعطي القرآن مجملاً قبل جبريل من غير تفصيل الآيات والسور فقيل له ولا تعجل بالقرآن الذي عندك قبل جبريل فتلقيه على الأمة مجملاً فلا يفهمه أحد عنك لعدم تفصيله: ﴿وَقُل رَّبِّ زِدْنِى عِلْمًا﴾ [طه: ١١٤] أي بتفصيل ما أجمل من المعاني في التوحيد والأحكام لا زدني أحكاماً كما توهمه بعضهم فقد كان ﷺ يقول: «اتركوني ما تركتكم» فاعلم ذلك.

وقال أيضاً في الباب الثاني منها: اعلم يا أخي أنه لو كانت علوم

مختار حیدر: جی قارئین،

یہ تھے محی الدین ابن عربی، شیخ الکبیر

جو کہ معاویہ صاحب کے فتوی کی رو سے کاااااافر ثابت ہو چکے۔

مختار حیدر: معاویہ صاحب نے کوئی کام کی بات کرنی ہے تو کریں، ورنہ میں ان چند لوگوں کا ذکر کرتا ہوں، جنہوں نے معاویہ صاحب کے بنائے اس کاااااافر کو کافر نہیں مانا، بلکہ ان موصوف کی کتب کی شروحات لکھی ہیں۔

یوں یہ لوگ بھی بقول معاویہ صاحب کاااااافر ہو گئے ہیں۔

کیونکہ معاویہ صاحب نے فتویٰ دیا ہے کہ جو کافر کو علم ہوتے ہوئے بھی کافر نہ مانے، وہ بھی کافر ہے

مختار حیدر:End

معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب سے پہلے بات تو یہ کہ جناب نے دو گھنٹے کا وقت رکھا ہے اور پہلے سے تحریر شدہ لمبے لمبے بھیج کر جواب طلب کرنے کے چکر میں ہیں۔ جناب آپ نے اگر وقت مقرر کیا ہے (59) تو اس کے مطابق آپ کو بات کرنی چاہیے نہ کہ لمبے میسج بھیج کر اپنی ناسمجھی دکھانی چاہیے۔ اب میں ان کی طرح پہلے سے تحریر شدہ میسج کاپی پیسٹ تو نہیں کرونگا لیکن ان کی دلیل کا دھوکا سب کے سامنے واضح کرونگا۔

معاویہ: دیکھیں قارئین واضح طور پر یہاں منسوخ آیات کی بات چل رہی ہے نہ کہ تحریف کی۔ منسوخ آیات کو تحریف کہہ کر دھوکا دینا یہ ان کا طریقہ ہے جو آپ اگلے بارہ گھنٹے دیکھیں گے۔

وقال: زيارة العبد لربه في الجنة تكون على عدد صلاته في دار الدنيا ورؤيته له على قدر حضوره فيها مع ربه.

وقال: ينبغي لقارىء القرآن إذا لم يكن من أهل الكشف أن يبحث ويسأل علماء الشريعة عن كل شيء ثبت عندهم أنه كان قرآناً ونسخ فيحفظه ليزيده الله بذلك درجات في الجنة حين يقال له يوم القيامة: اقرأ وارق. قال: وقد زعم بعض أهل الكشف أنه سقط من مصحف عثمان كثير من المنسوخ. قال: ولو أن رسول الله ﷺ، كان هو الذي تولى جمع القرآن

٩٣

لوقفنا وقلنا هذا وحده هو الذي نتلوه يوم القيامة. قال: ولولا ما يسبق للقلوب الضعيفة ووضع الحكمة في غير أهلها لبينت جميع ما سقط من مصحف عثمان رضي الله عنه. قال: وأما ما استقر في مصحف عثمان فلم ينازع أحد فيه.

قلت: ذكر الشيخ محيي الدين في «الفتوحات المصرية» أنّ الذي يتعين اعتقاده أنه لم يسقط من كلام الله تعالى شيء لانعقاد الإجماع على ذلك والله أعلم.

معاویہ: منسوخ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو خود کسی آیت کو بدلا یا ختم کیا ہو۔ اور تحریف یعنی اللہ کے کلام کو کوئی دوسرا تبدیل کرے۔ تو کہاں منسوخ اور کہاں تحریف۔ تو ان کی پہلے دلیل کا حال دیکھ لیں آپ۔

معاویہ:End

مختار حیدر: جی قارئین، دھوکہ بازی اور جھوٹ بولنا معاویہ صاحب کا پرانا وطیرہ ہے۔ یہ صاحب دوسروں کی آنکھ میں دھول بھی جھانکتے ہیں اور دیدہ دلیری بھی کرتے ہیں۔ پہلے یہ دیکھیں کہ اپنے پہلے میسج میں انہوں نے کہا کہ دو گھنٹے کا وقت میں مختار نے طے کیا ہے۔ یہ سکرین شاٹ دیکھیں۔

مختار حیدر: 👈 (اشارہ 59 کی طرف)، یہ موصوف کا الزامی میسج۔ دیکھ لیں کہ کس نے آج کا وقت دو گھنٹے مقرر کیا ہے۔ ان کا اعتراض لکھے ہوئے میسج پر ہے۔

مختار حیدر: میں نے نو بج کر بیس منٹ پر اپنی ٹرن ختم کی۔ معاویہ صاحب نے چوبیس منٹ لگائے ہیں دو جھوٹ گھڑنے میں۔ میں نے میسج پہلے سے اس لیے تیار کیے تا کہ قارئین کا وقت ضائع نہ ہو اور دلائل زیادہ سے زیادہ دیے جائیں۔ معاویہ صاحب، کمر کس لو، میرے پاس اتنے دلائل ہیں کہ بارہ گھنٹے صرف میں میسج کرتا رہوں تو بھی ختم نہ ہوں۔ اب آتا ہوں آپ نے جو حوالہ پیش کر کے جہالت دکھائی ہے۔ آپ کی اس روش کو کہتے ہیں "مدعی سست گواہ چست"۔ میں نے جو عبارت پیش کی وہ 👉 شیخ الکبیر 👈 کی اپنی لکھی ہوئی ہے۔ آپ نے جو عبارت پیش کی اس میں شیخ الکبیر کا نام نہیں۔ میں نے جو عبارت پیش کی اس میں آپ جیسے 👉 کمزور دلوں 👈 کا ذکر کر کے بات آگے بڑھائی گئی ہے۔ کیا منسوخ کی بات کرنے سے کمزور دل کو 👉 تکلیف 👈 ہوتی ہے؟ کچھ تو انصاف اور حق کی بات کرو۔ کیا ہم بدھو ہیں؟ کہ تمہاری جاہلانہ تاویلوں کو مان لیں۔ سیدھی طرح شیخ الکبیر کی عبارت پر بات کرو۔ مجہولوں کے بہانے اب اپنے ہی فتویٰ سے شیخ الکبیر کو تم نہیں بچا سکتے۔ 👉 شیخ الکبیر 👈 نے تصریح کر دی ہے کہ وہ تحریف کی بات کر رہے ہیں۔ تم سے اچھی بہانے بازی تو امام شعرانی نے کر لی ہے۔ میں نے سرخ رنگ سے عبارت خوامخواہ ہائی لائٹ نہیں کی۔ مگر تم نے تو بالکل ہی ردی جواب پیش کیا ہے۔ تمہارا جواب قارئین دیکھ چکے، وہ فیصلہ کریں گے کہ کون دھوکہ دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ آپ لوگوں کا المیہ ہے۔ اپنے کفر کے فتوے دوسروں پر تو لگاتے ہو، مگر اپنے بابے زد میں آئیں تو فرار کر جاتے ہو۔ میں روز روشن کی طرح شیخ الکبیر کو تمہارے فتویٰ کی روشنی میں کافر ثابت کر چکا۔ اب وقت ہے تمہارے قرار دے اس شیخ الکبیر کے ماننے والوں کو کافر قرار دینے کا۔

ویسے تم نے شیخ الکبیر کی وکالت کر کے ثابت کر دیا کہ 👉 تم خود بھی اپنے ہی دعویٰ کی روشنی میں کاااااافر ہو 👈۔

مختار حیدر: دوسرا کاااافر:

ابن عربی کے بعد معاویہ صاحب کے 👉 کافر کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر 👈 فتوی کی وجہ سے کافر بننے والے دوسرے شخص کا حوالہ ملاحظہ کریں۔

هدية العارفين

أسماء المؤلفين وآثار المصنفين

من كشف الظنون

(٢)

تأليف

إسماعيل باشا ابن محمد أمين بن مير سليم

البابانى أصلا والبغدادي مولدا ومسكنا

المتوفى ١٣٣٩هـ

اعتنى به

محمد عبد القادر عطا

المجلد السابع

محتوى الجزء الثاني من هدية العارفين:

هـ - ي

٦ .... هدية العارفين / الجزء الثاني

٥٤٢٣- ابن جبير: مجاهد بن جبير المخزومي أبو الحجاج المقري المكي مولى عبد الله بن السائب المتوفى ساجداً في الصلاة سنة ١٠٤ أربع ومائة. صنف تفسير القرآن.

٥٤٢٤- الموفق العامري: مجاهد بن عبد الله العامري أبو الجيش صاحب دانية لقب بالموفق كان مملوكا لمحمد بن أبي عامر المتوفى سنة ٤٠٦ ست وأربعمائة. له كتاب العروض.

٥٤٢٥- حكيم سنائي: أبو المجد مجدود وقيل محدود وأيضاً ممدود بالميم ابن آدم الغزنوي الشهير بحكيم سنائي كان حكيما عارفا أديبا ولد سنة ٤٣٧ وتوفي بغزنين سنة ٥٢٥ وقيل سنة ٥٤٥ والأول أصح. من تصانيفه حديقة الحقيقة وشريعة الطريقة منظوم فارسي في مجلد مشهور. زاد السالكين. سير العباد إلى المعاد. طريق التحقيق. عقل نامة. منظومة فارسية.

٥٤٢٦- ابن جميع: مجلى بن جميع بن نجا القرشي المخزومي القاضي أبو المعالي الأرسوفي المصري الشافعي المتوفى سنة ٥٥٠ خمسين وخمسمائة. من تصانيفه أدب القاضي على مذهب [5/2] الشافعي. الذخائر في فروع الشافعية. كتاب الجهر بالبسملة. معجم الشيوخ.

٥٤٢٧- الأكبر آبادي: محب الله الأكبر آبادي الهندي الحنفي الصوفي المتوفى سنة ١٠٥٨ ثمان وخمسين وألف. صنف الشرح على فصوص الحكم للشيخ محيي الدين بن عربي.

٥٤٢٨- العامري: محب الله بن زين العابدين بن زكريا ابن شيخ الإسلام البدر الغزي العامري الدمشقي المتوفى بها سنة ١١١٦ ست عشرة ومائة وألف. له تاريخ مرتب على الوقائع اليومية.

٥٤٢٩- البهاري: محب الله البهاري الهندي الحنفي المتوفى سنة ١١١٩ تسع عشرة ومائة وألف له من الكتب الجوهر الفردية. سلم العلوم في المنطق مسلم الثبوت في الفروع.

٥٤٣٠- صولت الهندي: السيد محبوب شير ابن السيد علي شير الدهلوي الهندي المتخلص بصولت المتوفى سنة ١٢٨٥ خمس وثمانين ومائتين وألف. له ديوان شعره فارسي في ألفي بيت.

٥٤٣١- السيواسي: محرم بن أبي البركات محمد بن العارف بن الحسن الزيـ... ثم القسطموني أبو الليث الواعظ الحنفي الخلوتي المتوفى سنة ١٠٠٠ ألف. ... إعراب الفوائد الضيائية للجامي في النحو. ترجمة نفحات الأنس بالعربية. ترغيبـ... الرضاع محرم الجماع بلزوم الانقطاع. القول البديع في الصلاة على الحبيب الـ...

یہ صاحب محب اللہ اکبر آبادی ھندی حنفی صوفی ہیں۔ ان صاحب نے یہ کارنامہ انجام دیا ہے کہ "شیخ ابن عربی" صاحب کی کتاب "فصوص الحکم" کی شرح لکھی ہے۔ یعنی یہ صاحب باقاعدہ طور پر معاویہ صاحب کے قرار دئے کافر کے عقیدت مند ہیں۔End

معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم

قارئین آپ دیکھ رہے ہیں کہ جناب کس طرح فالتو کے میسج بھیج کر ٹیکسٹ کا حجم بڑھا رہے ہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ان میسجز میں کام کی بات کوئی بھی نہیں ملے گی آپ کو۔ باقی اتنے لمبے میسج تھوڑے وقت میں بھیجے کا مطلب یہی ہے کہ ان میسجز میں سے کافی میسجز جناب کے نہیں بلکہ کسی دوسرے کے ہیں جس کو مجھ پر بڑا غصہ ہے جو وہ اپنے الفاظ کے ذریعے نکال رہا ہے۔ خیر اب آتے ہیں جواب کی طرف۔ وقت ہر تو آپ بھی متفق تھے اسی لیے تو آپ نے شکر ادا کیا دو گھنٹے وقت طے ہونے پر۔ اگر متفق نہیں تھے تو پہلے بولتے۔ اب رونے کا فائدہ نہیں۔ پھر یہ بات کی جناب نے کہ علی معاویہ نے 24 منٹ لیے۔ جناب آپ ٹھہرے کاپی پیسٹر، میں تو خود لکھ کر بھیج رہا ہوں نہ کے کسی دوسرے کے لمبے میسج یہاں بھیج کر علامہ بننے کی ناکام کوشش کر رہا ہوں۔ اب آتے ہیں اکبریت الاحمر پر۔

میں نے واضح طور پر سیاق وسباق سے حوالہ بھیجا کہ یہاں مصحف عثمانی میں جس اسقاط کا ذکر ہے وہ اسقاط منسوخ آیات کا ہے نہ کہ غیر منسوخ آیات کا جو قرآن کا حصہ ہیں۔ جناب نے میرے پیش کردہ حوالے کا جواب دیا تو ہی نہیں بس مجھ پر اپنا غصہ اتار دیا۔ جناب کچھ علمی باتیں بھی کیا کریں نہ کہ مجھ بدشد کہنے کے۔ باقی رہا جناب کا یہ کہنا کہ شیخ ابن عربی نے کمزور والوں کی بات کی ہے تو گویا وہ تحریف کی بات کر رہے ہیں، تو یہ آپ کا غلط گمان ہے جس کو کوئی حقیقت نہیں۔ اب آتے ہیں عبارت کی طرف..

شیخ صاحب نے بالکل صحیح لکھا ہے کہ ضعیف دل والے اور حکمت کی باتوں سے ان جان لوگوں کے سامنے ایسی باتیں آئیں گی تو وہ اس کائنات الٹا مطلب سمجھ کر بات کا پتنگڑ بنا کر کیا سے کیا مطلب نکال لیں گے۔ جیسا کہ آپ جیسے ضعیف القلب اور حکمت سے دور لوگوں نے اس کو تحریف سمجھ کر الزام جڑ دیا۔ تو شیخ صاحب کی یہ کرامت ہے جو انہوں نے آپ جیسوں کا حال سمجھ کر تفصیل نہیں لکھی ورنہ آپ جیسے ان منسوخ آیات کو تحریف بنا کر پیش کرتے۔ باقی آپ کا یہ کہنا کہ فلاں کافر ہوا وغیرہ، تو یہ بھی آپ صرف خود کو کافر ہونے سے بچا رہے ہیں جو کہ میرے دعویٰ میں سب دیکھنے والے ہیں صبر کریں منسوخ کو تحریف کہہ کر فتوے کھانا صرف خود کو بچانے کی ناکام کوشش ہے۔End

مختار حیدر: میرے دوست، تمہارے لیے کام کی بات تبھی ہوگی جب میں کھوں کہ معاویہ: تم نے لاجواب کر دیا۔ اس کے علاوہ تمہارے لئے کام کی بات کوئی نہیں۔ الزام لگانے کے بجائے ایک کام کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اے اللہ ہم دونوں میں سے اپنے میسیجز کے لیے دوسروں کی مدد لینے والے پر، یا ایک بھی لفظ کسی دوسرے سے وصول کرنے والے پر اپنی لعنت نازل فرما، اور تم اپنی ٹرن میں اس پر آمین کہنا۔

ڈھٹائی اور چوری سینہ زوری آپ پر ختم ہے۔ پہلے کہا کہ میں نے دو گھنٹے کا وقت طے کیا۔ میں سکرین شاٹ رکھا تو پھر شرمندہ ہونے کے بجائے کہہ رہے ہو کہ تم بھی متفق تھے۔ میں نے کب انکار کیا کہ میں متفق نہیں تھا۔ لیکن وقت میں نے طے نہیں کیا تھا، اور اس سلسلے میں تم نے جھوٹ بولا، اور پھر بعد میں سینہ زوری کی کوشش کی۔ مگر میں مختار ہوں 🙂

مختار حیدر: صرف کاپی پیسٹر نہیں، میں اور بھی جوہر رکھتا ہوں، پتہ چل جائے گا تمہیں مناظرہ کے اختتام تک میں شہید خرم ذکی کے قبیلہ سے ہوں۔ یاد ہے، اس ایک بندے نے تمہاری ٹیم کو پریشان کر دیا تھا۔ میں نے اتنی تفصیل بتائی، لیکن تم جان بوجھ کر نہیں سمجھو گے۔ ایک بار پھر دوہراتا ہوں، تمہارے لیے نہیں، قارئین کے لیے تاکہ کوئی شک میں نہ رہے۔ تمہیں منوانے کے لیے تو بارہ گھنٹے کیا بارہ صدیاں بھی کم ہیں۔

مختار حیدر: اپنے ہی حوالے کو غور سے دیکھو۔ شیخ الکبیر کہہ رہے ہیں کہ ﴿و قد زعم﴾۔ یعنی بعض اہل کشف کا یہ ﴿زعم﴾ ہے۔ اگر نہیں پتہ تو دوسروں سے پوچھ لو کہ ﴿زعم﴾ کیا مطلب رکھتا ہے۔ پھر شیخ الکبیر نے اپنا عقیدہ بیان کیا اور منسوخ کی بات نہیں کی۔ بلکہ کافر کافر کے نعرے مارنے والوں کے کمزور دلوں کی بات کی۔ یہ بھی غور کرو کہ یہ ﴿زعم﴾ والے لوگ اس قدر بے حیثیت تھے شیخ الکبیر کی نگاہ میں کہ ان کا نام بھی نہ لیا۔ بلکہ ﴿بعض﴾ کہہ کر جان

چھڑائی۔ کمزور دلوں کی بات کے بعد کہا کہ جو باقی ہے اس میں کسی نے نزاع نہیں کیا مگر آپ لوگ شیخ الکبیر سے بڑے محقق سمجھتے ہو اپنے آپ کو آپ کہتے ہو کہ نہیں شیخ الکبیر صاحب، نہیں۔ شیعہ نے نزاع کی ہے۔

مختار حیدر: اب آؤ اس طرف کہ جدھر میں نے اشارہ کیا، مگر تم تو واضح دلیل نہیں سمجھتے، اشارہ کی کیا حیثیت ہے۔ امام شعرانی فرماتے ہیں کہ فتوحات مصریہ میں شیخ نے اپنا عقیدہ بیان کیا ہے کہ کلام اللہ میں سے کچھ بھی ساقط نہیں ہوا امام شعرانی نے یہ زحمت کیوووووں کی؟ اس لیے کہ اوپر والی عبارت سے کتاب اللہ سے سقوط کا ثبوت ہی ملتا ہے۔ اسی لیے میں نے کہا تھا کہ مدعی سست گواہ چست۔

شیخ الکبیر جو کچھ کہہ رہے ہیں، امام شعرانی ان کو بچانے کے لیے اس کی تردید کر رہے ہیں۔ لیکن وہ عبارت نقل نہیں کر رہے، کہ جس کے بل بوتے پر وہ شیخ الکبیر کو بچانا چاہتے ہیں۔

اول تو وہ عبارت اس قابل تھی نہیں کہ نقل کی جاتی، اسی لیے نقل نہیں کی گئی۔ اور بالفرض محال اس کا مطلب وہی ہوتا جو امام شعرانی نے کہا، تب بھی ہم شیخ الکبیر کی اسی عبارت کو پکڑ کر آپ کا لگایا ہوا کفر کا فتویٰ ہی پیش کرتے۔ کیوں کہ انہوں نے جو کچھ لکھا الہام کے فرشتے کی مدد سے لکھا۔

مختار حیدر: تم نے تو وقت ضائع کرنا ہے، مگر میں نقاب کشائی ہی کروں گا، تاکہ اہل انصاف اہل سنت حقیقت جان سکیں، اور شیعہ بھائیوں کے پاس آئندہ کے لیے تم جیسوں کو لاجواب کرنے کے دلائل حاصل ہو جائیں۔

مختار حیدر: تیسرا کاااافر:

ابن عربی کے بعد معاویہ صاحب کے کافر کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر فتوی کی وجہ سے کافر بننے والے تیسرے شخص کا حوالہ ملاحظہ کریں۔

یہ صاحب علی بن سید محمد الامدی شافعی ہیں۔ یہ صاحب قاہرہ کے مدرسہ احمدیہ کے استاد تھے۔

ان صاحب نے یہ کارنامہ انجام دیا ہے کہ "شیخ ابن عربی" صاحب کی کتاب "الدور الاعلی" کی شرح لکھی ہے۔ یعنی یہ صاحب بھی باقاعدہ طور پر معاویہ صاحب کے قرار دئے کافر کے عقیدت مند ہیں۔End

المتوفى سنة ١١٢٧ سبع وعشرين ومائة وألف. صنف الحاشية الفر
الآداب.

٤٩٠٢- **[768/1] والـه الداغستاني:** علي قليخان بن الخاس
شمخال الداغاستاني المتخلص بواله ولد بأصبهان وسافر إلى الهند
سبعين ومائة وألف. من تصانيفه ديوان شعره فارسي في أربعة آلاف
فارسي في ترجمة ٢٥٠٠ شاعر.

٤٩٠٣- **القلعي:** علي بن تاج الدين محمد بن سالم القلعي الم
منفي بالإسكندرية سنة ١١٧٢ اثنتين وسبعين ومائة وألف. من تص
الاختراع وهو بديعية. تكميل الفضل بعلم الرمل. ديوان شعره. شرح البديعية لأستاذه عبد الغني النابلسي. الفرج في مدح عالي الدرج. وسع الاطلاع بديع الأوضاع بديعية أيضا.

٤٩٠٤- **العمروسي:** علي بن خضر بن أحمد العمروسي المالكي المتوفى سنة ١١٧٣ ثلاث وسبعين ومائة وألف. له حاشية على إتحاف المريد شرح جوهرة التوحيد. شرح مختصر الشيخ خليل في فروع المالكية مجلدين.

٤٩٠٥- **الميقاتي:** علي بن مصطفى الدباغ أبو الفتوح الحلبي الشافعي المعروف بالميقاتي ولد سنة ١١٠٤ وتوفي سنة ١١٧٤ أربع وسبعين ومائة وألف. من تصانيفه حاشية على شرح الدلائل للفاسي. شرح الجامع الصحيح للبخاري.

٤٩٠٦- **الأمدي:** علي ابن السيد محمد الشافعي المدرس بمدرسة الأحمدية في القاهرة ثم سافر وجاور بمكة المكرمة وتوفي بها سنة ١١٦٦ ست وستين ومائة وألف. له شرح الدور الأعلى لمحيي الدين بن عربي.

٤٩٠٧- **اليباي:** علي بن الحسن اليباي الحنفي. له المعاني السنية شرح مقدمة السنوسية في العقائد فرغ منها سنة ١١٨٧.

٤٩٠٨- **البيومي:** علي بن حجازي بن محمد البيومي الخلوتي ثم الأحمدي الشافعي نزيل مصر ولد سنة ١١٠٨ وتوفي بمصر سنة ١١٨٣ ثلاث وثمانين ومائة وألف. له من الكتب الأسرار الخفية الموصلة إلى الحضرة العلية في شرح حكم العطائية. خواص الأسماء الإدريسية. رسالة في الحدود. الرسالة الوحدانية شرح أربعين النووية. شرح الإنسان الكامل للجيلي. شرح الصيغة الأحمدية. شرح الصيغة المطلسمة. الفوز والانتباه في بيان من لا يلتفت إلى سواه. فيض الرحمن على رسالة الشيخ رسلان. الهداية للإنسان إلى الكريم المنان شرح حكم العطائية أيضا. وغير ذلك.

٤٩٠٩- **[769/1] المرادي:** علي ابن السيد محمد ابن السيد مراد بن علي المرادي

معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شیعہ مناظرین کی ہمیشہ سے یہی روش رہی ہے کہ گھما پھرا کر وہی باتیں الفاظ بدل کر کر دو اور اہل السنت مناظر کے اصل نقطے اور سوال کے جواب نہ دو۔ کیونکہ ان کو پتا ہے کہ کہ ان کی عوام تو جاہل ہوتی ہے، بات سمجھے بغیر واہ واہ کرنے والے اور نعرے لگانے والی ہوتی ہے۔ لیکن الحمد للہ ہم موجود ہیں شیعہ مناظرین کی علمی اوقات کا پردہ فاش کرنے کے لیے۔ جناب لعنت تو شیعوں کے نزدیک کوئی بری چیز یا عیب نہیں، جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر کہنے پر شیعہ یہ کہتے ہیں۔ پھر آپ پر لعنت کا کیا اثر ہو گا؟ باقی یہ تو یقینی بات ہے کہ جناب اتنے لمبے لمبے میسج اتنی جلدی لکھ کر بھیج نہیں سکتے، تو کوئی ان کو پیچھے سے کاندھا دے کر کھڑا ہے۔

معاویہ: ڈھٹائی میری یا آپ کی بے وقوفی؟ آپ کی مثال ایسی ہے کہ کوئی عورت کہے کہ مجھے سنگسار مت کرو، اس مرد نے مجھ سے زنا کرنا چاہا، اس لیے اسے سنگسار کرو۔ تو اس کو یہی کہا جائے گا کہ تم بھی زنا پر راضی تھی اسی لئے تجھے بھی سنگسار کرنا ہو گا. ایسا ہے کہ نہیں؟ یا شیعہ مذہب میں کوئی دوسرا حکم ہے؟ تو وقت کا معاملہ جتنا آپ مجھ پر تھوپ رہے ہیں اتنے ہی آپ بھی اس کے ذمہ دار ہیں۔ جس طرح میں نے خرم ذکی کی چیخیں نکالی تھیں اسی طرح آپ کی بھی نکالنے والا ہوں۔ اور جس طرح اس پر وہاں موجود شیعہ ناراض ہوئے تھے اس طرح آپ پر بھی ہونے والے ہیں۔

معاویہ: بعض اہل کشف کہ بات سے یہ کیسے مراد لے رہے ہیں آپ کہ یہ ان کا اپنا عقیدہ نہیں؟ اور یہ آپ نے کیسے سمجھا کہ وہ اسقاط سے مراد تحریف مراد لے رہے ہیں؟ یہی تو بے وقوفی ہے جناب کی کہ اہل کشف کی بات آگے بڑھانے پر اس کو بیان کرنے کو آپ جیسے ضعیف القلب لوگ تحریف سمجھ رہے ہیں۔ رہی نزاع والی بات، تو اس سے یہ کہاں سے ثابت ہوا کہ باقی تحریف شدہ ہے؟ یہ آپ کی سوچ ہے جو دوسروں پر لگانے کی ناکام کوشش ہے۔ رہی بات امام شعرانی کی فتوحات مصریہ کا حوالہ دینے والی، تو اس سے بھی آپ کو کوئی فائدہ نہیں۔

امام شعرانی نے یہ بات اس لیے لکھ دی ہے تاکہ آپ جیسے ضعیف القلب اور حکمت سے دور لوگ اس سے تحریف نہ سمجھ لیں، اس لیے امام شعرانی نے واضح کر دیا کہ اس سے تحریف مراد نہیں ہے کیونکہ شیخ ابن عربی کا عقیدہ تحریف والا نہیں جیسا کہ فتوحات مصریہ میں ان کا عقیدہ موجود ہے۔ تو امام شعرانی گویا آپ جیسوں کا رد کر رہے ہیں جو غلط مطلب لے کر اپنا الو سیدھا کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ باقی یہ ڈرامے بازی سب سمجھ رہے ہیں کہ خود کو کفر سے بچانے کے لیے شیعہ زبردستی دوسروں کی عبارات کو سیاق وسباق سے کاٹ کر ان کا غلط مطلب لے کر فتوے جڑنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں اور کچھ نہیں۔ End

مختار حیدر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم برادران

مختار حیدر: اپنی ٹرن شروع کرتا ہوں۔ گھما پھرا کر بات تم کر رہے ہو پیارے دوست۔ اہل انصاف خوب سمجھ رہے ہیں۔ عوام کس کی بے وقوف ہے، یہ فیصلہ کرنا تمہارا کام نہیں، تم بس مناظرہ کرو۔ آپ موجود ہیں، اچھی بات ہے۔ حق کی مخالفت کرنے والے ہمیشہ موجود رہے ہیں۔

مختار حیدر: یہ عبارت لکھ کر تم نے میسجز لکھنے میں دوسروں کی مدد لینے والے پر لعنت کرنے پر ☜ امین ☞ کہنے سے جان چھڑائی ہے۔ اس سے سب کو پتہ چل گیا کہ کون اپنے میسج لکھنے میں دوسروں کی مدد لے رہا ہے۔

لیکن لعنت کو بے اثر کہہ کر تم نے اللہ کی قدرت پر اعتراض اٹھایا ہے۔ سورہ نساء کی آیت 52 پڑھو۔ اللہ تعالی کہہ رہا ہے کہ جس پر وہ لعنت کرے، اس کا کوئی مددگار نہیں رہتا۔ جبکہ تم کہہ رہے ہو کہ لعنت اثر نہیں کرتی۔ تمہارا یہ بیان قرآن مجید کے خلاف ہے، اگر تمہاری توبہ کی توفیق مکمل سلب نہیں ہوئی تو توبہ کرو۔ اگر سلب ہو چکی ہے تو جاہلانہ تاویل کر کے تکبر کا اظہار کرنا مت بھولنا۔ آخر میں پھر وہی حرکت۔ اگر یقین تھا کہ میں نے کسی سے میسج لکھوائے ہیں تو لعنت پر ☜ امین ☞ کہہ دیتے۔ لیکن تم نے نہ تو میسجز کے لیے دوسروں کی مدد لینے والے پر لعنت کے لیے امین کہی، اور نہ اپنی غلطی مانو گے۔ تمہاری حالت سب کو پتہ ہے۔ Surat No 4:سورۃالنساء-Ayat No 52

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَمَنْ يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا ﴿٥٢﴾

یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالٰی نے لعنت کی ہے اور جسے اللہ تعالٰی لعنت کر دے، تُو اس کا کوئی مددگار نہ پائے گا۔

www.theislam360.com

مختار حیدر: ڈھٹائی کا اعلی نمونہ ہے یہ عبارت۔

بات یہ تھی کہ تم نے کہا کہ وقت میں (مختار) نے مقرر کیا، جبکہ میں نے سکرین شاٹ مہیا کر دیا کہ وقت تم نے مقرر کیا تھا۔ تمہارا یہ میسج اعلی نمونہ ہے ڈھٹائی و ضد اور جھوٹ کا۔ خرم ذکی شہید کی چیخیں نکلوانے کا کہہ کر تم نے ڈرامہ ☜ با ادب، با ملاحظہ، ہوشیار ☞ یاد دلا دیا۔ اس میں شہزادہ آکر اپنے باپ سے کہتا ہے کہ دھوبی کے لڑکے نے مجھے مکہ مارا، جو میں نے اپنے دائیں جبڑے پر روکا۔ پھر اس نے ایک اور مکہ مارا، جو میں نے اپنے بائیں جبڑے پر روکا۔ میں نے خوامخواہ تمہیں ☜ شہزادہ ☞ نہیں کہا تھا دوست، تمہارے جوہر دیکھ کر ہی کہا ہے۔ اب دعا کرو کہ ☜ بادشاہ ☞ نہ کہہ دوں 🙂

تم نے بھی اسی طرح ہی کیا تھا۔ ویڈیو نیٹ پر موجود ہے۔ لیکن خرم ذکی شہید کی طرف سے اپلوڈ کی گئی ویڈیوز سے کچھ لوگوں کو تکلیف ہوئی، اور اب چھ میں سے چار ویڈیوز پاکستان میں پراکسی کے بغیر نہیں کھل رہیں۔ تم کہہ رہے ہو کہ شیعہ ان سے ناراض ہوئے، جبکہ میں وہی ویڈیوز دیکھ کر خرم ذکی شہید کا مداح بنا تھا، کاش کہ ان سے ایک ملاقات بھی ہو جاتی۔

مختار حیدر: میں تفصیل سے سمجھا چکا، اور تمہارے علاوہ سب سمجھ چکے۔ اگر سمجھ نہیں آ رہا تو کوئی بات نہیں۔ زبردستی تھوڑی ہے۔ وقت ضائع نہیں کرنے دوں گا۔ کیونکہ میرے پاس بقول تمہارے ☜ حوالوں کا ڈھیر ہے، ڈھیر ☞

مختار حیدر: میرے دوست، میں اللہ تعالی سے دعا کر کے تمہارے لیے آسمان سے ایک سیڑھی لگوا دوں، اور تم اس پر چڑھ کر تمام حقائق اپنی آنکھوں سے دیکھ لو، تب بھی مجھے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ لہذا فائدہ نقصان کی ٹینشن نہ لو، مجھے اپنے تمام دلائل قارئین کے سامنے رکھنے دو۔ (60)

مختار حیدر: بہت خوب۔ تم کفر کا فتوی لگاؤ تو یہ دین کی خدمت ہے، ہم آئینہ سامنے رکھیں تو یہ ڈرامہ بازی ہے (61)۔۔ بہت خوب۔

کیا تم ترمذی کی حدیث بھول گئے؟ اگر کفر کا فتویٰ لگانے والا خطاکار ہو فتویٰ لگانے میں، تو کفر کا فتویٰ اسی کی طرف لوٹے گا۔ میں نے خود تم پر اور تمہارے ممدوحین پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا، بلکہ تمہارا ہی فتویٰ لوٹایا ہے تمہاری طرف۔ عبارات کا غلط مطلب کون لے رہا ہے، یہ قارئین پر چھوڑتے ہیں۔

قارئین کے لیے ھدیہ۔

میرا ارادہ تھا کہ مناظرہ کے پہلے دن قارئین کے سامنے کم از کم چودہ افراد ایسے پیش کر دوں، جو معاویہ صاحب کے بقول کافر ہیں۔ لیکن معاویہ صاحب کے وقت ضائع کرنے کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہوا۔

ابھی میں اختصار کے ساتھ مزید پانچ افراد کے نام پیش کر رہا ہوں، جن کا ذکر هدية العارفين میں ہے۔ اس کتاب سے دو افراد پہلے پیش کر چکا ہوں۔ تاہم ان پانچ افراد کے سکین پیش نہیں کروں گا، کیونکہ شرائط میں ہے کہ ایک وقت میں ایک ہی دلیل پر بات ہو گی اور ایک ہی دلیل کے سکین پیش کیے جائیں گے۔ اس مناظرہ کی پی ڈی ایف میں ان پانچ افراد کے سکین بھی لگائے جائیں گے[7]، ان شاءاللہ۔

چھٹے شخص خود امام شعرانی ہیں۔ ان کے مطلوبہ سکین پہلے ہی پیش کر چکا ہوں۔

چوتھا کاااافر:

ابن عربی کے بعد معاویہ صاحب کے کافر کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر فتویٰ کی وجہ سے کافر بننے والے چوتھے شخص کا حوالہ ملاحظہ کریں۔

یہ صاحب ابو الفتح، محمد بن مظفر الدین محمد بن حمد اللہ، الشیخ المکی ہیں۔ یہ صاحب شيخ اكملی کے نام سے مشہور تھے، اور مشائخ میں شمار ہوتے تھے۔

ان صاحب نے یہ کارنامہ انجام دیا ہے کہ "شیخ ابن عربی" صاحب کے فارسی رسالہ کی شرح لکھی ہے، جس کا نام "الجانب الغربی فی حل مشکلات محی الدین ابن عربی" ہے۔ یعنی یہ صاحب بھی باقاعدہ طور پر معاویہ صاحب کے قرار دئے کافر کے عقیدت مند ہیں۔

پانچواں کاااافر:

ابن عربی کے بعد معاویہ صاحب کے کافر کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر فتویٰ کی وجہ سے کافر بننے والے پانچویں شخص کا حوالہ ملاحظہ کریں۔

یہ صاحب علی اصغر بن عبد الصمد البکری القنوجی هندی حنفی ہیں۔ یہ صاحب حنفیوں کے بڑے فقہاء میں شمار کیے جاتے تھے۔

ان صاحب نے یہ کارنامہ انجام دیا ہے کہ "شیخ ابن عربی" صاحب کی کتاب "فصوص الحکم" کی شرح لکھی ہے۔ یعنی یہ صاحب باقاعدہ طور پر معاویہ صاحب کے قرار دئے کافر کے عقیدت مند ہیں۔

---

[7] اب اس پی ڈی ایف میں ان افراد کے سکین بھی پیش کیے جا رہے ہیں جن کی بات مختار صاحب نے دوران مناظرہ کی تھی۔

چھٹا کافر:

ابن عربی کے بعد معاویہ صاحب کے کافر کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر فتوی کی وجہ سے کافر بننے والے چھٹے شخص کا حوالہ ملاحظہ کریں۔

یہ صاحب ابراہیم بن عبد اللہ الصاروخانی الرومی ◆مفتی مدینہ◆ اور عشاقی البروسوی کے نام سے جانے جاتے تھے۔

ان صاحب نے یہ کارنامہ انجام دیا ہے کہ انہوں نے "شیخ ابن عربی" صاحب کی صفائی دیتے ہوئے صنف المسک الازفر فی تبرئہ الشیخ الاکبر لکھی ہے۔یعنی یہ صاحب باقاعدہ طور پر معاویہ صاحب کے قرار دئے کافر کے عقیدت مند ہیں۔

ساتواں کافر:

ابن عربی کے بعد معاویہ صاحب کے کافر کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر فتوی کی وجہ سے کافر بننے والے ساتویں شخص کا حوالہ ملاحظہ کریں۔

یہ صاحب یازیجی زادہ محمد بن صالح رومی ◆حنفی◆ اوریازیجی زادہ کے نام سے جانے جاتے تھے۔

ان صاحب نے یہ کارنامہ انجام دیا ہے کہ انہوں نے "شیخ ابن عربی" صاحب کی فصوص الحکم کی شرح لکھی ہے۔یعنی یہ صاحب باقاعدہ طور پر معاویہ صاحب کے قرار دئے کافر کے عقیدت مند ہیں۔

آٹھواں کافر:

ابن عربی کے بعد معاویہ صاحب کے کافر کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر فتوی کی وجہ سے کافر بننے والے آٹھویں شخص کا حوالہ ملاحظہ کریں۔

یہ صاحب عمر بن عبد الجلیل بن محمد جمیل ◆حنفی بغدادی قادری◆ ہیں۔

ان صاحب نے یہ کارنامہ انجام دیا ہے کہ انہوں نے "شیخ ابن عربی" صاحب کے رسالہ وحدہ الوجود کا حاشیہ لکھا ہے۔یعنی یہ صاحب باقاعدہ طور پر معاویہ صاحب کے قرار دئے کافر کے عقیدت مند ہیں۔

نواں کافر:

ابن عربی کے بعد معاویہ صاحب کے کافر کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر فتوی کی وجہ سے کافر بننے والے نواں شخص خود امام شعرانی ہیں۔ جنہوں نے فتوحات مکیہ کی تلخیص لکھی اور ابن عربی سے اپنی بے تحاشا عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ حوالہ شیخ ابن عربی کے کفر کے بارے بات کرتے ہوئے دیا جا چکا ہے۔

بمصر ولد سنة ٨٣١ وتوفي في رجب من سنة ٩٢٤ أربع وعشرين وتسعمائة له أرجوزة في ألفقه. ديوان شعره. شرح الأرجوزة.

٦٧٤١- الباذلي: محمد بن داود بن محمد الباذلي الحموي شمس الدين أبو عبد الله الكردي الشافعي ولد بجزيرة ابن عمر سنة ٨٤٥ وتوفي بها سنة ٩٢٥ خمس وعشرين وتسعمائة من مؤلفاته بديع البديع في مدح الشفيع عارض بها بديعية الحلي. تحفة ذوي الأرب فيما يرد علينا من استشكال حلب. التحفة المرضية في المسائل الشامية. مقدمة وأيضا تقدمة العاجل لذخيرة الآجل. حاشية على شرح جميع الجوامع للمحلى. غاية المرام في رجال البخاري إلى سيد الأنام.

٦٧٤٢- جلال المصري: محمد بن القاسم المصري القاضي جلال الدين المالكي المتوفى سنة ٩٢٦ ست وعشرين وتسعمائة. له شرح الرسالة. شرح منتهى السؤال والأمل في علمي الأصول والجدل لابن الحاجب.

٦٧٤٣- سورمه لي زاده: محمد بن محمد بن محمد العمري العدوي الرومي الحنفي الخطيب بجامع الفتح المعروف بسورمه لي زاده المتوفى سنة ٩٢٦ ست وعشرين وتسعمائة له رسالة في إملاء الخط العربي. القراءة الثلاثة للأئمة الثلاثة. قصيدة في القراءة. شرح القصيدة المذكورة.

٦٧٤٤- الشيخ الملكي: أبو الفتح محمد بن مظفر الدين محمد بن حميد الدين عبد الله المعروف بالشيخ أكملي من مشائخ السلطان سليم الأول العثماني المتوفى في حدود سنة ٩٢٦ ست وعشرين [229/2] وتسعمائة له الجانب الغربي في حل مشكلات محيي الدين بن عربي من الفصوص رسالة فارسية.

٦٧٤٥- التدموري: محمد بن محمود بن آجا التدموري المتوفى سنة ٩٢٥ خمس وعشرين وتسعمائة. له نظم فتوح الشام للواقدي في أثنى عشر ألف بيت.

٦٧٤٦- زيني جلبي: محمد شاه بن محمد الفناري زين الدين الحنفي المعروف بزيني حلبي قاضي حلب توفي سنة ٩٢٦ ست وعشرين وتسعمائة صنف رسالة في أبوي النبي ﷺ.

٦٧٤٧- القاضي السمرقندي: الشيخ جلال الدين محمد الزاهد السمرق بالقاضي النقشبندي من خلفاء الشيخ عبيد الله الأحرار توفي في حدود سن وعشرين وتسعمائة صنف سلسلة العارفين وتذكرة الصديقين في مناقب شيخة ال

٦٧٤٨- البردعي: محمد بن محمد بن محمد البردعي محي ال ثم الرومي الحنفي توفي سنة ٩٢٧ سبع وعشرين وتسعمائة بأدرنه. صنف من ا

هدية العارفين
أسماء المؤلفين وآثار المصنفين من كشف الظنون
٢
تأليف
إسماعيل باشا
المجلد السابع
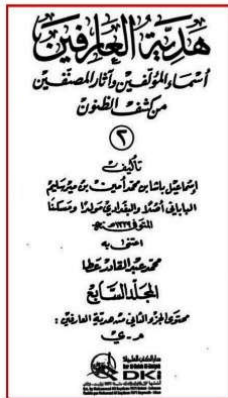
٤٨٨٦- **المرعشي:** علي بن فضل الله بن محمد المرعشي الشافعي المتوفى سنة ١١٣٤ أربع وثلاثين ومائة وألف. صنف مواهب العزيز في شرح الوجيز للغزالي في الفروع.

٤٨٨٧- **الطرابلسي:** أبو الحسن علي بن عبد الصادق بن أحمد بن عبد الصادق بن محمد بن عبد الله العبادي " نسبة للعبائدة قبيلة من بني سليم " الصوفي الفقيه المالكي ولد بساحل طرابلس الغرب وتوفي بها سنة ١١٣٨ ثمان وثلاثين ومائة وألف. من تآليفه أسباب الغنا أي علم الثروة. تحفة الإخوان في الرد على فقراء الزمان. شرح الصغرى للسنوسي. شرح مختصر رسالة ابن أبي زيد القيرواني في الفقه. شرح منظومة ابن عاشر. شرح منظومة أبي عبد الله الأوجلي في التوحيد. شرح منظومة عبد الغني المغربي فيما يجب عينا وفيما يجب على [766/1] الكفاية. شرح هداية المعيد له. منظومة في عيوب النفس. هداية المعيد إلى الطريق المبتغى الحميد في نظم أصول الطريق للشيخ زروق.

٤٨٨٨- **القنوجي:** علي أصغر بن عبد الصمد البكري القنوجي الهندي الحنفي من أعاظم فقهائهم ولد سنة ١٠٥١ وتوفي سنة ١١٤٠ أربعين ومائة وألف. من تصانيفه تبصرة المدارج في علم السلوك. ثواقب التنزيل في تفسير القرآن. شرح فصوص الحكم لمحيي الدين بن عربي. القصيدة المهيمنية في النفحة المحمدية. اللطائف العلية في المعارف الإلهية. النفائس العلية في كشف أسرار المهيمنية.

٤٨٨٩- **العاملي:** أبو الحسن علي بن محمد طاهر بن عبد الحميد بن موسى بن علي بن معتوق العاملي النباطي الشيعي الفتوني الأصبهاني نزيل النجف المتوفى في حدود سنة ١١٤٠ أربعين ومائة وألف. له شرح الكفاية. شريعة الشيعة ودلائل الشريعة فرغ منها سنة ١١٢٩. الفوائد الغروية في الأصول. مشكاة الأنوار في تفسير القرآن. ديوان شعره في المراثي. رسالة في الرضاع.

٤٨٩٠- **العنسي:** علي بن محمد بن علي العنسي اليمني القاضي من غلاة الشيعة كان أديباً شاعراً توفي بالحيمة سنة ١١٣٩ تسع وثلاثين ومائة وألف. له عنوان الشرف.

٤٨٩١- **الدمشقي:** درويش علي بن محمد الدمشقي الشاذلي الحنفي نقيب الرماية بدمشق المتوفى في حدود سنة ١١٣٠ ثلاثين ومائة وألف. صنف مفتاح كنز د... أصول الرماية وتعليم الغلام.

٤٨٩٢- **الحريشي:** علي بن أحمد أبو الحسن الحريشي " بضم الحاء الم... الراء وسكون الياء المثناة " الفاسي داراً الفقيه المالكي توفي حاجاً بمكة ودفن ... ١١٤٥ خمس وأربعين ومائة وألف. له من التآليف شرح الشفاء للقاضي عي... منظومة ابن زكرى في مصطلح الحديث. شرح الموطأ للإمام مالك. مختصر ال...

هدية العارفين
أسماء المؤلفين وآثار المصنفين
من كشف الظنون
١
تأليف
إسماعيل باشا بن محمد أمين بن مير سليم البابانى
اعتنى به
محمد عبد القادر عطا
المجلد السادس
DKI

في البيان. مطالع السعد لمطالع الجوهر الفرد وهو شرح على مختصر أبيه في الصرف والنحو. نفح الأزهار في منتخبات الأشعار مطبوع.

٢٨٧- جه جه لي زاده: الشيخ إبراهيم نور الدين القسطموني الشهير بج... القادري المتوفى بعد سنة ١٢٦٠ ستين ومائتين بعد الألف. له شرح وصية الإ... فرائد اللآلي في شرح أسماء المتعالي. منظومة في العقائد تركي.

٢٨٨- الديار بكري: إبراهيم بن حسين الدياربكري المدرس الحنفي تو... سنة ١٢٥٥ خمس وخمسين ومائتين وألف. له الرسالة الولدية.

٢٨٩- نادري الكازروني: ميرزا إبراهيم الكازروني المتخلص بنادري ك... توفي سنة ٢١٥٨ ثمان وخمسين ومائتين وألف. من تصانيفه أنفس وآفاق فارسي في المثنويات. جهل صباح كذا. ديوان شعره. شائق ومشتاق كذا. كلستان خليل كذا. مشرق العشاق كذا. منهج العشاق كذا.

٢٩٠- الأشقودره وي: إبراهيم صدقي بن إبراهيم الأشقودره وي الرومي الحنفي نزيل اسكدار المدرس في مدرسة شمسي باشا سافر إلى الحرمين حج ورجع إلى الآستانة سنة ١٢٣٨ ثمان وثلاثين ومائتين وألف. له التحفة اليتيمة في المسائل الاعتقادية فرغ منها سنة ١٢٣٨. الدرة اليتيمة في الأحاديث القدسية. الرسالة الصدقية. الشافية للمريض والكافية للمريد. الفوائد اليتيمة. منجية الفقراء. كان حيا سنة ١٢٤٧.

٢٩١- الفاسي السنوسي: السيد إبراهيم بن إدريس الحسني السنوسي المالكي الفاسي ولد ببلده ثم انتقل إلى الإسكندرية ثم إلى القاهرة وتوفي بها سنة ١٣٠٤ أربع وثلاثمائة وألف. من تصانيفه سيف النصر بالسادة الكرام أهل بدر نظماً ونثراً في مجلد. وشرع في تفسير القرآن وشرح البخاري وشرح مختصر الشيخ خليل ولم يوافه الأجل بإتمامها.

٢٩٢- **عشاقي البروسوي:** إبراهيم بن عبد الله الصاروخاني الرومي المعروف بالعشاقي المفتي بمدينة بروسة المتوفى بها سنة ١٣٠٩ تسع وثلاثمائة وألف. صنف المسك الأزفر في تبرئة الشيخ الأكبر محيي الدين بن عربي.

٢٩٣- رحمي الكريدي: إبراهيم بن عبد الحميد الكريدي الرومي المتخلص برحمي توفي سنة ١٣١٢ ثاني عشرة وثلاثمائة وألف صنف واسطة السلوك في سياسة الملوك.

٢٩٤- [45/1] المصري: إبراهيم باشا بن حسن المصري الطبيب المتوفى سنة...له الروض الآسي في الطب السياسي طبع بمصر سنة ١٢٩٣ ثلاث وتسعين ومائتين وألف.

٢٩٥- الدسوقي: إبراهيم بن عبد الغفار الدسوقي المصري الأديب توفي سنة ١٣٠١ إحدى وثلاثمائة وألف. له المقالة الشكرية للحضرة الإسماعيلية على إنشاء دار الوراقة

مختار حیدر: اب معاویہ صاحب، آپ سے مخاطب ہوتا ہوں۔ میرے پاس دیوبندی علماء کی ایک لسٹ بھی موجود ہے، جو شیخ الکبیر کے مداح ہونے کی وجہ سے بقول آپ کے کافر ہو چکے ہیں۔ لیکن میں ایک حوالہ پیش کر کے موجودہ بحث سمیٹتا ہوں۔ ایک اور کاااافر:

معاویہ صاحب کے کافر کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر فتویٰ کی وجہ سے کافر بننے والے ایک دیوبندی عالم مولانا اللہ وسایا صاحب ہیں۔ انہوں نے قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ نامی کتاب لکھی اور اس میں معاویہ صاحب کی زبان سے کافر قرار دئے جانے والے "ابن عربی" اور "امام شعرانی" کو رحہ، شیخ، شیخ اکبر، عارف باللہ جیسے القابات دئے ہیں اور ان دونوں حضرات کی وکالت کی ہے۔

یعنی معاویہ صاحب کے فتوی کی رو سے یہ وسایا صاحب کافر ہیں۔ حوالہ ملاحظہ کریں۔
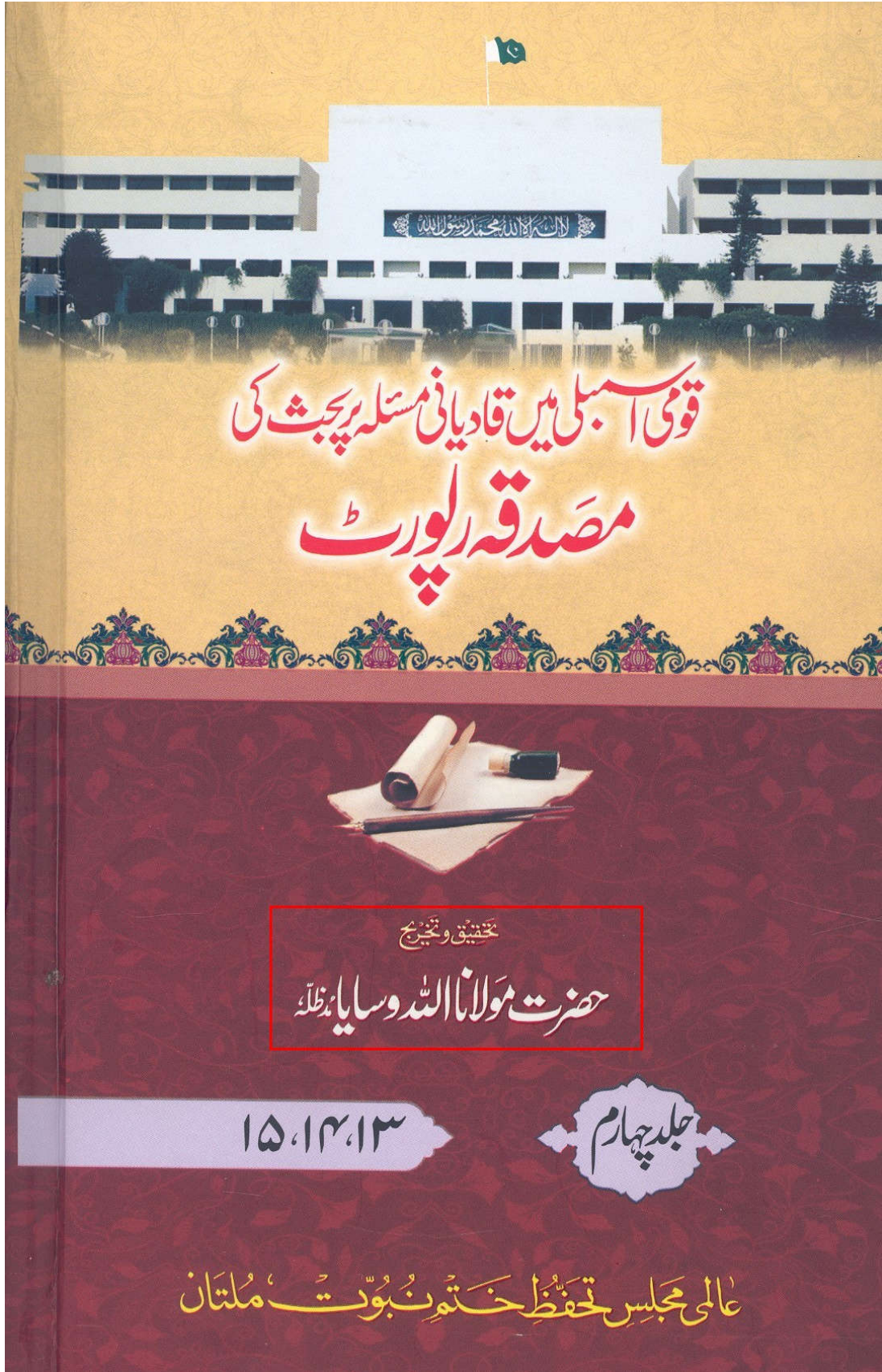
شیخ ابن عربیؒ اور شیخ شعرانیؒ [2013]

شیخ محی الدین ابن عربیؒ کی طرف خاص طور سے یہ بات زور شور سے منسوب کی جاتی ہے کہ وہ غیر تشریعی نبوت کے قائل ہیں، مگر ان کی درج ذیل عبارت ملاحظہ ہو: "فما بقی للاولیاء الیوم بعد ارتفاع النبوة الا التعریفات وانسدت ابواب الاوامر الالٰهیة والنهی فمن ادّعاها بعد محمد ﷺ فهو مدع شریعة اوحی بها الیه سواء وافق بها شرعنا او خالف"

"پس نبوت کے ختم ہو جانے کے بعد اولیاء اللہ کے لئے صرف معارف باقی رہ گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی امر (کسی چیز کا حکم) یا نہی (کسی چیز سے منع کرنا) کے دروازے بند ہو چکے۔ اب ہر وہ شخص جو اس کا دعویٰ کرے وہ درحقیقت شریعت کا مدعی ہے۔ خواہ اس کا الہام ہماری شریعت کے موافق ہو یا مخالف۔"

(فتوحات مکیہ ج۳ ص۳۹)

اس عبارت نے واضح کر دیا کہ:

۱...... شیخ اکبرؒ کے نزدیک مدعی شریعت صرف وہ نہیں ہے جو شریعت محمدیہ کے بعد نئے احکام لائے۔ بلکہ وہ مدعی نبوت بھی ان کے نزدیک مدعی شریعت ہے۔ جس کی وحی بالکل شریعت محمدیہ کے موافق ہی ہو۔

۲...... آنحضرت ﷺ کے بعد جس طرح نئی شریعت کا دعویٰ ختم نبوت کا انکار ہے۔ شریعت محمدیہ کی موافق وحی کا دعویٰ بھی ختم نبوت کا انکار ہے۔

۳...... شیخ اکبرؒ کے نزدیک تشریعی نبوت سے مراد وہ نبوت ہے جسے شریعت نبوت کہے، خواہ وہ نبوت شریعت جدیدہ کی مدعی ہو اور خواہ شریعت محمدیہ کی موافقت کا دعویٰ کرے۔ پس غیر تشریعی نبوت سے مراد وہ کمالات نبوت اور کمالات ولایت ہوں گے جن پر شریعت [2014] نبوت کا اطلاق نہیں کرتی اور وہ نبوت نہیں کہلاتی۔

عارف باللہ امام شعرانیؒ نے "الیواقیت والجواہر" میں شیخ اکبرؒ کی مندرجہ بالا عبارت نقل کرتے ہوئے اس کے ساتھ یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں: "فان کان مکلفا ضربنا عنقه والاضربنا عنه صفحاً"

(الیواقیت ج۲ ص۳۸)

"اگر وہ شخص مکلف یعنی عاقل بالغ ہو تو ہم پر اس کا قتل واجب ہے۔ ورنہ اس سے اعراض کیا جائے گا۔"

مختار حیدر: اللہ وسایا صاحب کی کتاب دیوبندی "مکتبہ جبریل" اور elmedeen.com پر موجود ہے۔

قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ جلد چہارم

2013 شیخ ابن عربیؒ اور شیخ شعرانیؒ

شیخ محی الدین ابن عربیؒ کی طرف خاص طور سے یہ بات زور شور سے منسوب کی جاتی ہے کہ وہ غیر تشریعی نبوت کے قائل ہیں، مگر ان کی درج ذیل عبارت ملاحظہ ہو: "فما بقی للاولیاء الیوم بعد ارتفاع النبوۃ الا التعریفات وانسدت ابواب الاوامر الالٰہیۃ والنہی فمن ادّعاہا بعد محمد ﷺ فہو مدع شریعۃ اوحی بہا الیہ سواء وافق بہا شرعنا او خالف"

تلاش: شعرانی [تمام کتابیں]

#	صفحہ	
2	247	شیخ ابن عربیؒ اور شیخ

15 کتابوں سے 17 نتائج حاصل ہوئے۔

elmedeen.com/search?q=مصدقہ+رپورٹ

#	کتاب	مصنف
	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ جلد اول	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب
2	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ جلد دوم	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب
3	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ جلد سوم	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب
4	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ جلد چہارم	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب
5	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ جلد پنجم	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب

مختار حیدر: End

معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم

مختار صاحب اپنی عادت سے مجبور ادھر اُدھر کی باتیں بھیج کر 12 گھنٹے پورے کرنے کے چکر میں ہیں بس۔ جس آدمی کو بات سمجھنے کی صلاحیت نہیں وہ بھی مناظر بن کر میدان میں آیا ہے۔ میں نے لکھا کہ شیعوں کے نزدیک لعنت بری چیز یا عیب نہیں۔ اور جناب قرآن کی آیت پیش کر رہے ہیں۔ جناب بات سمجھ کر پھر بات کیا کریں۔ پھر جناب ڈائریکٹر بن کر قصے سنانا شروع کر گئے اور لوگوں کا وقت ضائع کرنے لگ گئے۔ جناب یہاں مجلس نہیں چل رہی جو آپ کے نیپالی قصے یہاں چلیں

گے، یہاں دلائل سے بات ہو گی نہ کہ کہانیوں سے۔ خرم ذکی کی چیخیں نکلنے والی بات اور وہیں موجود شیعوں کا اس پر غصہ ہونے والی بات کوئی جواب نہیں جناب نے۔ جناب چیخے کیوں تھے آپ کے خرم ذکی اور وہاں موجود شیعہ اس پر کیوں ناراض کیے تھے؟ کچھ فرمائیں اس پر؟ میں نے مختار صاحب کی دلیل کا توڑ پیش کیا لیکن ان کا کوئی علمی جواب انہوں نے نہیں دیا۔ اگر کوئی علمی توڑ پیش کی ہو تو وہ میسج ذرا مجھے مینشن کر دے (62)۔ باقی جناب کا یہ کہنا کہ کون کون اور کتنے کتنے کافر ہو رہے ہیں۔ یہ بات صرف ایک فضول بک کے اور کچھ نہیں۔ کیونکہ جب تحریف ثابت ہی نہیں تو کفر کا فتویٰ کہاں سے اور کیسے لگا؟

معاویہ: یہ کیا جواب دیا ہے آپ نے (اشارہ 60 کی طرف)،؟ یہ کوئی جواب ہے؟ (63) میرے جس میسج کو مینشن کر کے یہ میسج کاپی پیسٹ کیا ہے جناب نے، اس کا جواب چاہیے جواب..

معاویہ: یہ تو بالکل فالتو کا میسج ہے، کوئی ضرورت نہیں اس بات کی (اشارہ 61 کی طرف)۔ جناب اگلی دلیل پیش کریں فالتو وقت ضائع نہ کریں۔ آپ کے استدلال کے پرخچے آسمانوں میں آڑ رہے ہیں۔ End

مختار حیدر: میرے دوست، کاش کہ بارہ دن ہوتے تو لوگ دیکھتے کہ دلائل کے معاملہ میں آپ لوگ کتنے کھو کھلے ہو۔ سمجھ کس کو کیا آئی، یہ قارئین پر چھوڑ دو، تم ٹینشن نہ لو۔ لعنت پر ☜ آمین ☞ کہنا پھر گول کر گئے؟ 🙂

مختار حیدر: بھئی اگر کوئی مومن مجھے کچھ بتانے کے لیے میسج کرنا چاہے، تو کر سکتا ہے۔ سب سمجھدار لوگ دیکھ چکے کہ معاویہ صاحب دوسروں کے سہارے چل رہے ہیں۔ بار بار مینشن نہیں کروں گا (اشارہ 62 کی طرف)، لوگ پڑھ چکے میرا جواب ☜ کئی مرتبہ ☞

مختار حیدر: ھھھ، یہ عقلمندوں کے لیے تھا دوست (اشارہ 63 کی طرف)،

مختار حیدر: دلائل کس نے دیے، اور کون الف بے لکھ رہا ہے، یہ فیصلہ قارئین کو کرنے دو۔

مختار حیدر: جی جناب،

یہ دوسری شخصیت ☜ اماااام العصر، الشیخ محمد انور کشمیری، دیوبندی ☞ پیش خدمت ہیں، جنہوں نے تحریف قرآن کے عقیدے کا اظہار کیا ہے۔ یہ دیوبندیوں کے علماء کے بھی استاد ہیں۔

کشمیری صاحب سابقہ آسمانی کتب میں تحریف کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

"واعلم أن في التحريف ثلاثه مذاهب"

یعنی، "جان لو کہ تحریف کے بارے میں تین مذاہب ہیں"

اس کے بعد علامہ صاحب نے تینوں مذہب بیان کیے ہیں۔ اور تیسرے مذہب کے بارے کہتے ہیں کہ ان لوگوں کے نزدیک کتب سماویہ میں ☜ لفظی تحریف ☞ نہیں ہوئی، بلکہ ان کے نزدیک صرف اور صرف معنوی تحریف ہوئی ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ اس جماعت پر لازم ہے کہ قرآن کو بھی تحریف شدہ مانے، کیونکہ قرآن میں بھی معنوی تحریف کم نہیں ہے۔

☜ پھر موصوف اپنی تحقیق کا نچوڑ پیش کرتے ہیں ☞ اور کہتے ہیں کہ

"والذی تحقق عندي أن التحريف فيه لفظي أيضا"

یعنی، "میرے نزدیک ثابت شدہ یہ ہے کہ اس قرآن میں لفظی تحریف بھی ہے"

علامہ صاحب یہیں نہیں رکے، بلکہ آگے فرماتے ہیں کہ

"أما إنه عن عمد منهم ، لمغلطة. فالله تعالى أعلم به"

یعنی، "یہ جان بوجھ کر کیا گیا، یا یہ غلطی سے ہوا، اللہ ہی بہتر جانتا ہے"

من أمالي الفقيه المحدث الأستاذ الكبير

إمام العصر الشيخ محمد أنور الكشميري ثم الديوبندي المتوفى ١٣٥٢ هـ

جمع هذه الأمالي وحررها

مع

حاشية البدر الساري

إلى فيض الباري

صاحب الفضيلة الأستاذ محمد بدر عالم الميرتهي

من أساتذة الحديث بالجامعة الإسلامية بدابهيل

الجزء الرابع

يحتوي على الكتب التالية:

الشركة . الرهن . العتق . المكاتب . الهبة . الشهادات . الصلح . الشروط
الوصايا . الجهاد والسِّيَر . فرض الخمس . الجزية والموادعة . بدء الخلق
أحاديث الأنبياء . المناقب . فضائل أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم
مناقب الأنصار

تنبيه

أدرجنا نصّ «صحيح البخاري» كاملاً وميّزناه بحرف أكبر
من حرف الشرح. كما ميّزنا ألفاظ الصحيح ضمن الشرح
بوضعها بين قوسين ولوّناها بالأحمر. ووضعنا في الحواشي
«البدر الساري إلى فيض الباري» للأستاذ محمد بدر عالم الميرتهي

منشورات محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت لبنان

قوله: (وقال الشعبي: لا تجوزُ شهادةُ أهلِ المِلَل بَعْضِهم على بعض لقوله تعالى: ﴿فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ﴾) [المائدة: ١٤] الآية قلت: باب الحِقْد والغمر غيرُ باب الشهادة، ولا اختصاص له بالكافرِ والمسلم، فإنها لا تُقْبل في الوجهين.

قوله: (وقال ابن عباس)...الخ، واعلم أنَّ في التحريف ثلاثةُ مذاهبَ: ذهب جماعةٌ إلى أن التحريفَ في الكتب السماوية قد وقع بكُلِّ نحو في اللفظ والمعنى جميعًا، وهو الذي مال إليه ابنُ حَزْم؛ وذهب جماعةٌ إلى أن التحريف قليلٌ، ولعلَّ الحافِظَ ابنَ تيميةَ جنح إليه؛ وذهب جماعةٌ إلى إنكارِ التحريف اللفظي رأسًا، فالتحريفُ عندهم كلُّه معنوي. قلت: يَلْزَمُ على هذا المذهب أن يكونَ القرآنُ أيضًا مُحرَّفًا، فإنَّ التحريفَ المعنويَّ غيرُ قليل فيه أيضًا، والذي تحقَّق عندي أن التحريفَ فيه لفظيٌّ أيضًا، أما إنه عن عمد منهم، لمغلطة. فالله تعالى أعلم به.

٣٠ ـ بابُ القُرْعَةِ في المُشْكِلاَتِ

وَقَوْلِهِ: ﴿إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ﴾ [آل عمران: ٤٤]. وَقالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اقْتَرَعُوا فَجَرَتِ الأَقْلَامُ مَعَ الجِرْيَةِ، وَعالَ قَلَمُ زَكَرِيَّاءَ الجِرْيَةَ، فَكَفَلَهَا زَكَرِيَّاءُ. وَقَوْلِهِ: ﴿فَسَاهَمَ﴾: أَقْرَعَ ﴿فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ﴾ [الصافات: ١٤١] مِنَ المَسْهُومِينَ. وَقالَ أَبُو هُرَيرَةَ: عَرَضَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى قَوْمٍ اليَمِينَ فَأَسْرَعُوا، فَأَمَرَ أَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ: أَيُّهُمْ يَحْلِفُ.

٢٦٨٦ ـ حدّثنا عُمَرُ بْنُ حَفصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قالَ: حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ: أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَثَلُ المُدْهِنِ في حُدُودِ اللَّهِ وَالوَاقِعِ فِيهَا، مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً، فَصَارَ بَعْضُهُمْ في أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ في أَعْلَاهَا، فَكانَ الَّذِينَ في أَسْفَلِهَا يَمُرُّونَ بِالمَاءِ عَلَى الَّذِينَ في أَعْلَاهَا، فَتَأَذَّوْا بِهِ، فَأَخَذَ فَأْسًا، فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ، فَأَتَوْهُ فَقَالُوا: ما لَكَ؟ قالَ: تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ المَاءِ، فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوا أَنْفُسَهُمْ، وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ». [طرفه في: ٢٤٩٣].

٢٦٨٧ ـ حدّثنا أَبُو اليَمانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ ...
الأَنْصَارِيُّ: أَنَّ أُمَّ العَلَاءِ، امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ ...
مَظْعُونٍ طَارَ لَهُ سَهْمُهُ في السُّكْنَى، حِينَ أَقْرَعَتِ الأَنْصَارُ سُكْنَى ...

= شهادةَ النَّصارى بعضهم على بعض، وعن يحيى بن أكثَم: جمعت قول مائة فقيه ...
الكتاب، بعضهم على بعض إلاَّ عن ربيعةَ، فإني وجدت عنه قَبولها وردّها. وإنّما ...
لأن الكُفر لم يُخرجهم عن وِلاية بعضهم على بعض في تزويج بناتهم، والبيع على ...
فِسقِهم عن ذلك، ولأنه يجوزُ تقريرُ الكافر على كُفره، ولا يجوز تقريرُ الفاسقِ ...
وأبي ليلى، والثوري، وسائر الكُوفيين، إلا أن أبا ليلى يعتبرُ اتفاقَ المِلَّة للقَبول، اهـ ...

مختار حیدر: جی معاویہ صاحب، آپ کا کفر کا فتویٰ آپ کی طرف ہی پلٹ آیا۔

اب یا تو قرآن مجید اور اپنے کفر کے فتوے کو ترجیح دیں، جیسا کہ آپ کا دعویٰ ہے، اور انور کشمیری صاحب کو کافر قرار دیں۔

یا پھر توبہ کریں کہ آپ لوگ کافر کافر کے نعرے لگا کر انتشار پھیلاتے ہیں، اور حاصل صرف یہ ہوتا ہے کہ اپنے ہی بزرگ کافر کرواتے ہیں۔ قارئین کی تسلی کے لیے یہ سکین پیش کر رہا ہوں (64)۔ انور کشمیری صاحب اتنے بڑے دیوبندی عالم ہیں کہ ایک مفتی صاحب کی تعریف کے لیے ایک نام "ابن حجر" کا چنا گیا تو دوسرا "انور کشمیری صاحب" کا چنا گیا۔

مختار حیدر: ایک اور سکین دیکھیں، جب ان مفتی یوسف بنوری صاحب کو جامعہ کی مسند تدریس پر بٹھایا گیا تو رونے لگے کہ انور شاہ کشمیری جیسے علم کے سمندر کی مسند پر بٹھایا جا رہا ہوں۔

ماہنامہ البینات کراچی رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ اکتوبر ۲۰۰۷ء

ڈابھیل میں شیخ الحدیث کے منصب پر

مولانا بنوریؒ جب سفر مصر سے واپس آئے تو گجرات کے مشہور مدرسہ جامعہ ڈابھیل میں صدارت تدریس کے لئے آپ کا انتخاب ہوا، اور اس طرح آپ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اور حضرت شاہ صاحب کی مسند درس حدیث کے وارث ہوئے' مولانا نے بخاری شریف اور بعض دیگر صحاح کی کتابوں کا درس شروع فرمایا۔ راقم الحروف جامعہ کے درجۂ عربی پنجم کا طالب علم تھا' اس سال کے دورہ کے طلبہ نے سنایا کہ حضرت بنوریؒ جب جامعہ کے دارالحدیث میں مسند درس پر تشریف لائے تو اپنے استاذ کی یاد تازہ ہوگئی اور سبق شروع کرنے سے پہلے زار و قطار رونے لگے' فرماتے تھے کہ: یہ بھی اشراط الساعۃ میں ہے کہ علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ ایسے علم کے سمندر کی مسند پر آج مجھ جیسا ادنیٰ طالب علم بیٹھا ہے اور جس جگہ پر بیٹھ کر حضرت شاہ صاحبؒ درس دیتے تھے اس سے تھوڑا ہٹ کر بیٹھ کر درس شروع کرایا، یہ ان کے بلند اخلاق اور اپنے اساتذہ کی عظمت و توقیر کی نشانی تھی۔ حضرت بنوریؒ کے درس کی شہرت دور دور پھیل چکی تھی' اطراف کے مدارس کے بعض اساتذۂ حدیث بھی ڈابھیل تشریف لا کر اپنے اشکالات حل کراتے تھے' اس طرح حضرت بنوریؒ کا وجود مسعود پورے علاقے کے علماء و فضلاء کے لئے باعث خیر و برکت تھا۔ حضرت بنوریؒ نے بعض ذی استعداد جوان علماء کی علمی رہنمائی کر کے انہیں بہترین اساتذہ کی فہرست میں کھڑا کر دیا۔

پاکستان کا سفر اور دار العلوم ٹنڈو اللہ یار میں علم حدیث کی خدمت

پاکستان بننے کے بعد ہندوستان میں کچھ حالات ابتر رہے اور مدارس میں طلبہ کی تعداد بھی کم رہ گئی، اس لئے کہ پنجاب' سندھ' سرحد سے طلباء' دوسری طرف مشرقی بنگال کے طلباء کی آمد بند ہوگئی' ادھر پاکستان میں علامہ عثمانیؒ' مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ' مولانا احتشام الحق تھانویؒ اور دیگر علماء کرام پاکستان میں دارالعلوم دیوبند کے طرز کی درسگاہیں قائم کرنے کے منصوبے بنا رہے تھے' چنانچہ ان ہی اکابرین کی نظر

تلاش: علامہ محمد یوسف [تمام کتابیں]

مختار حیدر: جی معاویہ صاحب، اس ایک شخصیت کے تحریف قرآن کے قائل ہونے پر آپ کے کفر کے فتوی کی وجہ سے تمام دیوبندی قوم کافر ہو گئی ہے۔ حالانکہ ہم دیوبندی بھائیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ لیکن آپ نے نادان دوست کا کردار ادا کر کے اپنی قوم پر کفر کا فتوی لگا دیا ہے۔ بہتر ہے کہ توبہ کر لیں، اور تحریف کے معاملے میں کفر کا فتوی واپس لے لیں۔

لیکن قارئین، میں جانتا ہوں کہ ☚ مرد ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر ☛۔ آپ اب معاویہ صاحب کی قلابازیاں ملاحظہ کیجیے گا، اور دیکھیے گا کہ کس طرح یہ سیدھی بات کی جلیبی بناتے ہیں۔End

معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بارہ دن اگر ایسے ہی چلانے ہیں فالتو کے میسج کر کے تو بارہ سال بھی بولتے تو وہ بھی بے کار تھے۔ کچھ بھی کام کی بات نہیں کہی گئی وہی فالتو کی باتیں اٹھا کر کاپی پیسٹ کر دی۔ میں نے کہا کہ جواب کہاں دیا ہے میری وضاحت کا وہ ذرا مینشن کرو؟ ابھی تک نہیں کیا کیونکہ جواب دیا ہے نہیں جناب نے۔ ایک دھوکا دینے کی کوشش کی تھے انہوں نے جو اسی کتاب اکبریت الاَحمر سے اس کا پردہ فاش ہو گیا اور بس۔ اور وہی رٹ کہ فلاں فلاں کافر ہوا۔ یہ صرف مجنونا بڑھکیاں ہیں اور کچھ نہیں۔ میں بتا چکا ہوں کہ کوئی تحریف ثابت ہی نہیں ہوئی تو کفر کا فتویٰ لگ جانے کی بات کرنے خیالی پلاؤ پکا کر کھاؤ اور اپنے شیعوں کو بھی کھلاؤ۔

معاویہ: تو؟ پھر کہا ہوا(65)؟ کیا ثابت کرنا چاہتے ہو ان اسکینز سے اور کس طرح(اشارہ 64 کی طرف)؟ کوئی بھی تحریف کا قائل ثابت نہیں ہوا ہے۔ خوامخواہ میں وقت ضائع مت کرو جلدی سے دوسری دلیل دو[8] تاکہ لوگ دیکھیں کہ کن کھوکھلے استدلال کی بنیاد پر دعویٰ کر کے بیٹھے ہو۔End

مختار حیدر: جی قارئین، آپ نے ملاحظہ کی معاویہ صاحب کی لاچاری؟

مختار حیدر: میرے دیے ہوئے حوالے کو چھوا تک نہیں۔ جھوٹ کے پلندوں کے ذریعے جواب دینا تو دور کی بات رہی۔ اصل حوالہ یہ تھا(انور شاہ کشمیری صاحب کے فتح الباری کے حوالے کی طرف اشارہ)۔ جسے معاویہ صاحب نہ آیت صفائی سے گول کرنا چاہتے تھے۔ لیکن عام قارئین بھی معاویہ صاحب کی یہ پالیسی سمجھ چکے ہیں کہ یہ جہاں لاجواب ہوتے ہیں، وہاں ایسے انجان بن جاتے ہیں کہ جیسے کچھ ہے ہی نہیں۔ ہم تو پھر بھی مناظر لوگ ہیں معاویہ صاحب 🙂۔ آپ کی یہ استادی نہیں چلنے دیں گے۔ قارئین، اب اگلی ٹرن میں معاویہ صاحب الٹی قلابازی لگا کر اس حوالے کا جواب نہ دینے کی وجہ بتائیں گے، سب تیار رہیے گا۔

مختار حیدر: کچھ بھی نہیں ہوا، بس آپ کی بولتی بند ہو گئی، اور بس(اشارہ 65 کی طرف)

مختار حیدر: تمہاری کیا بات ہے شہزادے، میں کب سے تمہیں یہ خطاب دے چکا۔

مختار حیدر: یقیناً تمہارے ٹیکسٹ حوالوں سے بھرے ہوئے ہیں، مجھے اور قارئین کو بصارت کا مسئلہ ہے، اس لیے ہمیں نظر نہیں آ رہے 🙂

---

[8] قارئین، یہاں معاویہ صاحب کی لاچاری واقعی دیکھنے کے لائق ہے۔ اس وقت تک معاویہ صاحب کو دوستوں کی طرف سے ایسا کچھ بھی دستیاب نہیں ہوا تھا کہ معاویہ صاحب اس کو مختار صاحب کی انور شاہ کشمیری والی دلیل کے رد میں پیش کر سکتے۔

مختار حیدر: مومنین کرام، کبھی معاویہ صاحب کی یہ حالت دیکھی آپ نے؟ بہت دفعہ دیکھی، مجھے پتہ ہے

مختار حیدر: میرے دوست، تمہارے استادوں کے استاد تحریف کے قائل ثابت ہو گئے، اور تمہارے کفر کے فتویٰ کی وجہ سے بقول تمہارے کافر بھی ہو گئے، اور تم ذرا بھی جرح نہیں کر پائے حوالے پر؟ جھوٹی جرح ہی کر دو، تاکہ کچھ تو بھرم رہ جائے۔ ایک موقعہ اور دیتا ہوں۔ اگر عقل بالکل ماؤف ہو گئی ہے، اور کوئی جرح نہیں سوجھ رہی، تو بتاؤ، میں اگلا حوالہ رکھتا ہوں۔

End

معاویہ: قارئین ان جناب نے کبریت الأحمر سے قرآن میں سے آیات نکالے جانے کی بات کی جس کی وضاحت میں اسی کتاب سے کر چکا کہ وہ منسوخ آیات کے بارے میں تھا(66)۔ پھر جناب نے ضعیف القلب کے الفاظ سے تحریف پر استدلال کی کوشش کی جس کا جواب میں دے چکا۔ پھر جناب نے امام شعرانی والی بات کی جس کی وضاحت بھی میں کر چکا۔ انور شاہ کاشمیری رح کا کی بات ذرا اس سے پہلے والا صفحہ بھیجیں کہ ابن عباس رض والی کس بات کی تشریح کر رہے ہیں شاہ صاحب؟

ادھورا حوالہ دے کر دوسروں کے اسکین اٹھا کر پیش کرنا آسان ہے جناب۔End

مختار حیدر: یہ بات تو پتھر پر لکیر کی طرح ثابت ہو چکی (اشارہ 66 کی طرف)۔

مومنین کرام سے دست بستہ عرض ہے کہ شیخ الکبیر کے حوالہ جات سنبھال لیں، اور آئندہ تکفیر کرنے والوں کے سامنے ادب سے پیش کر دیں اور بتا دیں کہ معاویہ صاحب اس سلسلے میں جواب کہاں ہے، جواب کہاں ہے ہی کہتے رہ گئے تھے۔ میرے پیارے دوست، میرے عزیز دوست، میں نے انور شاہ کشمیری صاحب کا اپنا نظریہ بیان کرنے والی عبارت پیش کی ہے۔ آپ سو صفحات پیچھے جائیں یا آگے چلے جائیں، کوئی فائدہ نہیں۔ مجھ سے فرمائش کرنے کے بجائے آپ پیش کر دو وہ صفحہ۔ اور پھر بے وقوفانہ تاویلات کر دو، بات ختم۔ آخر تمہیں پتہ ہے پچھلے صفحے کا تبھی تو فرمائش کر رہے ہو نا۔

مختار حیدر: جی قارئین، آپ نے دیکھ لیا کہ معاویہ صاحب نے دوسرا موقعہ گنوا دیا اور کوئی جواب نہ دے پائے، کشمیری صاحب کے بارے میں حوالے کا۔ ساتھ ہی یہ ملاحظہ فرمائیں کہ انہوں نے کشمیری صاحب کے نام کے ساتھ رحمہ لکھا ہے۔ اب معاویہ صاحب ایک بار پھر اپنے ہی فتویٰ کی روشنی میں کافر ہو گئے ہیں۔ لیکن میرے دوست، گھبرانا نہیں۔ اپ صرف اپنے ہی فتویٰ کی روشنی میں کافر ہوئے ہو۔ میں تمہیں اب بھی اپنا مسلمان بھائی سمجھتا ہوں۔

مختار حیدر: اب حق تو یہ ہے کہ کشمیری صاحب پر معاویہ صاحب کا کفر کا فتویٰ لگایا جاہے، اور دیوبندی قوم کو کہا جائے کہ کشمیری صاحب کو کافر مانو۔ اگر وہ نہ مانیں تو ان پر معاویہ صاحب کا یہ فتویٰ لگایا جائے کہ تحریف کے قائل کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر ہوتا ہے۔ یوں معاویہ صاحب کی وجہ سے پوری دیوبندی قوم کو معاویہ صاحب کی زبان سے کافر قرار دلوایا جائے۔ لیکن میں معاویہ صاحب کو ایک موقعہ اور دیتا ہوں(67)۔ شاید اب عقل کام کرنے لگی ہو، اور کوئی ایسا جواب گھڑ لیں، جو قارئین کو بے شک لطیفہ لگے، لیکن معاویہ صاحب کے ماننے والے مطمئن ہو جائیں۔

مختار حیدر:End

معاویہ: قارئین ان کا کام صرف دھوکا دینا ہے بس اور کچھ نہیں۔

واعلم أنّ المُصنفَ لم يأت في هذا الباب بما يقومُ حُجّة على الجمهور، وإنما أخرج أشياءَ من باب المُروءات.

٢٩ ـ بابٌ لاَ يُسْأَلُ أَهْلُ الشِّرْكِ عَنِ الشَّهَادَةِ وَغيرِهَا

وَقالَ الشَّعْبِيُّ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ أَهْلِ المِلَلِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ، لِقَوْلِهِ تَعالَى: ﴿فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ ٱلْعَدَاوَةَ وَٱلْبَغْضَآءَ﴾ [المائدة: ١٤]. وَقالَ أَبُو هُرَيرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ، وَقُولُوا: ﴿ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ﴾ [البقرة: ١٣٦] الآيَةَ».

٢٦٨٥ ـ حدّثنا يَحْيى بْنُ بُكَيرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قالَ: يَا مَعْشَرَ المُسْلِمِينَ، كَيفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الكِتَابِ، وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ أَحْدَثُ الأَخْبَارِ بِاللَّهِ، تَقْرَؤُونَهُ لَمْ يُشَبْ، وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللَّهُ أَنَّ أَهْلَ الكِتَابِ بَدَّلُوا ما كَتَبَ اللَّهُ وَغَيَّرُوا بِأَيدِيهِمُ الكِتابَ فَقالُوا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ [illegible] مِنَ العِلمِ عَنْ مُسَايَلَتِهِمْ؟ وَلَا وَاللَّهِ ما رَأَينا مِنْهُمْ رَجُلًا قَطُّ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيكُمْ؟! [الحديث ٢٦٨٥ ـ أطرافه في: ٧٣٦٣، ٧٥٢٢، ٧٥٢٣].

قد اعتبرَ المُصنِّفُ فيما مرَّ شهادةَ العبيد؛ وترجم الآن على هَذرِ شهادةِ الكافر مُطلقًا، وقال الحنفيةُ[2]: إنَّ شهادةَ الكافرِ على الكافرِ جائزةٌ، وكذا للمُسلم، ولا تجوزُ عليه، لقوله تعالى ﴿وَلَن يَجْعَلَ ٱللَّهُ لِلْكَٰفِرِينَ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا﴾ [النساء: ١٤١].

---

(١) فإن قلت: إنَّ خدمةَ الزَّوج لا تَصْلُحَ مَهرًا عندنا، فراجع جوابه في «أحكام القرآن» للجَصَّاص، فقد ذكر له وجوهًا عديدة، وهو أجود مما ذكره الشيخ العينيُّ ههنا.

(٢) قلت: روى العلامةُ الماردينيُّ عن جابر أن اليهودَ جاؤوا إلى رسول الله ﷺ برَجُلٍ وامرأةٍ منهم زنيا، فقال لهم رسولُ الله ﷺ: «ائتوني بأربعةٍ منكم يشهدون»، قال العلامة: وهذا سندٌ جيدٌ؛ وروى ابنُ ماجه عنه أنه عليه الصلاة والسلام أجاز شهادة أهل الكتاب بعضهم على بعض، قال العلامةُ: وهذا على شرط مسلم. وفي «الإشراف» لابن المنذر: وممَّن رأى شهادتَهم جائزةً بعضهم على بعض:

جس طرح کبریت الأحمر سے انہوں نے دھوکا دینے کی کوشش کی اسی طرح فیض الباری سے بھی۔

دیکھیں ان کے بھیجے گئے اسکین سے پہلے والا صفحہ یہ ہے جس میں ابن عباس رض اہل کتاب کا ان کی کتب میں تحریف کرنے کا ذکر چل رہا ہے اور اسی کی تشریح کرتے ہوئے انور شاہ کاشمیری رح نے کتب سماویہ میں اہل کتاب کا تحریف کرنے کے بارے میں علماء کا نظریہ بیان کیا ہے۔ ہو سکتا یہ جناب پچھلی عبارت میں بے وقوفیاں دکھانے کی طرح یہاں بھی بے وقوفانہ بھڑکی ماریں کہ یہاں کاشمیری صاحب تو قرآن کی بات کر رہے ہیں نہ کہ پچھلی کتب کی۔ تو اس بے وقوفی کا ابھی سے راستہ روک دوں کہ قرآن کا ذکر علامہ کاشمیری رح نے يلزم على هذا المذهب... کے الفاظ سے ان لوگوں کا رد کیا ہے جو اہل کتاب کا اپنی کتب میں لفظی تحریف کرنے کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ اہل کتاب نے اپنی کتب تحریف معنوی کی ہے بس۔ تو علامہ صاحب رح نے ان کو بطور الزام کہا کہ يلزم على هذا المذهب ان القرآن ايضاً محرفا... یعنی اس بات سے تو پھر قرآن بھی محرف ثابت ہو گا...۔ پھر آگے شاہ صاحب نے والذی تحقق عندی... سے واضح کیا ہے کہ میرے نزدیک تو اہل کتاب نے تحریف معنوی کے ساتھ ساتھ تحریف لفظی بھی کی ہے۔ یہ ہے بات جس کو ان لوگوں نے غلط مطلب لے کر تحریف القرآن پر فٹ کر دیا ہے۔

معاویہ: اب ذرا علامہ کشمیری رح کا نظریہ ان کی ہاتھ سے لکھی ہوئی کتاب سے دیکھیں۔

حضرت علیؓ کی یہ خصوصیت (استیصال خوارج) انہی خصائص میں سے ایک خصوصیت ہے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے خلفاء کو مخصوص وممتاز فرمایا ہے، چنانچہ مانعین زکوٰۃ اور مرتدین کے ساتھ جنگ اور ان کی بیخ کنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خصوصیت ہے، عجمی اقوام کے ساتھ جنگ اور عراق وشام کی فتح اور ان ممالک میں دین اسلام کا استحکام وغلبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خصوصیت ہے، اور مراد ومعانی قرآن کے منکر خوارج سے جنگ اور ان کی بیخ کنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خصوصیت ہے، اور تمام امت کو ایک قراءتِ قرآن (لغت قریش) پر جمع کر دینا (اور اختلاف لغات وقراءت کو مٹا دینا) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خصوصیت ہے، یہ وہ کارنامہ ہے جس سے (مخالفین ومنکرین پر) حجت قائم ہوگئی، اور واضح ہوگیا کہ اب جو کوئی قرآن کے ایک حرف کا بھی انکار کرے (یا اس میں تاویل کرے) وہ کافر ہے، اور اسی کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ہم کو ان یہود ونصاریٰ کے نقش قدم پر چلنے سے بچالیا جنہوں نے اپنی کتابوں میں ایسے اختلافات کا دروازہ کھولا جن سے تحریف و تبدیل کی راہ ہموار ہوگئی (اور دونوں کتابیں خود انہی کے ہاتھوں مسخ ومحرف ہوکر رہ گئیں)، پس اللہ تعالیٰ کی رضائے عظیم ان خلفائے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شامل حال ہو، اور اس احسان عظیم پر اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کی جانب سے ان کو وہ عظیم تر اجر عطا فرمائیں جو اس نے کسی بھی نبی کے خلفاء کو اس نبی کی اطاعت وپیروی پر عطا فرمایا ہو، اور ہم اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں ان خلفاء کے مدارج وفضائل اور خصوصیات ومزایا کی معرفت عطا فرمائی اور ہمارے دلوں کو ان خلفاء کے اور ان کے ماسوا تمام صحابہ کرامؓ کے کینہ اور عداوت سے پاک وصاف اور محفوظ رکھا۔ اللہ تعالیٰ کی رضائے خاص ان سب صحابہ کے شامل حال ہو (اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے) وہ سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔"

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ (کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا (القرآن)
کفر والحاد کی بے نظیر تحقیق
إِكْفَارُ الْمُلْحِدِينَ (اردو)
تصنیف
امام العصر، محدث جلیل
حضرت علامہ انور شاہ کشمیری نوراللہ مرقدہٗ
مترجم
مولانا محمد ادریس میرٹھی رحمہ اللہ
ناشر
مکتبہ امدادیہ ملتان، پاکستان
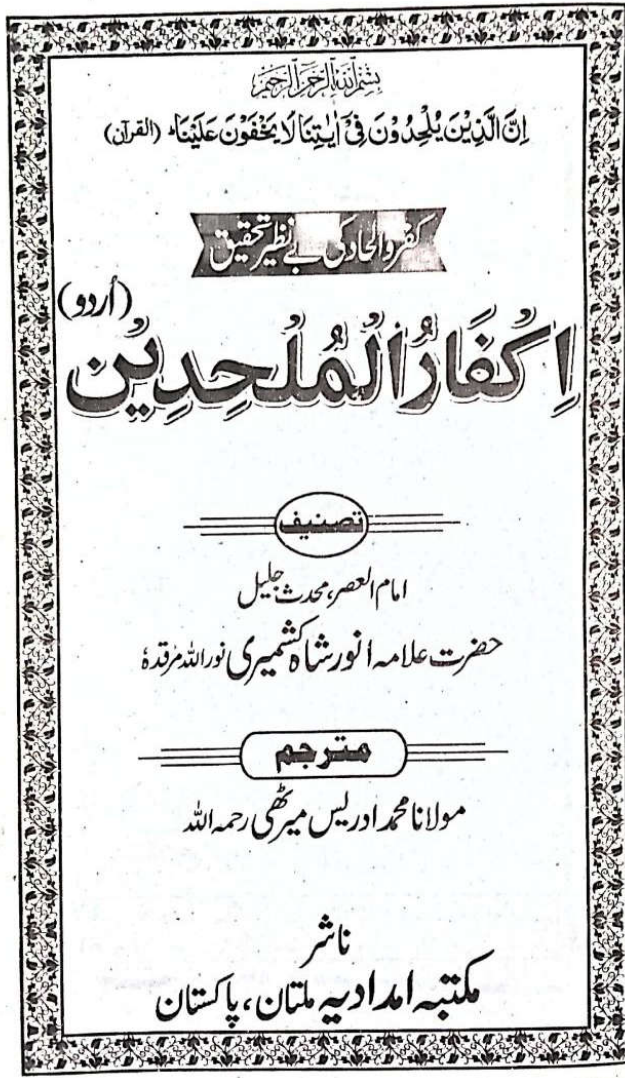
دیکھیں قارئین، علامہ انور شاہ کاشمیری رح تو واضح طور پر تحریف کے قائل کو کافر کہہ رہے ہیں اور یہ جناب ان کو تحریف کا قائل کہہ کر دھوکا دے رہے ہیں۔End

مختار حیدر: چلیں، کچھ تو بات کی آپ نے۔ آپ کو عربی آتی ہے؟(68)۔

مختار حیدر:"والذی تحقق عندي أن التحريف فيه لفظي أيضا"

یعنی، "میرے نزدیک ثابت شدہ یہ ہے کہ اس قرآن میں لفظی تحریف بھی ہے"

مختار حیدر: کیا آپ کو معلوم ہے کہ ہ کا کیا مطلب ہے؟

مختار حیدر: ہ واحد چیز کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ جبکہ سابقہ کتب سماویہ تین ہیں، جن کے لیے جمع کا صیغہ ہونا چاہیے۔

مختار حیدر: (اشارہ 67 کی طرف)

مختار حیدر: قارئین، میں نے کہہ دیا تھا کہ شاید معاویہ صاحب ایسا جواب لے آئیں جو آپ کے لیے لطیفہ ہو۔ یہ لیں، لطیفہ حاضر ہے۔ آپ کے عذر کو کشمیری صاحب کی اگلی عبارت مزید زمیں بوس کر رہی ہے۔ یہ پڑھیں،

"أما إنه عن عمد منهم ، لمغلطة. فالله تعالى أعلم به"یعنی،

"یہ جان بوجھ کر کیا گیا، یا یہ غلطی سے ہوا، اللہ ہی بہتر جانتا ہے"

کیا کتب سماویہ کے بارے میں کسی کو شک ہے کہ ان میں تحریف جان بوجھ کر کی گئی یا غلطی سے ہوئی؟ قرآن مجید کی آیات بتا رہی ہیں کہ سابقہ کتب میں تحریف جان بوجھ کر کی گئی۔ یہ بات بچے بچے کو پتہ ہے۔ کیا آپ کے کشمیری صاحب کو یہ نہیں پتا تھا؟ کہ شک کا اظہار کر رہے ہیں کشمیری صاحب۔ کیوں اپنے استادوں کے استاد کو اتنا کم علم ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہو کہ

ان کو یہی نہیں پتہ تھا کہ سابقہ کتب میں تحریف جان بوجھ کر کی گئی ہے یا غلطی سے ہوئی ہے۔ یہ عبارت تحریف قرآن کو ثابت کرتی ہے، بس۔

مختار حیدر: اب آتے ہیں اس کی طرف (اکفار الملحدین کے سکین کی طرف اشارہ)۔ اس میں ایک بہت بڑا نقص یہ ہے کہ یہ کشمیری صاحب کے الفاظ نہیں، بلکہ ترجمہ ہے۔ اصل عبارت لایا کرو، دوست۔ ہماری طرف سے اس کا سادہ سا جواب ہے۔ ہماری کتب میں موجود قرآن مجید کو محفوظ ماننے والی روایات آپ لوگوں کو کیوں نظر نہیں آتیں؟ آپ لوگ اپنا سارا زور صرف تحریف کے متعلقہ روایات پر کیوں دیتے ہو؟ اب ہماری باری آئی ہے تو کہتے ہو کہ شاہ صاحب کی یہ عبارت چھوڑ دو صرف وہ دیکھو۔ کیوں بھئی؟ ہم بھی تمہاری پکڑ کے لیے تمہاری ہی پالیسی پر چلیں گے، اور شاہ صاحب کی صرف تحریف والی عبارت کو ہی درست مانیں گے۔ میرا دعویٰ ہے کہ جو عبارت آپ نے پیش کی، وہ پرانی ہے، بعد میں شاہ صاحب نے اپنا نظریہ بدل لیا، اور تحریف کے قائل ہو گئے، اور بخاری جیسی عظیم کتاب کی شرح لکھتے ہوئے اپنا یہ عقیدہ کھول کر بیان کر دیا۔ اپنے ہی بھیجے ہوئے حوالے کو غور سے پڑھو اور آئندہ کے لیے تکفیر بازی سے پرہیز اختیار کر لو۔

ترجمہ اکفار الملحدین ۲۸۰

حضرت علیؓ کی یہ خصوصیت (استیصال خوارج) انہی خصائص میں سے ایک خصوصیت ہے، جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے خلفاء کو مخصوص و ممتاز فرمایا ہے، چنانچہ مانعین زکوٰۃ اور مرتدین کے ساتھ جنگ اور ان کی بیخ کنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خصوصیت ہے، عجمی اقوام کے ساتھ جنگ اور عراق و شام کی فتح اور ان ممالک میں دین اسلام کا استحکام و غلبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خصوصیت ہے، اور مراد و معانی قرآن کے منکر خوارج سے جنگ اور ان کی بیخ کنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خصوصیت ہے، اور تمام امت کو ایک قراءتِ قرآن (لغت قریش) پر جمع کر دینا (اور اختلاف لغات و قراءت کو مٹا دینا) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خصوصیت ہے، یہ وہ کارنامہ ہے جس سے (مخالفین و منکرین پر) حجت قائم ہوگئی، اور واضح ہو گیا کہ اب جو کوئی قرآن کے ایک حرف کا بھی انکار کرے (یا اس میں تاویل کرے) وہ کافر ہے، اور اسی کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ہم کو ان یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر چلنے سے بچالیا جنہوں نے اپنی کتابوں میں ایسے اختلافات کا دروازہ کھولا جن سے تحریف و تبدیل کی راہ ہموار ہوگئی (اور دونوں کتابیں خود انہی کے ہاتھوں مسخ و محرف ہو کر رہ گئیں)، پس اللہ تعالیٰ کی رضائے عظیم ان خلفائے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شامل حال ہو، اور

مختار حیدر: لکھا ہے کہ ﴿اور اختلاف لغات و قرات کو مٹانا) حضرت عثمان کی خصوصیت ہے﴾ یعنی پہلے اختلاف تھا؟

مختار حیدر: پھر لکھا ہے کہ ﴿اب جو کوئی قرآن کے ایک حرف کا انکار کرے﴾ ہم بھی موجودہ قرآن کو محفوظ اور کلام اللہ مانتے ہیں۔ حوالہ تو آپ نے دیا تھا کشمیری صاحب کو بچانے کے لیے، مگر وہ نہ بچ سکے۔ مگر ہماری بے قصوری ثابت ہو گئی۔ الحمدللہ۔ جی قارئین، آپ نے دیکھا کہ تین مواقع دینے پر بھی معاویہ صاحب سے کچھ نہ بن پڑا۔ اور کشمیری صاحب کی حالت جوں کی توں رہی۔ اور کشمیری صاحب کی اس حالت کے ذمہ دار معاویہ صاحب ہیں، انہوں نے تحریف قرآن کے قائل پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے، ہم نے نہیں۔ پھر دکھ کی بات یہ کہ خود بھی اپنے ہی فتویٰ کی وجہ سے کافر ہو گئے۔ حالانکہ ہم انہیں کافر نہیں سمجھتے۔ لیکن جو گڑھا انہوں نے ہمارے لیے کھودا، اس میں خود بھی گرے اور اپنے بہت سے لوگوں کو بھی گرایا۔ اب طے شدہ وقت پورا ہو چکا ہے۔ کاش کہ پندرہ بیس منٹ اور ہوتے تو ایک مزید ایک شخصیت پیش کرتا۔

مختار حیدر: باقی گفتگو ان شاءاللہ کل ہو گی۔ اللہ حافظ۔ End

معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ساری پرانی باتیں جو شیعہ کرتے آرہے ہیں، ان کا توڑ الحمد للہ اہل السنت ہر دفعہ کرتے آرہے ہیں۔ جناب اپنی روش سے مجبور ہیں کیونکہ ان کے استاد وہی لوگ ہیں جو فالتو کی بھرتی کرکے صفحات کالے کرتے ہیں لیکن ان کے دلائل کی حیثیت مکڑی کے جالے سے بھی کمزور ہوتی ہے۔ اب دیکھیں اپنی باتوں کا رد۔ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا والی کہاوت 100% یہاں پرفٹ ہو رہی ہے جناب پر جو انہوں نے "ان التحریف فیہ" میں سے "ہ" ضمیر کو لے کر اپنا الو سیدھا کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ سب سے پہلی بات تو میں قارئین کو بتادوں کہ فیض الباری علامہ انور شاہ کاشمیری رح کی تصنیف یعنی اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی نہیں بلکہ بخاری پڑھاتے وقت ان کے شاگردوں نے لکھا اور جمع کرکے شائع کر دیا گیا، جیسا اس کے ٹائٹل پیج پر[9] ہی لکھا ہوا ہے کہ "من امالی المحدث الفقیہ..." یعنی یہ علامہ کاشمیری رح کے دروس کو ان کے شاگردوں نے لکھ کر جمع کیا ہے۔ اور ہر پڑھا لکھا یہ بات سمجھتا ہے کہ جب استاد کے سبق پڑھاتے وقت شاگرد اس کو اپنے پاس لکھتے ہیں تو جلدی جلدی لکھنے میں الفاظ کی غلطی (69) تو لازماً ہوتی ہے[10]۔ تو یہاں بھی غلطی میں ضمیر واحد کا آگیا جمع کے بجائے۔

اس لیے تو میں نے اپنے پچھلے میسجز میں وضاحت سے یہ عبارت شروع سے بیان کی تاکہ عوام سمجھ سکے کہ یہاں بات قرآن پاک کی تو ہے ہی نہیں بلکہ اہل کتاب کا کتب سماویہ میں تحریف کرنے پر ہے۔ میری اس وضاحت کا کوئی جواب ان سے نہیں بن سکا اور نہ ہی بن سکے گا۔ کیونکہ غلط مطلب لے کر دھوکا دینے والے کا ہمیشہ یہی حال ہوتا ہے (70)۔ یہ آپ ہی کے بھیجے گئے حوالے سے دیکھیں کہ یہ علامہ کاشمیری رح کی تصنیف نہیں بلکہ املاء ہے جو ان کے شاگردوں نے جمع کیا ہے۔

ابوذر: معاویہ صاحب دس منٹ ہو چکے آپکے آخری میسج کو۔

ابوذر: اینڈ لکھنا بھول تو نہیں گئے؟

---

[9] سکین اگلے صفحہ پر موجود ہے

[10] یہ معاویہ صاحب کا جھوٹ بالکل واضح ہے۔ کتاب چھپنے سے پہلے اس کی متعدد بار پروف ریڈنگ ہوتی ہے۔ اگر یہ الفاظ انور شاہ کشمیری صاحب کے نہ ہوتے تو پروف ریڈنگ کرتے ہوئے ان کو کاٹ دیا جاتا۔

فيض الباري
على
صحيح البخاري

من أمالي الفقيه المحدث الأستاذ الكبير
إمام العصر [illegible] أنور الكشميري ثم الديوبندي المتوفى ١٣٥٢هـ
جمع هذه الأمالي وحررها
مع
حاشية البدر الساري
إلى فيض الباري
صاحب الفضيلة الأستاذ محمد بدر عالم الميرتهي
من أساتذة الحديث بالجامعة الإسلامية بدابهيل
الجزء الرابع

يحتوي على الكتب التالية:

الشركة . الرهن . العتق . المكاتب . الهبة . الشهادات . الصلح . الشروط
الوصايا . الجهاد والسير . فرض الخمس . الجزية والموادعة . بدء الخلق
أحاديث الأنبياء . المناقب . فضائل أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم
مناقب الأنصار

تنبيه
أدرجنا نص «صحيح البخاري» كاملاً وميزناه بحرف أكبر
من حرف الشرح. كما ميزنا ألفاظ الصحيح ضمن الشرح
بوضعها بين قوسين ولوناها بالأحمر. ووضعنا في الحواشي
«البدر الساري إلى فيض الباري» للأستاذ محمد بدر عالم الميرتهي

منشورات محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت لبنان

معاویہ: صبر۔

معاویہ: دوسرا یہ کہ فیض الباری تو پھر بھی املاء ہے، میں تو تمہارے شیخ کلینی کی اس کے ہاتھ سے لکھی الجامع الکافی میں الفاظ کی غلطیاں دکھا سکتا ہوں (71)، کم سے کم مراۃ العقول ہی پڑھ کر دیکھو، کافی مقامات پر باقر مجلسی نے لکھا ہے کہ یہ لفظ ایسے نہیں ایسے ہے[11]۔ تو جناب کی یہ کوشش بھی ناکام رہی۔ میں نے علامہ کشمیری رح کی ہاتھ سے لکھی ہوئی کتاب اکفار الملحدین سے واضح حوالا پیش کیا تھا (72) جس کے بارے میں انہوں نے بس اتنا کہا کہ یہ ان کا پہلے کا موقف ہے کہ تحریف کا قائل کافر ہے اور فیض الباری والا بعد کا ہے۔ جناب یہ آپ کے بے وقوفانہ بات ہے اور کچھ نہیں۔ پہلے تو آپ یہ ثابت کریں کہ فیض الباری حضرت کی اپنی تصنیف ہے؟ پھر یہ ثابت کریں کہ فیض الباری والی بات بعد کی ہے اور اکفار الملحدین والی بعد کی، باقی جناب کی ساری باتیں ہوائی فائرنگ کے سواء کچھ نہیں، End

---

[11] املاء کی غلطی کرنے اور عقیدے کے بیان میں غلطی کرنے میں بہت فرق ہے۔ انور شاہ کشمیری صاحب نے پورے ایک پیراگراف میں اپنا عقیدہ بیان کیا ہے، جبکہ معاویہ صاحب اس کو املاء کی غلطی کہہ کر جان چھڑا رہے ہیں۔

مختار حیدر: السلام علیکم برادران۔

مختار حیدر: شکر ہے کہ معاویہ صاحب کو کچھ الفاظ مل گئے بولنے کے لیے، کل صورتحال کافی خراب رہی۔ فائدہ اب بھی کچھ نہیں ہوگا، ان شاءاللہ۔ لوگوں نے تو انبیاء کرام علیہم السلام کے دلائل کو بھی کمزور کہا۔ اس لیے تم دلائل کی طاقت کا ترازو قارئین کے ہاتھ میں رہنے دو۔ خود زحمت مت کرو پیارے دوست۔ چلیں کہیں تو آپ نے غلطی مانی (اشارہ 69 کی طرف)، املاء ہی میں سہی۔ قارئین، ان کے میسج کو غور سے پڑھ لیں۔

مختار حیدر: غلطی سے ﴿ہ﴾ کے آنے کے اعتراف سے یہ تو ثابت ہوا کہ کل ﴿فیہ﴾ سے جو مطلب معاویہ صاحب نکال رہے تھے، وہ غلط تھا۔ معاویہ صاحب کا طریقہ ہے کہ جو کام خود کرو، اس میں ملوث ہونے کا الزام دوسرے پر لگادو۔

اس میسج کے آخر میں دھوکے کا رونا رویا ہے معاویہ صاحب نے (اشارہ 70 کی طرف)۔ لیکن دھوکہ دینے کا کام خود کر رہے ہیں۔

كتاب الشهادات 98

قوله: (وقال الشعبي: لا تجوزُ شهادةُ أهلِ المِلَل بَعْضِهم على بعض لقوله تعالى: ﴿فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ ٱلْعَدَاوَةَ﴾) [المائدة: ١٤] الآية قلت: باب الحِقْد والغمر غيرُ باب الشهادة، ولا اختصاص له بالكافرِ والمسلم، فإنها لا تُقْبل في الوجهين.

قوله: (وقال ابن عباس). . .الخ، واعلم أنَّ في التحريف ثلاثةُ مذاهبَ: ذهب جماعةٌ إلى أن التحريفَ في الكتب السماوية قد وقع بكُلِّ نحو في اللفظ والمعنى جميعًا، وهو الذي مال إليه ابنُ حَزْم؛ وذهب جماعةٌ إلى أن التحريف قليلٌ، ولعلَّ الحافِظَ ابنَ تيميةَ جنح إليه؛ وذهب جماعةٌ إلى إنكارِ التحريف اللفظي رأسًا، فالتحريفُ عندهم كلُّه معنوي قلت: يَلْزَمُ على هذا المذهب أن يكونَ القرآنُ أيضًا مُحرَّفًا، فإنَّ التحريفَ المعنويَّ غيرُ قليل فيه أيضًا، والذي تحقَّق عندي أن التحريفَ فيه لفظيٌّ أيضًا، أما إنه عن عمد منهم، لمغلطة. فالله تعالى أعلم به.

٣٠ ـ بابُ القُرْعَةِ في المُشْكِلاَتِ

وَقَوْلِهِ: ﴿إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ﴾ [آل عمران: ٤٤]. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اقْتَرَعُوا فَجَرَتِ الأَقْلَامُ مَعَ الجِرْيَةِ، وَعَالَ قَلَمُ زَكَرِيَّاءَ الجِرْيَةَ، فَكَفَلَهَا زَكَرِيَّاءُ. وَقَوْلِهِ: ﴿فَسَاهَمَ﴾: أَقْرَعَ ﴿فَكَانَ مِنَ ٱلْمُدْحَضِينَ﴾ [الصافات: ١٤١] مِنَ المَسْهُومِينَ. وَقَالَ أَبُو هُرَيرَةَ: عَرَضَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى قَوْمٍ اليَمِينَ فَأَسْرَعُوا، فَأَمَرَ أَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ: أَيُّهُمْ يَحْلِفُ.

٢٦٨٦ ـ حدّثنا عُمَرُ بْنُ حَفصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قالَ: حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ: أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَثَلُ المُدْهِنِ فِي حُدُودِ اللَّهِ وَالوَاقِعِ فِيهَا، مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً، فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّونَ بِالمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا، فَتَأَذَّوْا بِهِ، فَأَخَذَ فَأْسًا، فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ، فَأَتَوْهُ فَقَالُوا: ما لَكَ؟ قالَ: تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ المَاءِ، فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ، وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ». [طرفه في: ٢٤٩٣].

٢٦٨٧ ـ حدّثنا أَبُو اليَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ: ... الأَنْصَارِيُّ: أَنَّ أُمَّ العَلَاءِ، امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ ... مَظْعُونٍ طَارَ لَهُ سَهْمُهُ فِي السُّكْنَى، حِينَ أَقْرَعَتِ الأَنْصَارُ سُكْنَى ...

= شهادةَ النَّصارى بعضهم على بعض، وعن يحيى بن أَكْثَم: جمعت قول مائة فقيه م... الكتاب، بعضهم على بعض إلاَّ عن ربيعةَ، فإني وجدت عنه قَبولها وردّها. وإنما ... لأن الكُفر لم يُخرِجهم عن وِلاية بعضهم على بعض في تزويج بناتهم، والبيع على ... فِسقَهم عن ذلك، ولأنه يجوزُ تقريرُ الكافر على كُفْره، ولا يجوز تقريرُ الفاسِقِ ... وأبي ليلى، والثوري، وسائر الكُوفيين، إلا أن أبا ليلى يعتبرُ اتفاقَ المِلَّة للقَبُول، اه

مختار حیدر: بڑے تیر والا لفظ قرآن ہے۔ (73) کہہ رہے ہیں کہ تیسرے ذکر کردہ مذہب والوں پر لازم ہے کہ وہ قرآن مجید کو بھی محرف مانیں۔ پھر دلائل دے رہے ہیں کہ کیوں محرف مانیں۔ پہلی دلیل دی کہ معنوی تحریف تو اس میں بھی کم نہیں، دو چھوٹے تیر والی عبارت اس متن کی ہے۔ پھر اپنی تحقیق بتاتے ہوئے فاش غلطی کر گئے۔ کہتے ہیں کہ اس میں لفظی تحریف بھی ہے۔ اپنے تحریف کے عقیدہ کے تابوت میں آخری کیل آخری جملے کے ذریعے ٹھونک دی۔ یہ پڑھیں،

"أما إنه عن عمد منهم ، لمغلطة. فالله تعالى أعلم به"

یعنی، "یہ جان بوجھ کر کیا گیا، یا یہ غلطی سے ہوا، اللہ ہی بہتر جانتا ہے"

کیا کتب سماویہ کے بارے میں کسی کو شک ہے کہ ان میں تحریف جان بوجھ کر کی گئی یا غلطی سے ہوئی؟ کہیں سے تحریف کے عقیدے کی نفی نہیں ہوتی معاویہ صاحب۔ ہ پر بحث کرو یا پچھلے جملے پر جاؤ۔

مختار حیدر: یہ املاء اس قابل نہیں تو اس کو دریا برد کر دو بھائی (معاویہ صاحب کے اس جملے کی طرف اشارہ کہ فیض الباری کو انور شاہ کشمیری صاحب نے املاء کروایا تھا)۔ یہاں آپ نے شرائط کی خلاف ورزی کی (اشارہ 71 کی طرف)۔ طے تھا کہ الزامی دلائل نہیں ہوں گے۔ امید ہے ذہن میں رہے گا۔ شک ہے تو شرائط پڑھ لیں، دوبارہ۔

مختار حیدر: جھوٹ بول دیا آپ نے دوست (اشارہ 72 کی طرف)۔ میں نے بس اتنا نہیں کہا تھا۔ بلکہ میں نے یہ بھی کہا تھا یہ ترجمہ ہے، شاہ صاحب کی لکھی ہوئی عبارت نہیں۔ بھول گئے؟ میرے دوست، بات سادہ ہے۔ اکفار الملحدین تب لکھی جب فرصت ہوتی تھی، جب استادوں کے استاد ہو گئے اور لیکچر دینے شروع کیے تو پھر لکھنے کا وقت کہاں 🙂، پھر تو املا ہی کرواتے تھے نا۔ باقی آپ نے جو عبارت پیش کی وہ رائے نہیں، بلکہ فتویٰ ہے۔ رائے کشمیری صاحب کی وہ ہے جو ان سے سن کر ان کے شاگردوں نے صراحت کے ساتھ لکھی۔ ہ سے بھی واضح کیا اور آخری جملے سے بھی۔ یہاں کشمیری صاحب کے ساتھ بھی وہی ہوا جو آپ کے ساتھ متعدد بار ہو چکا، یعنی خود اپنے ہی فتویٰ کی روشنی میں کافر ہو گئے کشمیری صاحب۔ چونکہ آپ کوئی نیا حوالہ نہیں لائے، اس لیے اب بات کو آگے بڑھاتے ہیں، موجودہ بحث کا فیصلہ قارئین کریں گے۔

مختار حیدر: پہلے یہ تحریف کی تعریف کے چار نقاط دیکھ لیں جن پر آپ نے اتفاق کیا گیا، خصوصاً آخری دو۔

نيل الأوطار

شرح

منتقى الأخبار من أحاديث سيد الأخيار

تأليف

الإمام محمد بن علي بن محمد الشوكاني
" المتوفى سنة ١٢٥٥ هـ "

خرج أحاديثه وعلق عليه
عصام الدين الصبابطي

الجزء الثاني

دار الحديث
القاهرة

جماعة أنها لا تذكر سراً ولا جهراً ، وأهل هذه المقالة منهم القائلون أنها ليست من القرآن . وحكى القاضي أبو الطيب الطبري عن ابن أبي ليلى والحكم أن الجهر والإسرار بها سواء فهذه المذاهب في الجهر بها وإثبات قراءتها ونفيها .

وقد اختلفوا هل هي آية من الفاتحة فقط أو من كل سورة ، أو ليست بآية ، فذهب ابن عباس وابن عمر وابن الزبير وطاوس وعطاء ومكحول وابن المبارك وطائفة إلى أنها آية من الفاتحة ومن كل سورة غير براءة ، وحكى عن أحمد وإسحق وأبي عبيد وجماعة من أهل الكوفة ومكة وأكثر العراقيين ، ومحكاه الخطابي عن أبي هريرة وسعيد بن جبير ، ورواه البيهقي في الخلافيات بإسناده عن علي بن أبي طالب والزهري وسفيان الثوري ، وحكاه في السنن الكبرى عن ابن عباس ومحمد بن كعب أنها آية من الفاتحة فقط. وحكي عن الأوزاعي ومالك وأبي حنيفة وداود وهو رواية عن أحمد أنها ليست آية في الفاتحة ولا في أوائل السور . وقال أبو بكر الرازي وغيره من الحنفية : هي آية بين كل سورتين غير الأنفال وبراءة وليست من السور بل هي قرآن مستقل كسورة قصيرة وحكي هذا عن داود وأصحابه وهو رواية عن أحمد .

واعلم أن الأمة أجمعت أنه لا يكفر من أثبتها ولا من نفاها لاختلاف العلماء فيها بخلاف ما لو نفى حرفاً مجمعاً عليه أو أثبت ما لم يقل به أحد فإنه كفر بالإجماع . ولا خلاف أنها آية في أثناء سورة النمل ولا خلاف في إثباتها خطاً في أوائل السور في المصحف إلا في أول سورة التوبة . وأما التلاوة فلا خلاف بين القراء السبعة في أول فاتحة الكتاب وفي أول كل سورة إذا ابتدأ بها القارىء ما خلا سورة التوبة . وأما في أوائل السور مع الوصل بسورة قبلها فأثبتها ابن كثير وقالون وعاصم والكسائي من القراء في أول كل سورة إلا أول سورة التوبة وحذفها منهم أبو عمرو وحمزة وورش وابن عامر .

وقد احتج القائلون بالإسرار بها بحديث الباب وحديث ابن مغفل الآتي وغيرهما مما ذكرنا . واحتج القائلون بالجهر بها في الصلاة الجهرية بأحاديث . منها حديث أنس وحديث أم سلمة الآتيان وسيأتي الكلام عليهما . ومنها حديث ابن عباس عند الترمذي والدارقطني بلفظ كان النبي ﷺ « يفتتح الصلاة ببسم الله الرحمن الرحيم » . قال الترمذي: هذا حديث ليس إسناده بذاك وفي إسناده إسماعيل بن حماد ، قال البزار : إسماعيل لم يكن بالقوي . وقال العقيلي: غير محفوظ، وقد وثق إسماعيل يحيى بن معين . وقال أبو حاتم : [illegible] وفي إسناده أبو خالد الوالبي اسمه هرمز وقيل هرم ، قال الحافظ : مج[illegible] أبو زرعة : لا أعرف من هو . وقال أبو حاتم : صالح الحديث . وقد ض[illegible]

نيل الأوطار
شرح
منتقى الأخبار من أحاديث سيد الأخيار
الإمام محمد بن علي بن محمد الشوكاني
الجزء الثاني

آپ کے علماء نے ﴿ بسم اللہ الرحمن الرحیم ﴾ کی حیثیت میں اختلاف کیا ہے۔ بعض نے کہا کہ یہ سورہ برات کے علاوہ ہر سورہ کا حصہ ہے۔ دوسرے گروہ نے کہا کہ یہ فقط الحمد کا حصہ ہے۔ تیسرے گروہ نے کہا کہ یہ کسی بھی سورہ کا شروع کا حصہ نہیں۔ اگر پہلا گروہ درست کہتا ہے تو بقیہ دو گروہوں کے نزدیک بسم اللہ اضافی بھی لکھی گئی ہے۔ یعنی یہ دو گروہ آپ کی کی ہوئی چوتھی تعریف کے مجرم بنیں گے۔ اگر دوسرا گروہ درست کہتا ہے تو باقی دو گروہوں میں سے ایک پر اضافے، اور دوسرے پر کمی کی تحریف کے عقیدے کا الزام لگے گا۔ اگر تیسرا گروہ درست کہتا ہے تو بقیہ دونوں گروہوں پر اضافے کے عقیدے کا الزام لگے گا۔ اب یہ آپ پر ہے کہ آپ کس گروہ کی بات کا درست مانتے ہیں اور کون سے دو گروہوں پر اپنی ہی کی ہوئی تحریف کی تعریف کے مطابق تحریف کے الزام قبول کرتے ہیں۔End

معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم

کاش کہ میرے مد مقابل میرے پچھلے میسج سمجھ کر پڑھتے تو ٹھوکریں نہ کھاتے پھرتے۔ میں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ علامہ کاشمیری رح نے قرآن کو بیچ میں لائے ہی نہیں۔ میں نے صرف اتنا کہا ہے کہ یہاں بحث کتب سماویہ پر ہے نہ کہ قرآن پر۔ اور جہاں قرآن کی بات کی گئی ہے وہ ان لوگوں کے رد میں کی گئی ہے جو اہل کتاب کے لفظی تحریف نہیں بلکہ معنوی تحریف مانتے ہیں۔ میں تو شروع سے ہی یہی کہہ رہا ہوں کہ آپ کے آپ وہی باتیں گھما پھرا کر کر رہے ہیں کوئی نئی بات نہیں کر رہے۔ میرا دو دن پہلے والا یہ میسج دوبارہ پڑھ لیں(74)۔

معاویہ: انبیاء کے دلائل کو کمزور کہا گیا کہ نہیں یہ الگ بات ہے۔ فی الحال تو آپ کے دلائل کا حال سب کے سامنے ہے کہ زبردستی تحریف کا الزام تھوپ رہے ہو جو بن بھی نہیں رہا۔ غلطی جب املاء کرنے والے سے ہوئی تو پھر آپ کا اعتراض علامہ کاشمیری رح پر ختم ہوا۔ اور آپ نے اس دن جو یہ ہوائی فائرنگ کی تھی کہ فیض الباری علامہ انور شاہ کاشمیری رح کی بعد کی تصنیف ہے، یہ بات لغو اور بے کار رہی۔ میں نے تو اصل مطلب بتایا تھا نہ کہ عبارت کا لفظی ترجمہ۔ باقی یہ نشان لگا کر قرآن کے الفاظ دکھانا فضول ہے کچھ فائدہ نہیں، اس کی وضاحت اوپر کر چکا ہوں۔ رہی بات جان بوجھ کر کرنے یا غلطی سے ہونے کی، تو یہ بھی آپ کی کم علمی کا ایک اور ثبوت ہے کہ اس سے آپ قرآن میں تحریف ثابت ثابت کرنے کے درپہ ہیں۔ اور ترجمہ بھی صحیح صحیح نہیں کر رہے۔ اما انہ عن عمد منهم لمغلطۃ... اس میں "یا" کا ترجمہ آپ نے کس لفظ کا کیا ہے؟ اب آئیں بسم اللہ والی بات کی طرف۔

جناب نے نیل الاوطار کا حوالہ دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ تحریف ہے۔ حالانکہ یہ ان کی بے وقوفی کے سواء کچھ نہیں۔ ان سے میں یہ پوچھتا ہوں کہ یہ بتاؤ کہ جو علماء بسم اللہ کو فاتحہ کا حصہ نہیں مانتے ان کا اس بارے میں موقف کیا ہے؟ کیا وہ سورہ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ کو قرآن کا حصہ نہیں سمجھتے؟ ذرا واضح کر کے بتائیں تاکہ آپ کے دھوکے کا جواب آپ ہی کے ہاتھ سے واضح کروں؟ باقی آپ کی بسم اللہ والی دلیل پر بحث تب کرونگا جب آپ کے واضح طور پر بتائیں گے کہ بسم اللہ جو فاتحہ کے شروع میں ہے اس کا قرآن کا حصہ مانا جاتا ہے کہ نہیں؟(75) الفاظ دیکھ کر جواب دینا، قرآن کا حصہ ہے کہ نہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم جو فاتحہ کے شروع میں ہے؟

معاویہ: اسکرین شاٹ بھیجنے سے پہلے سمجھ بھی لیا کریں کہ ہماری بات طے کیا ہوئی تھی اور آپ پیش کیا کر رہے ہیں۔ سورتوں سے پہلے جب بسم اللہ کو قرآن کا حصہ مانا جاتا ہے تو اللہ کے کلام میں تبدیلی کیسے ہوئی؟End

مختار حیدر: دوست، آپ نے دو دن پہلے میسج کیا تھا، تو میں نے بھی تو دو دن پہلے جواب دیا تھا۔ پڑھا نہیں؟(اشارہ 74 کی طرف)۔ اب دوبارہ تفصیل سے دے دیا ہے۔ عقل مندوں کے لیے کافی جواب دے چکا۔

مختار حیدر: یہاں سے شروع ہوا تھا میرا دو دن پہلے والا جواب۔(اشارہ 68 کی طرف)۔

مختار حیدر: یہاں سے آج کا جواب شروع ہوا(اشارہ 73 کی طرف)۔

مختار حیدر: املاء کی غلطی آپ کے کہنے سے مانیں گے ہم؟ ثبوت لاؤ دوست۔ مجھ سے فوری فرمائش کی کہ شرح بخاری کے بعد میں معرض وجود میں آنے کی دلیل دوں۔ اپنی باری اصولوں کی یاد نہیں اتی 🙂۔ جبکہ میں نے ایک واضح اور قابل قبول قرینہ پیش کر دیا ہے۔ میرے دوست، ترجمہ میں اسی لیے چاشنی نہیں ہوتی کہ اس میں اصل زبان کی تمام ترجمانی نہیں ہوتی۔ 👈 یا 👉 کو لانے کے لیے جملہ خود تقاضا کر رہا ہے۔ آپ بجائے اعتراض اٹھانے کے، بہتر ترجمہ پیش کر دو، تاکہ ہم بھی استفادہ کریں۔ میرے دوست، دھوکہ دھوکہ کہنے سے جان نہیں چھوٹنے والی۔

آپ کی سادگی پر بہت خوشی ہوئی دوست(اشارہ 75 کی طرف)۔

مختار حیدر: پہلے ہی اچھی طرح سمجھا چکا۔ سب مزید آسان کرتا ہوں۔ سمجھ لینا اب 🙂 (76)

مختار حیدر: بتاؤ کہ جو لوگ بسم اللہ کو ہر سورہ کا حصہ مانتے ہیں، ان کے نزدیک قرآن مجید کی کل آیات کتنی ہیں؟ پھر بتاؤ کہ جو اسے صرف سورہ الحمد کا حصہ مانتے ہیں، ان کے نزدیک قرآن مجید کی کل آیات کتنی ہیں؟ پھر بتاؤ کہ جو بسم اللہ کے کسی بھی سورہ کے شروع میں بطور آیت ہونے سے انکاری ہیں، ان کے نزدیک قرآن مجید کی آیات کتنی ہیں؟ آخر میں میتھ کا کوئی حیرت انگیز کلیہ ہمیں سکھا کر بتانا کہ یہ تینوں گروہوں کی آیات برابر ہیں۔Don't do this, it's a joke only 😅

مختار حیدر: اچھا یہ بتاؤ کہ اگر کوئی کہے کہ سورہ رحمان میں 78 آیات کے بجائے 48 آیات ہیں، اور آیت نمبر 13 کے علاوہ باقی 👈 فبای آلا ربکما تکذبان 👉 کے الفاظ والی آیات کا قرآن مجید کا حصہ ہونے کا انکار کر دے تو کیا یہ تحریف نہیں کہلائے گی(77)؟ سوچ کر جواب دینا،End

معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں شروع کرتا ہوں۔ جناب فیض الباری میں املاء کی غلطی کا ثبوت میں پہلے ہی دے چکا ہوں لیکن آپ کی سمجھنے کی صلاحیت نہیں شاید۔ میں نے بتایا تھا کہ اس مقام پر بحث کتب سماویہ میں اہل کتاب کی تحریف پر چل رہی ہے نہ کہ قرآن میں تحریف پر۔ اس لیے قرآن کی تحریف مراد لینا غلط ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی جس رو آیت کی تشریح وہاں کی گئی ہے وہ بھی اہل کتاب کی تحریف کے بارے میں ہی ہے۔ اس لیے آپ لوگوں کا قرآن کی تحریف کو بیچ میں لانا غلط ہے۔ باقی آپ نے قرآن کا ذکر موجود ہونے کی بات اس کی بھی وضاحت کر چکا ہوں کہ وہ ان کے رد میں ہے جو اہل کتاب کا لفظی تحریف کا انکار کرتے اور معنوی تحریف ہی مانتے ہیں۔

معاویہ: آپ نے یہ تسلیم کیا کہ فیض الباری کی عبارت کے آخری حصہ میں کے ترجمے میں "یا" کے لفظ کا اضافہ کیا ہے(78)۔ اب آپ نے مجھ سے ترجمہ مانگا ہے تو میں کرتا ہوں، اما انہ عن عمد منهم لمغلطة یہ کہ جان بوجھ کر انہوں نے (تحریف) کی ہے (لوگوں کو) مغالطہ دینے کے لیے۔ یعنی اپنی عوام کو گمراہ کرنے کے لیے آسمانی کتب میں تحریف کرتے تھے۔ بسم اللہ پر اعتراض پر میں نے آپ سے سوال کیا تھا لیکن آپ نے کوئی جواب نہیں دیا کہ جو علماء بسم اللہ کو سورہ فاتحہ کا حصہ نہیں مانتے کیا وہ بسم اللہ کو قرآن کا حصہ بھی مانتے ہیں کہ نہیں(79)؟ واضح جواب دیں وقت ضائع کیے بغیر۔ جب آپ سوال کا جواب دیں گے تو پھر آپ کے سوالات کا جواب بھی آئے گا۔

معاویہ: یہ سوال ہی نہیں بنتا (اشارہ 77 کی طرف)۔ اس کی وضاحت تب ہو گی جب آپ میرے سوال کا جواب دیں گے۔

معاویہ: End

مختار حیدر: املاء کے غلط ہونے کا کوئی ثبوت نہیں آیا دوست۔ آپ کا بتانا سر آنکھوں پر، لیکن آپ کی بات میں جھول ہے۔ مانی نہیں جا سکتی آپ کی بات۔ قرآن کو ہم بیچ میں نہیں لائے، کشمیری صاحب لائے ہیں، دوست۔ آپ نے وضاحت کی، ہم نے احسن طریقے سے کر دی۔

ماشاءاللہ۔ چشم بد دور (اشارہ 78 کی طرف)۔ ہمارے یا پر اعتراض، اور خود تحریف اور لوگوں کو ڈال دیا۔ گڈ۔ عبارت آنکھیں کھول کر پڑھو دوست۔ مغالطہ کے لفظ سے پہلے کومہ ہے(80)۔ پھر آگے اللہ تعالیٰ کے بہتر جاننے کے الفاظ ہیں۔ کچھ تو خیال کرو دوست۔

میں نے ایسا جواب دیا ہے کہ چوبیں گھنٹے گزرنے پر بھی آپ کے پاس جواب نہیں(81)۔ اوپر جا کر پڑھ لو دوبارہ، عزیز دوست۔ سوال بنتا ہے، اور خوب بنا ہے، سمجھ تو آپ بھی گئے ہیں (اشارہ 79 کی طرف)۔

مختار حیدر: قارئین، کشمیری صاحب کے حوالے پر ان کے اعتراض کا جواب دے چکا، بسم اللہ کے متعلق میری دلیل پر یہ ایسے ہی خاموش ہیں، جیسے کشمیری صاحب کے حوالے پر دوبار خاموش ہوئے تھے، لہٰذا میں بات آگے بڑھاتا ہوں۔ آپ کے لیے بات مزید آسان کرنے لگا ہوں۔ قارئین، یہ حوالہ بہت غور سے دیکھیں۔
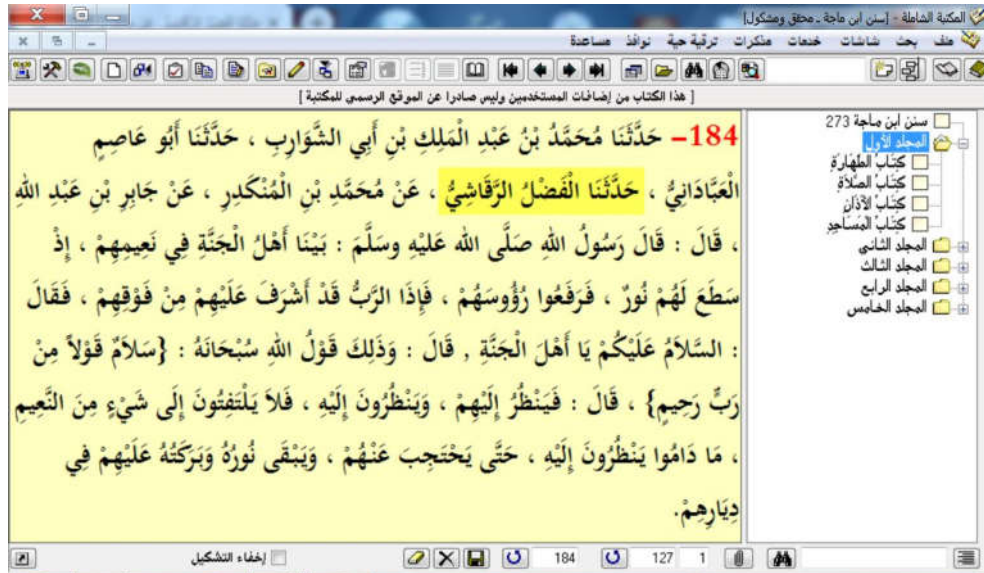
مختار حیدر: یہ **سنن ابن ماجہ** کا ایک راوی ہے۔ **فضل رقاشی** نام ہے۔ یہ فضل رقاشی تو سیدھا سیدھا بسم اللہ کے آیت ہی ہونے سے انکاری ہے(82)۔

٢١٣ — المسائل الفقهية المستنبطة من الفاتحة

وأمر بإثباتها في أول كل سورة ، والذي يدل على أن الله تعالى أنزلها ، وعلى أنها من القرآن ما روي عن أم سلمة أن النبي ﷺ كان يعد بسم الله الرحمن الرحيم آية فاصلة ، وعن إبراهيم بن يزيد قال : قلت لعمرو بن دينار : أن الفضل الرقاشي يزعم أن بسم الله الرحمن الرحيم ليس من القرآن ، فقال : سبحان الله ما أجرأ هذا الرجل ! سمعت سعيد بن جبير يقول: سمعت ابن عباس يقول : كان النبي ﷺ إذا أنزل عليه بسم الله الرحمن الرحيم علم أن تلك السورة قد ختمت وفتح غيرها ، وعن عبد الله بن المبارك أنه قال : من ترك بسم الله الرحمن الرحيم فقد ترك مائة وثلاث عشرة آية ، وروي مثله عن ابن عمر ، وأبي هريرة .

الفرع الثالث : القائلون بأن التسمية آية من الفاتحة وأن الفاتحة يجب قراءتها في الصلاة لا شك أنهم يوجبون قراءة التسمية أما الذين لا يقولون به فقد اختلفوا ، فقال أبو حنيفة وأتباعه والحسن بن صالح بن جني وسفيان الثوري وابن أبي ليلى : يقرأ التسمية سراً ، وقال مالك : لا ينبغي أن يقرأها في المكتوبة لا سراً ولا جهراً ، وأما في النافلة فإن شاء قرأها وإن شاء ترك .

الفرع الرابع : مذهب الشافعي يقتضي وجوب قراءتها في كل الركعات ، أما أبو حنيفة فعنه روايتان روى يعلى عن أبي يوسف عن أبي حنيفة أنه يقرأها في كل ركعة قبل الفاتحة ، وروى أبو يوسف ومحمد والحسن بن زياد ثلاثتهم جميعاً عن أبي حنيفة ، أنه قال : إذا قرأها في أول ركعة عند ابتداء القراءة لم يكن عليه أن يقرأها في تلك الصلاة حتى يفرغ منها ، قال : وإن قرأها مع كل سورة فحسن .

الفرع الخامس : ظاهر قول أبي حنيفة أنه لما قرأ التسمية في أول الفاتحة فإنه لا يعيدها في أوائل سائر السور ، وعند الشافعي أن الأفضل إعادتها في أول كل سورة ، لقوله عليه السلام كل أمر ذي بال لا يبدأ فيه ببسم الله فهو أبتر .

الفرع السادس : اختلفوا في أنه هل يجوز للحائض والجنب قرا[...] الرحيم ؟ والصحيح عندنا أنه لا يجوز .

الفرع السابع : أجمع العلماء على أن تسمية الله على الوضوء م[...] على أنها غير واجبة لقوله ﷺ : توضأ كما أمرك الله به ، والتسمي[...] الوضوء ، وقال أهل الظاهر إنها واجبة فلو تركها عمداً أو سهواً لم تصح [...] أن تركها عامداً لم يجز ، وأن تركها ساهياً جاز .

یہاں تو اگر مگر کی گنجائش ہی نہیں۔ جی معاویہ صاحب، حوصلہ کریں اور اس ابن ماجہ کے راوی پر کفر کا فتویٰ لگائیں(83)۔

End

معاویہ: جناب اب آپ کے پاس کچھ نہیں بچا اب اس لیے فالتو کے میسج کر کے وقت ہوتا کر رہے ہیں۔(84)

معاویہ: واہ جناب، کامہ بیچ میں آنے سے کیا ہوتا ہے(85)(اشارہ 80 کی طرف)؟ ذرا عربی گرامر سے بتائیں مجھے؟ جو بھی ہوتا ہو وہ کسی عربی گرامر کی کتاب سے دکھائیں کہ کامہ کی حیثیت عربی گرامر میں کیا ہے؟

معاویہ: آپ کے پاس جواب نہیں اس لئے اس لیے میرے سوال کی طرف آنے کو تیار ہی نہیں آپ(86)(اشارہ 81 کی طرف)۔ آپ جیسوں کے دھوکے ہم جانتے اس لیے سوالات ایسے کرتے ہیں جو سیدھا آپ کے دھوکے کو واضح کر دے۔ اب جب تک جواب نہیں دیں گے آپ تب تک میں سوال کرتا رہوں گا کہ فاتحہ کا حصہ اگر نہیں مانتے اہل السنت علماء تو کیا اس کو قرآن بھی نہیں مانتے؟

معاویہ: یہ جو نام آپ نے لکھے ہیں، کیا وہ بسم اللہ کو قرآن ک حصہ مانتے تھے کہ نہیں؟(نیل الاوطار کے حوالے کی طرف اشارہ)۔(87)

معاویہ: کونسا جواب دیا آپ نے؟(اشارہ 81 کی طرف)۔ وہ ذرا مینشن تو کریں ابھی جس کا جواب میں نے نہیں دیا(88)؟ اور آپ کا دھوکا تو میرے پہلے سوال سے ہی کھل کر سامنے آ گیا ہے۔

معاویہ: یہ فضل الرقاشی کو تھا ذرا کتب رجال سے اس کی حیثیت دکھائیں پھر اس کو ہمارا اکابر کہہ کر دھوکا دینے کی ناکام کوشش کریں(89)(مکتبہ شاملہ سے سنن ابن ماجہ کے راوی کے حوالے کی طرف اشارہ)۔End

مختار حیدر: گڈ(اشارہ 84 کی طرف)۔ کامہ لکھنے والے نے ڈالا ہے دوست، عبارت واضح کرنے کے لیے(اشارہ 85 کی طرف)۔ غور سے دیکھو، تم نے کومہ اڑادیا ہے(اشارہ 78 کی طرف)۔ کچھ تو فرق تھا تبھی یہ کیا نا۔: اما کا کیا ترجمہ کیا آپ نے؟ برے پھنسے ہو دوست(اشارہ 86 کی طرف)۔

مختار حیدر: یہاں اس حد تک آسان جواب دے چکا کہ بچے بھی سمجھ لیں(90)(اشارہ 76 کی طرف)۔ مگر آپ مخالف مناظر ہو، اس لیے آپ کو سمجھ نہیں آئے گا۔

مختار حیدر: ھھھ(اشارہ 87 کی طرف)۔ مینشن کر دیا دوست(اشارہ 88 کی طرف)۔ جھوٹ بولنا آپ پر ختم ہے(اشارہ 89 کی طرف)۔ مجھے دکھاؤ کہ میں نے فضل رقاشی کو آپ کا اکابر[12] کہاں کہا؟(91) دھوکہ بھی آپ دے رہے ہیں۔ کفر کا فتویٰ کیوں نہیں دیا فضل رقاشی پر؟ اب یہ بھی نہیں کر پاوگے؟ کفر کا فتویٰ دو، دوست۔End

معاویہ: جناب آپ نے تو بارہ گھنٹے کی بات کا کہا تھا لیکن ابھی سے ہی آپ ٹُس ہو گئے(92)۔ کامہ کی حیثیت کیا ہے ابھی تک نہیں بتایا(93)۔ اما لا ءترجمہ "یہ کہ"۔(94)

معاویہ: کہاں ہے جواب؟(اشارہ 90 کی طرف)، وہ جواب دکھائیں؟ "اچھی طرح سمجھ لو" کہنا جواب ہے؟(95)

معاویہ: تو پھر آپ نے ایک معتزلی اور قدری کو کیا بنا کر پیش کیا؟(اشارہ 91 کی طرف)(96)۔

معاویہ: جواب نہیں دیا کہ بسم اللہ کو قرآن کا حصہ مانا گیا کہ نہیں(97)؟End

مختار حیدر: بارہ گھنٹوں کو پوری طرح استعمال کرنا چاہتا ہوں، اسی لیے اپنی پچھلی ٹرن سات منٹ میں ختم کی۔ ٹائم چیک کر لو دوست، (اشارہ 92 کی طرف)۔ تم نے چودہ منٹ میں چھ لائنیں لکھیں۔

مختار حیدر: جس میسج کو مینشن کر کے پوچھ رہے ہو، اسی میں بتایا ہے(اشارہ 93 کی طرف)۔

مختار حیدر: ریفرنس؟(اشارہ 94 کی طرف)۔ کچھ واضح بھی کر دو، ٹائپنگ غلطی بھی ہے شاید(معاویہ صاحب کے میسج میں)

مختار حیدر: ھھھ(اشارہ 95 کی طرف)۔ لگتا ہے زیادہ ہی تگڑا حوالہ لگا دیا میں نے۔

مختار حیدر: اکابر کا لفظ دکھاؤ ورنہ مانو کہ تم نے جھوٹ بولا(اشارہ 96 کی طرف)(98)۔

---

[12] مختار صاحب نے فضل رقاشی کو راوی کے طور پر پیش کیا اور ثبوت میں سنن ابن ماجہ کی روایت پیش کی۔ لیکن معاویہ صاحب جان بوجھ کر یا نا سمجھی میں یہ سمجھے کہ فضل رقاشی کو اکابرین میں ظاہر کر کے پیش کیا گیا ہے۔

مختار حیدر: مینشن کرتا ہوں کہ کیا سمجھ کر پیش کیا (اشارہ 96 کی طرف)

مختار حیدر: (اشارہ 82 کی طرف)۔ راوی کہہ کر پیش کیا۔ انکار کروگے اس کے راوی ہونے پر؟

مختار حیدر: یہاں بھی راوی کہا۔ (اشارہ 83 کی طرف)۔ اب اگر اتنی دیر میں ساتھیوں سے مدد لے کر تسلی کر لی ہے تو اس بسم اللہ کے منکر کو کافر لکھو، وقت ضائع کیے بغیر۔

مختار حیدر: ھھھ (اشارہ 97 کی طرف)، انجوائے کر رہا ہوں تمہاری حالت، میرے دوست۔ اب اپنی ٹرن کا آغاز اس معتزلی اور قدری کو کافر کہہ کر کرنا۔ End

معاویہ: جناب آپ اپنا وقت جس طرح ضائع کرنا چاہتے ہیں کریں فالتو گفتگو کر کے۔ لیکن میری باری میں ان شاء اللہ دلائل ہی دلائل ہونگے نہ کہ فالتو باتیں (99)۔ اما لفظ کا ترجمہ ہے "یہ کہ"۔ یہ ھمزہ کہ زیر سے نہیں ھمزہ کے زبر سے ہے (100)۔ کسی عربی پڑھے لکھے سے پوچھ لیں کہ یہاں اما میں الف مفتوحہ ہے کہ مکسورہ؟ پھر آگے بات کریں۔

التحریف اللفظي رأسًا ، فالتحریفُ عندهم كلُّه م
ن القرآنُ أیضًا مُحرَّفًا ، فإنَّ التحریفَ المعنويَّ غیرُ
ف فیه لفظيٌّ أیضًا ، أما إنه عن عمد منهم ، لمغلطة .

٣٠ ـ بابُ القُرْعَةِ في المُشْكِلاتِ

معاویہ: جب ہمارے نزدیک کوئی معتبر بندہ ہی نہیں وہ تو اس کا نام کیوں پیش کیا میرے سامنے؟ (101) ایک قدری اور معتزلی راوی کا اہل السنت سے کیا واسطہ؟ (اشارہ 98 کی طرف) کافر ہے وہ جو بسم اللہ کو قرآن نہیں مانتا یہ تو واضح ہے چاہے وہ فضل راشی ہو یا کوئی اور۔ اب یہ بتاؤ کہ فضل رقاشی کو کیوں پیش کیا (102)؟ اگر صرف راوی کیا حیثیت سے پیش کیا تو شیعہ کتب میں زیدی، واقفیہ، وغیرہ راوی موجود ہیں جو آپ کے اماموں کی امامت کے منکر ہیں، تو کیا ان کے گمراہ کن عقائد کے جوابدہ آپ ہیں؟ جواب ابھی تک نہیں آیا کہ بسم اللہ کو اہل السنت علماء قرآن مانتے ہیں کہ نہیں؟ End

مختار حیدر: اچھا، میں سمجھا آپ میری رد میں دلائل دے رہے ہیں، لیکن آپ نے اچھا کیا کہ بتا دیا کہ آپ نے دلائل تو اپنی باری کے لیے محفوظ کیے ہوئے ہیں، 🙂 (اشارہ 99 کی طرف)۔ ریفرنس؟ (اشارہ 100 کی طرف) (103)

مختار حیدر: ست بسم اللہ۔ جناب جلدی نہیں کرنی۔ کچھ وجوہات ہیں۔ ابھی پیش کرتا ہوں (اشارہ 101 کی طرف)۔

مختار حیدر: پہلی وجہ یہ کہ جناب نے پچاس منٹ سوچ بچار کی کہ اس بدبخت کو کافر لکھوں یا نہ لکھوں۔ میسجز کے اوقات چیک کر لو، دوست۔ آخر دوستوں نے چھان بین کر کے گرین سگنل دیا تو کفر کا فتویٰ جاری ہوا۔ (104)

لیکن میرے دوست، This was a decoy[13]

13 فضل رقاشی کو بطور چارہ ڈالا گیا تھا معاویہ صاحب کے سامنے، اسی طرف اشارہ ہے۔

مختار حیدر: لو، اب اصل بات کی طرف آتا ہوں۔

فتح الباري

بشرح صحيح البخاري

تأليف

الإمام الحافظ شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

٧٧٣ - ٨٥٢ هـ

أشرف على تحقيق الكتاب وراجعه

شعيب الأرنؤوط　عادل مرشد

حقق هذا الجزء وخرجه وعلق عليه

أحمد برهوم　محمد كامل قره بللي

شارك في تخريج نصوصه

هيثم عبد الغفور

الجزء الثالث عشر

الرسالة العالمية

قوله: «ألم تَقُل: لَأُعلِّمَنَّكَ سورة» في حديث أبي هريرة: قلت: يا رسول الله، ما السّورة التي قد وَعَدتَني؟ قال: «كيفَ تقرأ في الصلاة؟» فقرأتُ عليه أمَّ الكتاب.

قوله: «قال: ﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ﴾ هي السَّبْع المَثَاني» في رواية معاذ في تفسير الأنفال: «فقال: هي ﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ﴾، السَّبع المثاني والقرآن العظيم الذي أوتيته»، وفي حديث أبي هريرة: «فقال: إنَّها السَّبع المثاني والقرآن العظيم الذي أوتيته»، وفي هذا تصريحٌ بأنَّ المراد بقوله تعالى: ﴿وَلَقَدْ ءَاتَيْنَـٰكَ سَبْعًا مِّنَ ٱلْمَثَانِى﴾ [الحجر:٨٧] هي الفاتحة.

وقد روى النَّسائيُّ (٩١٥) بإسنادٍ صحيح عن ابن عبَّاس: أنَّ السَّبع المثاني هي السَّبع الطِّوال؛ أي: السُّوَر من أوَّل البقرة إلى آخر الأعراف ثمَّ براءة، وقيل: يونس. وعلى الأوَّل فالمراد بالسَّبع: الآيُ، لأنَّ الفاتحة سبع آيات، وهو قول سعيد بن جُبَير.

واختُلِفَ في تسميتها «مَثاني» فقيلَ: لأنَّها تُثنَّى في كلِّ ركعة، أي: تُعاد، وقيل: لأنَّها يُثنَى بها على الله تعالى، وقيل: لأنَّها استُثنِيَت لهذه الأُمَّة لم تَنزِل على مَن قبلها، قال ابن التِّين: فيه دليل على أنَّ «بسمِ الله الرَّحمن الرحيم» ليست آية من القرآن، كذا قال، وعكس غيرُه لأنَّه أراد السّورة، ويُؤيِّده أنَّه لو أراد بقوله[1]: «الحمد لله ربّ العالمينَ» الآية لم يَقُل: هي السَّبع المثاني، لأنَّ الآية الواحدة لا يقال لها سبعٌ، فدَلَّ على أنَّه أراد بها السّورة. و«الحمد لله رَبِّ العالمينَ» من أسمائها، وفيه قوّة لتأويلِ الشافعيّ في حديث أنس حيث[2] قال: كانوا يفتتحونَ الصلاة بالحمدُ لله رَبِّ العالمينَ[3]، قال الشافعيُّ: أراد السّورة، وتُعقِّبَ بأنَّ هذه السّورة تُسمَّى سورةَ الحمد لله، ولا تُسمَّى الحمد لله رَبِّ العالمينَ، وهذا الحديث يَرُدّ هذا التَّعقُّب.

وفيه أنَّ الأمر يقتضي الفَوْر، لأنَّه عاتَبَ الصَّحابيّ على تأخير إجابته. وفيه استعمال صيغة العموم في الأحوال كلّها، قال الخطَّابيُّ: فيه أنَّ حُكْم لفظ العموم أن يَجري على جميع

(١) لفظة «بقوله» سقطت من (س).
(٢) لفظة «حيث» سقطت من (س).
(٣) أخرجه البخاري في «الصحيح» (٧٤٣).

یہ لو۔ ابن التین صاحب۔ آپ کے اکابر میں سے۔ اور بسم اللہ کے آیت ہونے کے منکر۔ یہ دیکھو ان کا احوال

مكي: كان علامة ذا زهد وورع، سمع جده ومات في صفر سنة 647هـ [1249م] عن ثمانين سنة.

فرع إفريقية

563 - أبو محمد عبد السلام[1] البرجيني: الإمام الفقيه الفاضل العمدة الكامل العالم العامل أخذ عن الإمام المازري وغيره وعنه أبو محمد بن بزيزة وغيره، له فتاوى مشهورة، كان حياً سنة 606هـ وابن بزيزة ولد في السنة المذكورة كما سيأتي في ترجمته ويأتي في التتمة أنه حصلت له جفوة من الأمير عبد الواحد بن أبي حفص الهنتاتي.

564 - أبو محمد عبد الواحد[2] بن التين الصفاقسي: الشيخ الإمام العلامة الهمام المحدث الراوية المفسر المتفنن المتبحر، له شرح على البخاري مشهور سماه المخبر الفصيح في شرح البخاري الصحيح له اعتناء زائد في الفقه ممزوجاً بكثير من كلام المدونة وشراحها مع رشاقة العبارة ولطف الإشارة، اعتمده الحافظ ابن حجر في شرح البخاري وكذلك ابن رشيد وغيرهما. توفي سنة 611هـ [1214م] بصفاقس وقبره بها معروف.

565 - أبو عمرو عثمان بن سفيان بن عثمان التميمي التونسي: عرف بابن شقر الإمام الفقيه المحدث الراوية أخذ عن أبي الحسين بن جبير وأبي الحسن المقدسي وغيرهما وعنه جماعة منهم أبو زيد عبد الرحمٰن الحضيري القيرواني المعروف بابن الدباغ مؤلف معالم الإيمان وأبو العباس أحمد البطرني قال أبو عمرو المذكور أنشدني أبو الحسين بن جبير لنفسه:

تأن في الأمر لا تكن عجلا ... فمن تأنى أصاب أو كادا
وكن بحبل الله معتصما ... تأمن به بغي كل من كادا
فكم رجاه فنال بغيته ... عبد مسيء بنفسه كادا

لم أقف على وفاته.

566 - أبو يوسف يعقوب[3] بن ثابت الدهماني القيرواني: العالم الرباني كان
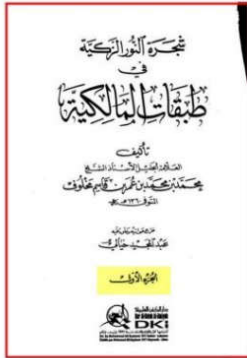
(1) ورد ذكره في الحلل السندسية ص: 1021 الجزء الرابع.
(2) ترجمته في: نيل الابتهاج ص: 287.
(3) الحلل السندسية ص: 320 الجزء الأول، معالم الإيمان: 3/ 263 ـ 285.

مختار حیدر: جی دوست، الشیخ، الامام، علامہ، محدث، مفسر، متبحر اور شارح بخاری اب ان کو بھی کافر لکھ دو۔ یہ صاحب بھی فضل رقاشی کے ہم مسلک ہیں، بسم اللہ کے بارے میں۔ لیکن لکھ نہیں پاؤ گے، مجھے معلوم ہے 🙂

مختار حیدر: اپنا یہ فتویٰ یاد رکھنا، جو ابھی جاری کیا ہے آپ نے۔

مختار حیدر: End

معاویہ: کس بات کا ریفرنس؟(اشارہ 103 کی طرف)(105)

معاویہ: میں پچاس منٹ آپ جہالت واضح کر رہا تھا کو سب نے دیکھ لی۔ الحمد للہ ہم اپنے نظرہے پر شخصیات کو ترجیح نہیں دیتے شیعوں کی طرح کہ قرآن میں تحریف کے قائل کو کافر کہنے سے انکار کریں اپنے مجتہدین کو بچانے کے لیے۔(اشارہ 104 کی طرف)(106)

معاویہ: اس کا ترجمہ کر کے بتاؤ ذرا سب کو تا کہ آپ کی جہالت کا نظارہ سارا گروپ کرے[14]۔(107)

معاویہ: میں آپ کی طرح نہیں جو ڈر تا ہو۔ میں الحمد للہ اپنی بات پر ابھی بھی قائم ہوں۔

معاویہ: جواب کیوں نہیں دے رہے اس کا؟(اشارہ 102 کی طرف)۔ جواب دو جواب؟(108)End

مختار حیدر: گڈ(اشارہ 105 کی طرف)۔ مختار حیدر: ھھھ(اشارہ 106 کی طرف)، سب نے سمجھ لی وجہ میرے دوست۔

مختار حیدر: ابن التین بسم اللہ کو قرآن کا حصہ ماننے سے انکاری ہے۔(اشارہ 107 کی طرف)(109)

مختار حیدر: بہت بار جواب مینشن کر چکا۔ اب آپ ٹینشن نہ لو۔ قارئین پر چھوڑ دو(اشارہ 108 کی طرف)(110)

مختار حیدر: آپ بات کو طول دے رہے ہیں۔ ابن التین پر کفر کا فتویٰ دیں۔ یہ لیں ایک اور حوالہ۔
آپ کے علماء میں سے بعض بسم اللہ کو 👉 مطلقا 👈 آیت نہیں مانتے۔ شروع یا آخر یا سورہ نمل کے درمیان کی بات ہی ختم(111)۔

مختار حیدر: End

---

14 فتح الباری کے ابن التین کے سکین کی طرف اشارہ کیا ہے معاویہ صاحب نے۔

مثل الثلاثة ورجح النظر　　تواتراً لها لدى من قد غبر
تواتر السبع عليه أجمعوا　　ولم يكن في الوحي حشو يقع

(تنبيــه)

اختلف العلماء في البسملة ، هل هي آية من أول كل سورة ، أو من الفاتحة فقط ، أو ليست آية مطلقاً . أما قوله في سورة النمل : ﴿ إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴾ [النمل : ٣٠] فهي آية من القرآن إجماعاً .

وأما سورة براءة فليست البسملة آية منها إجماعا ، واختلف فيما سوى هذا ، فذكر بعض أهل الأصول أن البسملة ليست من القرآن وقال قوم هي منه في الفاتحة فقط ، وقيل هي آية من أول كل سورة وهو مذهب الشافعي رحمه الله تعالى .

قال مقيده عفا الله عنه :

ومن أحسن ما قيل في ذلك ، الجمع بين الأقوال ، بأن البسملة في بعض القراءات كقراءة ابن كثير آية من القرآن وفي بعض القرآن ليست آية ، ولا غرابة في هذا .

فقوله في سورة الحديد : ﴿ فَإِنَّ اللهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴾ [الحديد:٢٤] لفظة ﴿ هو ﴾ من القرآن في قراءة ابن كثير وأبي عمرو وعاصم وحمزة والكسائي وليست من القرآن ، في قراءة نافع وابن عامر لأنهما قرءا ﴿ فَإِنَّ اللهَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴾ [الحديد : ٢٤] وبعض المصاحف فيه لفظة ﴿ هو ﴾ وبعضها ليست فيه وقوله : ﴿ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ إِنَّ اللهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴾ [البقرة : ١١٥] . ﴿ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللهُ وَلَداً ﴾ الآية

— ٦٦ —

[البقرة : ١١٦] . فالواو من قوله : ﴿ وقالوا ﴾ في هذه الآية من القرآن ، على قراءة السبعة غير ابن عامر ، وهي في قراءة ابن عامر ليست من القرآن لأنه قرأ : ﴿ قَالُوا اتَّخَذَ اللهُ وَلَداً ﴾ [البقرة : ١١٦] بغير واو وهي محذوفة في مصحف أهل الشام ، وقس على هذا وبه تعرف أنه لا إشكال في كون البسملة آية في بعض الحروف دون بعض ، وبذلك تتفق أقوال العلماء . وأشار إلى هذا الجمع في المراقي بقوله :

وليس للقرآن تعزى البسمله　　وكونها منه الخلاف[1] نقلـه
وبعضهم إلى القرآن نظر　　وذاك للوفاق رأي معتبر
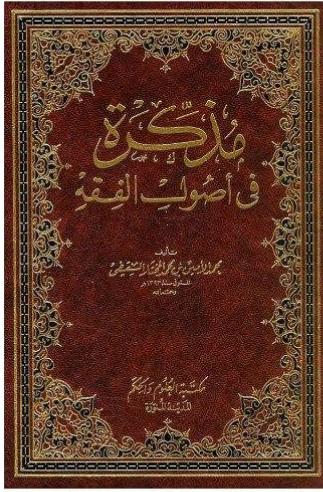
قال المؤلف رحمه الله

فأما ما نقل نقلا غ...
(فصيام ثلاثة أيام متتاب...
قطعاً إلى آخره .

خلاصة ما ذكره ف...
(متتابعات) المذكورة ...
الاحتجاج به مع الجزم ...
لا يجوز الاحتجاج به لأ...
بطل الاحتجاج به من ...

وقال قوم : يجوز الا...

(١) الخلاف : أي المخالف ، ...

— ٦٧ —

معاویہ: یہ ترجمہ کن الفاظ کا ہے؟(اشارہ 109 کی طرف)۔ وہی عربی الفاظ لکھ کر ترجمہ کرو(112)؟

معاویہ: وہ یہاں کاپی کر کے بھیجو(اشارہ 110 کی طرف)(113)

معاویہ: کیا ثابت کرنا چاہتے ہو اس سے؟ وضاحت کرو[15]۔(114)۔ دھو کا ابھی واضح کرتا ہوں جناب کا، پہلے یہ بولو کہ کیا ثابت کرنا چاہتے ہو اس سے؟(اشارہ 111 کی طرف)(115)End

مختار حیدر: ہائی لائٹ ہے عبارت، دوست(اشارہ 112 کی طرف)(116)۔ وقت ضائع نہیں کروں گا(اشارہ 113 کی طرف)

مختار حیدر: ابھی بتاتا ہوں(اشارہ 114 کی طرف)

مختار حیدر: پہلے بتا چکا۔ مزید بتاتا ہوں(اشارہ 115 کی طرف)

[15] مذکرۃ فی اصول الفقہ کے سکین کی طرف اشارہ ہے۔

مختار حیدر: یہ کتاب کا سرورق

« الاعتبار ببقاء الجنة والنار » لتقي الدين علي بن عبدالباقي السبكي المتوفى سنة ٧٥٦ .

وقال صديق حسن خان : « وقد ألف العلامة الشيخ مرعي الكرمي رسالة سماها : « توفيق الفريقين على خلود أهل الدارين » ، وفي الباب رسالة للسيد الإمام محمد بن إسماعيل الأمير ، ورسالة للقاضي العلامة المجتهد محمد بن علي الشوكاني ، حاصلها بقاء الجنة والنار وخلود أهلها فيها »(١) .

وهنا أمور نحب بيانها :

الأول : أن هذا القول قول باطل وإن ذهب إليه عَلَمان من أعلام الإسلام ، فقد علّمنا شيخ الإسلام ابن تيمية ، وتلميذه ابن القيم أن حب الحق ينبغي أن يكون مقدما على حب الرجال . وأدلة بطلانه النصوص الكثيرة الدالة على خلود النار ، وهي نصوص قطعية الثبوت قطعية الدلالة ، وقد ذكرنا قول من نقل الإجماع على خلود النار .

الثاني : أنه لا يجوز بحال من الأحوال ذم شيخ الإسلام ابن تيمية وتلميذه ابن القيم بسبب هذه المقالة ، فقد كفرهما قوم ، وفسقهما قوم بسبب ذلك ، وكل هذا ليس بصواب ، فإنهما مجتهدان مأجوران مثابان ، ولو علما الحق في خلاف قولهما لاتبعاه ، ودعوى أن المخالف في مثل هذا يكفّر قائلة يُوصِل القائلين بهذا إلى تكفير أئمة هذه الأمة الذين لا يُمارَى في إمامتهم ، فإن عمر بن الخطاب رضي الله عنه كان يذهب إلى أن المسافر إذا لم يجد الماء لا يتيمم ولا يصلي ، وقد اتفقت الأمة على خلاف هذا ، والإمام مالك كان يرى أن « بسم الله الرحمن الرحيم » ليست آية

(١) يقظة أولى الاعتبار ، لصديق حسن خان : ص ٤٢ ، ورسالة الصنعاني طبعها المكتب الإسلامي ببيروت ، وقد حققها وكتب لها مقدمة ضافية الشيخ ناصر الدين الألباني فأجاد .

- ٤٥ -

من كتاب الله ، وقد أجمعت الأمة على أن ما بين الدفتين قرآن ، وقال أقوام بعدم زيادة الإيمان ونقصانه مع كونه مثبت بالكتاب والسنة صريح فيهما ، والإجماع منعقد عليه .

الثالث : ينبغي أن ننبه أن لابن تيمية وابن القيم قولا بعدم فناء النار ، جاء في مجموع فتاوي شيخ الإسلام قوله في إجابة سؤال : « وقد اتفق سلف الأمة وأئمتها وسائر أهل السنة والجماعة على أن من المخلوقات مالا يعدم ولا يفنى بالكلية كالجنة والنار والعرش وغير ذلك ، ولم يقل بفناء جميع المخلوقات إلا طائفة من أهل الكلام المبتدعين ، كالجهم بن صفوان ومن وافقه من المعتزلة ونحوهم ، وهذا قول باطل يخالف كتاب الله ، وسنة رسوله ، وجماع سلف الأمة وأئمتها »(١) .

وإذا كان الأمر كذلك ، أي لهما قولان ، فلا يجوز أن نجزم بأن القول بفناء النار هو قولهما مالم يعلم أنه القول الأخير ، وإذا لم يعلم القول الأخير فالأولى التوقف في نسبة أحد المذهبين إليهما .

الرابع : الأدلة التي احتج بها شيخ الإسلام وابن القيم على فناء النار ، بعضها غير صحيح ، والصحيح منها غير صريح ، بل يمكن حمله على غير فناء النار ، بل على فناء النار التي يكون فيها عصاة الموحدين . وقد ناقش الصنعاني في رسالته التي يرد فيها على ابن تيمية وابن القيم هذه الأدلة ، وبين عدم نهوضها على ما ذهب إليه . وهذه الرسالة هي المسماة « برفع الأستار لإبطال أدلة القائلين بفناء النار »(٢) .

(١) مجموع فتاوي شيخ الإسلام : (١٨/٣٠٧) .
(٢) طبعها المكتب الإسلامي ببيروت .

- ٤٦ -

مختار حیدر: امام مالک بسم اللہ کو کتاب اللہ کا حصہ نہیں مانتے تھے۔ بہتر ہے مصنف پر لعنت بھیج دو، دوسرا کام مشکل ہے۔ End

معاویہ: یہ دونوں اسکین آپ ہی نے بھیجے تھے نہ؟ دیکھو کیا لکھا ہے امام مالک رحمہ اللہ کا نظریہ

جماعة أنها لا تذكر سراً ولا جهراً ، وأهل هذه المقالة منهم القائلون أنها ليست من القرآن . وحكى القاضي أبو الطيب الطبري عن ابن أبي ليلى والحكم أن الجهر والإسرار بها سواء فهذه المذاهب في الجهر بها وإثبات قراءتها ونفيها .

وقد اختلفوا هل هي آية من الفاتحة فقط أو من كل سورة ، أو ليست بآية ، فذهب ابن عباس وابن عمر وابن الزبير وطاوس وعطاء ومكحول وابن المبارك وطائفة إلى أنها آية من الفاتحة ومن كل سورة غير براءة ، وحكى عن أحمد وإسحق وأبي عبيد وجماعة من أهل الكوفة ومكة وأكثر العراقيين ، ومحكاه الخطابي عن أبي هريرة وسعيد بن جبير ، ورواه البيهقي في الخلافيات بإسناده عن علي بن أبي طالب والزهري وسفيان الثوري ، وحكاه في السنن الكبرى عن ابن عباس ومحمد بن كعب أنها آية من الفاتحة فقط. وحكي عن الأوزاعي ومالك وأبي حنيفة وداود وهو رواية عن أحمد أنها ليست آية في الفاتحة ولا في أوائل السور . وقال أبو بكر الرازي وغيره من الحنفية : هي آية بين كل سورتين غير الأنفال وبراءة وليست من السور بل هي قرآن مستقل كسورة قصيرة وحكي هذا عن داود وأصحابه وهو رواية عن أحمد .

واعلم أن الأمة أجمعت أنه لا يكفر من أثبتها ولا من نفاها لاختلاف العلماء فيها بخلاف ما لو نفى حرفاً مجمعاً عليه أو أثبت ما لم يقل به أحد فإنه كفر بالإجماع . ولا خلاف أنها آية في أثناء سورة النمل ولا خلاف في إثباتها خطاً في أوائل السور في المصحف إلا في أول سورة التوبة . وأما التلاوة فلا خلاف بين القراء السبعة في أول فاتحة الكتاب وفي أول كل سورة إذا ابتدأ بها القارىء ما خلا سورة التوبة . وأما في أوائل السور مع الوصل بسورة قبلها فأثبتها ابن كثير وقالون وعاصم والكسائي من القراء في أول كل سورة إلا أول سورة التوبة وحذفها منهم أبو عمرو وحمزة وورش وابن عامر .

وقد احتج القائلون بالإسرار بها بحديث الباب وحديث ابن مغفل الآتي وغيرهما مما ذكرنا . واحتج القائلون بالجهر بها في الصلاة الجهرية بأحاديث . منها حديث أنس وحديث أم سلمة الآتيان وسيأتي الكلام عليهما . ومنها حديث ابن عباس عند الترمذي والدارقطني بلفظ كان النبي ﷺ « يفتتح الصلاة ببسم الله الرحمن الرحيم » . قال الترمذي: هذا حديث ليس إسناده بذاك وفي إسناده إسماعيل بن حماد ، قال البزار : إسماعيل لم يكن بالقوي . وقال العقيلي: غير محفوظ، وقد وثق إسماعيل يحيى بن معين . وقال أبو حاتم : وفي إسناده أبو خالد الوالبي اسمه هرمز وقيل هرم ، قال الحافظ : مج أبو زرعة : لا أعرف من هو . وقال أبو حاتم : صالح الحديث . وقد ضـ

نيل الأوطار

وأمر بإثباتها في أول كل سورة ، والذي يدل على أن الله تعالى أنزلها ، وعلى أنها من القرآن ما روي عن أم سلمة أن النبي ﴿ﷺ﴾ كان يعد بسم الله الرحمن الرحيم آية فاصلة ، وعن إبراهيم بن يزيد قال : قلت لعمرو بن دينار : أن الفضل الرقاشي يزعم أن بسم الله الرحمن الرحيم ليس من القرآن ، فقال : سبحان الله ما أجرأ هذا الرجل ! سمعت سعيد بن جبيريقول: سمعت ابن عباس يقول : كان النبي ﴿ﷺ﴾ إذا أنزل عليه بسم الله الرحمن الرحيم علم أن تلك السورة قد ختمت وفتح غيرها ، وعن عبد الله بن المبارك أنه قال : من ترك بسم الله الرحمن الرحيم فقد ترك مائة وثلاث عشرة آية ، وروي مثله عن ابن عمر ، وأبي هريرة .

الفرع الثالث : القائلون بأن التسمية آية من الفاتحة وأن الفاتحة يجب قراءتها في الصلاة لا شك أنهم يوجبون قراءة التسمية أما الذين لا يقولون به فقد اختلفوا ، فقال أبو حنيفة وأتباعه والحسن بن صالح بن جني وسفيان الثوري وابن أبي ليلى : يقرأ التسمية سراً ، وقال مالك : لا ينبغي أن يقرأها في المكتوبة لا سراً ولا جهراً ، وأما في النافلة فإن شاء قرأها وإن شاء ترك .

الفرع الرابع : مذهب الشافعي يقتضي وجوب قراءتها في كل الركعات ، أما أبو حنيفة فعنه روايتان روى يعلى عن أبي يوسف عن أبي حنيفة أنه يقرأها في كل ركعة قبل الفاتحة ، وروى أبو يوسف ومحمد والحسن بن زياد ثلاثتهم جميعاً عن أبي حنيفة ، أنه قال : إذا قرأها في أول ركعة عند ابتداء القراءة لم يكن عليه أن يقرأها في تلك الصلاة حتى يفرغ منها ، قال : وإن قرأها مع كل سورة فحسن .

الفرع الخامس : ظاهر قول أبي حنيفة أنه لما قرأ التسمية في أول الفاتحة فإنه لا يعيدها في أوائل سائر السور، وعند الشافعي أن الأفضل إعادتها في أول كل سورة ، لقوله عليه السلام كل أمر ذي بال لا يبدأ فيه ببسم الله فهو أبتر .

الفرع السادس : اختلفوا في أنه هل يجوز للحائض والجنب قرا[...] الرحيم ؟ والصحيح عندنا أنه لا يجوز .

الفرع السابع : أجمع العلماء على أن تسمية الله على الوضوء م[...] على أنها غير واجبة لقوله ﴿ﷺ﴾ : توضأ كما أمرك الله به ، والتسمية [...] الوضوء ، وقال أهل الظاهر إنها واجبة فلو تركها عمداً أو سهواً لم تصح [...] أن تركها عامداً لم يجز ، وأن تركها ساهياً جاز .

معاویہ: امام مالک رحمہ اللہ تو بسم اللہ کو صرف فاتحہ کا حصہ نہیں مان رہے۔ اور نماز میں پڑھنے کا کہہ رہے ہیں، کیا غیر قرآن نماز میں پڑھا جاتا ہے؟

معاویہ: ان کو[16] امام مالک رحمہ اللہ کا نظریہ بیان کرنے میں غلطی ہوئی ہے (117)۔ امام مالک رح صرف فاتحہ کا حصہ نہیں مانتے۔ معاویہ: کاپی کر کے بھیجو؟ (اشارہ 116 کی طرف) (118)۔ جواب؟ (اشارہ 114 کی طرف)۔ جواب دو؟ (اشارہ 107 کی طرف)۔ معاویہ: End

مختار حیدر: چلو، لعنت نہ سہی۔ غلطی ہی مان لی آپ نے، اچھی بات ہے (اشارہ 117 کی طرف) (119)۔۔ لیکن امام مالک کا معاملہ ختم نہیں ہوا۔

— ١٧١ —

قال ابو محمد وهذا خ

قال ابو محمد : إلا أنها

عن زر بن حبيش عن ابن

عامر مسندة الى أبى الدرد

« وما خلق الذكر والانثى

ابن مغيث القاضى قال نا يح

أحمد بن ابى خليفة نا ابو

داود نا حفص بن عمر الحوضى نا حماد بن زيد نا أيوب السختيانى عن ابى قلابة عن انس بن مالك (١) . قال : اختلفوا فى القراءات على عهد عثمان بن عفان ، حتى اقتتل الغلمان والمعلمون فبلغ ذلك عثمان . فقال : عندى تكذبون به وتختلفون فيه ، فما نأى عنى كان اشد تكذيبا واكثر لحنا ، ياصحابة محمد: اجتمعوا فاكتبوا للناس . قال : فكتبوا ، قال : فحدثنى أنهم كانوا اذا ترادّوا فى آية ، قالوا : هذه أقرأها رسول الله صلى الله عليه وسلم فلانا ، فيرسل اليه وهو على ثلاثة من المدينة فيقول : كيف أقرأك رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فيقول : كذا وكذا فيكتبونها ، وقد تركوا لها مكاناً

قال أبو محمد : فهذه صفة عمل عثمان رضى الله عنه ، بحضرة الصحابة رضى الله عنهم فى نسخ المصاحف ، وحرق ما أحرق منها مما غير عمداً وخطأ . ومن العجب أن جمهرة من المعارضين لنا ، وهم المالكيون ، قد صح عن صاحبهم ما * ناه المهلب بن ابى صفرة الاسدى التميمي قال نا ابن مناس نا ابن مسرور نا يحيي نا يونس بن عبد الاعلى نا ابن وهب حدثنى مالك بن انس. قال : اقرأ عبدالله ابن مسعود رجلا: « ان شجرة الزقوم طعام الاثيم » . فجعل الرجل يقول : طعام اليتيم . فقال له ابن مسعود : طعام الفاجر. قال ابن وهب: قلت لمالك :

(١) فى الأصل زيادة (العامرى) ولم نعرف له وجها

[16] ڈاکٹر عمر سلیمان کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

— ١٧٢ —

أترى ان يقرأ كذلك ؟ قال نعم ! ارى ذلك واسعا . فقيل لمالك : افترى أن يقرأ بمثـل ما قرأ عمر بن الخطاب : فامضوا الى ذكر الله ؟ قال مالك : ذلك جائز . قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : أنزل القرآن على سـبعة احرف ، فاقرأوا منه ماتيسر مثل تعلمون يعلمون . قال مالك : ولا ارى فى اختلافهم فى مثل هـذا بأسا ، ولقد كان الناس ولهم مصاحف ، والستة الذين أوصى اليهم عمر بن الخطاب كانت لهم مصاحف .

قال ابو محمد : فكيف يقولون فى مثل هذا أيجيزون(١) القراءة هكذا ، فلعمرى لقد هلكوا وأهلكوا ، واطلقوا كل بائقة فى القرآن ، أو يمنعون من هذا ، فيخالفون صاحبهم فى اعظم الأشياء ، وهذا اسناد عنه فى غاية الصحة ، وهو مما اخطأ فيه مالك مما لم يتدبره ، لكن قاصدا الى الخير . ولو أن امرأ ثبت على هذا واجازه بعد التنبيه له على مافيه ، وقيام حجة الله تعالى عليه فى ورود القرآن بخلاف هذا ، لكان كافرا ، ونعوذ بالله من الضلال

قال ابو محمد : فبطل ماقالوه فى الاجماع باوضح بيان . والحمد لله رب العالمين

فصل

فيمن قال : مالا يعر...

فيما ه...

قال ابو محمد : قد ذكر...

أصلا ، وهما : إما شئ لا يكو...

وأن محمدا رسول الله ، والبر...

القرآن ، وكالصلوات الخمس...

(١) فى الاصل « لايجيزون » وهو خطأ

مختار حیدر: امام مالک نے قرآن مجید کے الفاظ بدلنے کی اجازت دی۔ مثال کے لیے جناب ابن مسعود اور جناب عمر کے الفاظ لائے گئے ہیں۔ یہاں سات حروف والی کہانی نہیں چلے گی۔ کیونکہ ابن حزم بہت غصے میں ہیں اس معاملے میں امام مالک پر۔

کہہ رہے ہیں کہ یہ لوگ خود بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا، کہہ رہے ہیں کہ تنبیہ اور حجت قائم ہونے پر بھی ان کا یہ موقف ہوتا تو یہ کافر ہو جاتے اس بات پر۔لہٰذا دوبارہ کہہ رہا ہوں، سات حروف والی کہانی نہیں چلے گی۔اور آپ نے تحریف کی چار تعریفوں میں کہا تھا کہ قرآن مجید کے حروف نکالے جائیں اور اپنی مرضی کے حروف ڈالے جائیں تو تحریف ہے۔اب آپ کی مرضی ہے، امام مالک کو کافر کہہ لیں یا ابن حزم کو گمراہ اور الزام لگانے والا(120)۔۔End

معاویہ:اپنے اعتراضات سے ہاتھ اٹھاتے ہوئے آرہے ہو۔نہ میرے سوالات کا جواب دے پا رہے ہو۔یہ ہے شیعہ مناظر کا حال۔(121)۔

معاویہ:غلطی کرنے والا ملعون ہوتا ہے کیا شیعہ مذہب میں؟(اشارہ 119 کی طرف)۔

معاویہ:بالکل یہ بات اختلاف قرأت کی ہی چل رہی ہے جس کو آپ جیسے دھوکے باز تحریف بنا کر پیش کر رہے ہیں، دیکھتے جاؤ اب۔

—١٧٢—

أترى ان يقرأ كذلك ؟ قال نعم ! ارى ذلك واسعا . فقيل لمالك : افترى أن يقرأ بمثل ما قرأ عمر بن الخطاب : فامضوا الى ذكر الله ؟ قال مالك : ذلك جائز . قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : أنزل القرآن على سبعة احرف ، فاقرأوا منه ماتيسر مثل تعلمون يعلمون . قال مالك : ولا ارى فى اختلافهم فى مثل هذا بأسا ، ولقد كان الناس ولهم مصاحف ، والستة الذين أوصى اليهم عمر بن الخطاب كانت لهم مصاحف .

قال ابو محمد : فكيف يقولون فى مثل هذا أيجيزون(١) القراءة هكذا ، فلعمرى لقد هلكوا وأهلكوا ، واطلقوا كل بائقة فى القرآن ، أو يمنعون من هذا ، فيخالفون صاحبهم فى اعظم الأشياء ، وهذا اسناد عنه فى غاية الصحة ، وهو مما اخطأ فيه مالك مما لم يتدبره ، لكن قاصدا الى الخير . ولو أن امرأ ثبت على هذا واجازه بعد التنبيه له على مافيه ، وقيام حجة الله تعالى عليه فى ورود القرآن بخلاف هذا ، لكان كافرا ، ونعوذ بالله من الضلال

قال ابو محمد : فبطل ماقالوه فى الاجماع باوضح بيان . والحمد لله رب العالمين

ابن مغيث القاضي قال نا يح ... ن
أحمد بن ابى خليفة نا ابو ... بن ... يم بن ... بى
داود نا حفص بن عمر الحوضى نا حماد بن زيد نا أيوب السختيانى عن ابى
قلابة عن انس بن مالك (١) . قال : اختلفوا فى القراءات على عهد عثمان بن
عفان ، حتى اقتتل الغلمان والمعلمون فبلغ ذلك عثمان . فقال : عندى تكذبون
به وتختلفون فيه ، فانأى عنى كان اشد تكذيبا واكثر لحنا ، ياصحابة محمد:
اجتمعوا فا كتبوا للناس . قال : فكتبوا ، قال : فحدثنى أنهم كانوا اذا
ترادوا فى آية ، قالوا : هذه أقرأها رسول الله صلى الله عليه وسلم فلانا ،
فيرسل اليه وهو على ثلاثة من المدينة فيقول : كيف أقرأك رسول الله
صلى الله عليه وسلم ، فيقول : كذا وكذا فيكتبونها ، وقد تركوا لها مكاناً
قال أبو محمد : فهذه صفة عمل عثمان رضى الله عنه ، بحضرة الصحابة رضى
الله عنهم فى نسخ المصاحف ، وحرق ما أحرق منها مما غير عمداً وخطأ . ومن
العجب أن جهرة من المعارضين لنا ، وهم المالكيون ، قد صح عن صاحبهم ما *

معاویہ: یہ دیکھیں قارئین، یہاں بحث ہی اختلاف قرأت کی چل رہی ہے۔ یہ الفاظ ان دھوکے باز شیعوں نے ہائے لائٹ ہی نہیں کیے تاکہ عوام کو دھوکہ دے سکیں۔ امام مالک رحمہ اللہ نے یہاں اپنی بات کی دلیل حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دی ہے کہ جس قرأت پر چاہے پڑھو۔ تو بات واضح ہے کہ بحث قرأت کی ہے اور یہ لوگ اس سے تحریف ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں(122)۔

معاویہ: ابن حزم کے غصے سے تحریف کس طرح ثابت ہوتی ہے؟(اشارہ 120 کی طرف)۔ حالانکہ امام مالک رحمہ اللہ تو اس کو اختلاف قرأت کہہ کر حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیش کر رہے ہیں؟(123)

معاویہ: کاپی کرو جواب یہاں(اشارہ 118 کی طرف)۔، ابھی تک لاجواب۔ اعتراض سے بھاگا۔ یہی تم لوگوں کے دھوکے بازی کی دلیل ہے کہ اپنے اعتراض پر بات کرنے کو تیار ہی نہیں ہو۔End

مختار حیدر: وقت کم ہے دوست۔ بہت سے دلائل چھوڑنے پر رہے ہیں وقت کی کمی کی وجہ سے(اشارہ 121 کی طرف)۔

معاویہ: آج کا وقت مکمل، کل جواب دینا۔

مختار حیدر: اور تم چاہتے ہی یہی ہو کہ میں بات دوہرائے جاؤں۔ وقت ضائع کیا آج۔ خیر، کل بات کرتے ہیں۔

مختار حیدر: السلام علیکم برادران۔ تیزی سے معاویہ صاحب کے کچھ اعتراضات کا جواب دے کر اپنے دعویٰ کے دوسرے نقطہ کی طرف بڑھتا ہوں۔

مختار حیدر: قارئین کے سامنے مزید آسان کرتا ہوں۔(اشارہ 79 کی طرف)۔

فرض کریں کہ بسم اللہ کے بغیر قرآن مجید میں 6550 آیات ہیں۔

اب جو اہل سنت علماء بسم اللہ کو ہر سورت کا حصہ سمجھتے ہیں، ان کے نزدیک قرآن مجید کی کل آیات 6664 ہوں گی۔

جو اسے صرف الحمد کا حصہ سمجھتے ہیں، ان کے نزدیک قرآن مجید کی کل 6551 آیات ہوں گی۔

جو اسے صرف سورہ نمل کی آیت کا ایک ٹکڑا سمجھتے ہیں، ان کے نزدیک قرآن مجید کی کل آیات 6550 ہیں۔

آپ اندازہ لگائیں کہ جن کے بزرگ اب بھی قرآن مجید کے معاملے میں شک و اختلاف میں ہیں، وہ ہم پر قرآن مجید کو نہ ماننے کا الزام لگاتے ہیں، خوب۔

مختار حیدر: یہاں معاویہ صاحب نہ آیت صفائی سے نکلنا چاہتے تھے[17]، لیکن ہم نے پکڑ کر لی۔ قارئین یہ سوال بقول معاویہ صاحب کے اس لیے نہیں بنتا، کیونکہ یہ معاویہ صاحب اور ان کے اکابرین کو واضح طور پر موجودہ قرآن کا منکر ثابت کر رہا ہے۔ کشمیری صاحب کی دفعہ تو میں نے معاویہ صاحب کو تین مواقع دیئے تھے، کاش کہ وقت ہوتا تو میں معاویہ صاحب کو اس معاملے میں چھ مواقع دیتا۔ اور قارئین دیکھتے کہ یہ کس کس طرح کے حیلے بناتے۔ لیکن میرے پاس بارہ میں سے اب صرف چار گھنٹے باقی ہیں، اور میرے دعویٰ کے چار میں سے تین نقاط باقی ہیں۔

مختار حیدر: میرے اعتراضات نہیں، دلائل ہیں دوست (اشارہ 121 کی طرف)۔ اعتراضات آپ کی طرف سے ہیں۔ جو اعتراضات معقول تھے، ان کے جواب دے چکا۔ نامعقول اعتراضات اور خوامخواہ بار بار دوہرائے جانے والے اعتراضات کے جواب میں وقت ضائع ہوگا۔ قارئین سمجھ چکے ہیں۔ آپ پریشان نہ ہوں۔

مختار حیدر: میرے دوست، جس طرح میں نے کشمیری صاحب کے بارے میں آپ کو تین مواقع دئے، وقت ہوتا تو ابن التین اور امام مالک کے بارے میں بھی مواقع دیتا۔ تاکہ آپ کی بے چارگی بالکل عیاں ہو جاتی۔ لیکن عقلمندوں کے لیے بات پوری طرح سے واضح کر چکا ہوں۔

میں نے آپ کو ڈاکٹر صاحب پر لعنت کا آسان ہدف دیا تھا، کیونکہ امام مالک کی تکفیر کرنا تو آپ کے لیے ممکن ہی نہیں۔ لیکن آپ ھینگ لگے نہ پھٹکری، رنگ بھی چوکھا ائے والا فارمولا استعمال کرنا چاہتے ہیں۔

ہم پر کفر کا فتوی لگانے میں بڑی تیزی دکھاتے ہیں آپ، جبکہ اپنے فضل رقاشی پر پچاس منٹ کا وقت اور بہت سے دوستوں کی مدد چاہئے ہوتی ہے آپ کو؟ حالانکہ جو الفاظ فضل رقاشی کے ہیں، وہی الفاظ ابن التین اور امام مالک کے بارے میں ہیں۔ میں پہلے پیش کیے سکین دوبارہ لگا رہا ہوں، الفاظ بتانے کے لیے۔

---

[17] معاویہ صاحب کے اس میسج سے اگلا میسج مراد ہے، جس کو چند صفحات پہلے (79) سے ظاہر کیا گیا ہے۔

مختار حیدر: غور سے دیکھو ☜ لیس من القران ☞ کے الفاظ ہیں۔ ان الفاظ پر آپ نے پچاس منٹ بعد اس (فضل رقاشی) غریب پر کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ اگر یہ آپ کے اکابرین میں سے ہوتا تو آپ پچاس سال بعد بھی اس پر کفر کا فتویٰ نہ لگاتے ۔

٢١٣ — المسائل الفقهية المستنبطة من الفاتحة

وأمر بإثباتها في أول كل سورة ، والذي يدل على أن الله تعالى أنزلها ، وعلى أنها من القرآن ما روي عن أم سلمة أن النبي ﷺ كان يعد بسم الله الرحمن الرحيم آية فاصلة ، وعن إبراهيم بن يزيد قال : قلت لعمرو بن دينار : أن الفضل الرقاشي يزعم أن بسم الله الرحمن الرحيم ليس من القرآن ، فقال : سبحان الله ما أجرأ هذا الرجل ! سمعت سعيد بن جبير يقول: سمعت ابن عباس يقول : كان النبي ﷺ إذا أنزل عليه بسم الله الرحمن الرحيم علم أن تلك السورة قد ختمت وفتح غيرها ، وعن عبد الله بن المبارك أنه قال : من ترك بسم الله الرحمن الرحيم فقد ترك مائة وثلاث عشرة آية ، وروي مثله عن ابن عمر ، وأبي هريرة .

الفرع الثالث : القائلون بأن التسمية آية من الفاتحة وأن الفاتحة يجب قراءتها في الصلاة لا شك أنهم يوجبون قراءة التسمية أما الذين لا يقولون به فقد اختلفوا ، فقال أبو حنيفة وأتباعه والحسن بن صالح بن جني وسفيان الثوري وابن أبي ليلى : يقرأ التسمية سراً ، وقال مالك : لا ينبغي أن يقرأها في المكتوبة لا سراً ولا جهراً ، وأما في النافلة فإن شاء قرأها وإن شاء ترك .

الفرع الرابع : مذهب الشافعي يقتضي وجوب قراءتها في كل الركعات ، أما أبو حنيفة فعنه روايتان روى يعلى عن أبي يوسف عن أبي حنيفة أنه يقرأها في كل ركعة قبل الفاتحة ، وروى أبو يوسف ومحمد والحسن بن زياد ثلاثتهم جميعاً عن أبي حنيفة ، أنه قال : إذا قرأها في أول ركعة عند ابتداء القراءة لم يكن عليه أن يقرأها في تلك الصلاة حتى يفرغ منها ، قال : وإن قرأها مع كل سورة فحسن .

الفرع الخامس : ظاهر قول أبي حنيفة أنه لما قرأ التسمية في أول الفاتحة فإنه لا يعيدها في أوائل سائر السور، وعند الشافعي أن الأفضل إعادتها في أول كل سورة ، لقوله عليه السلام كل أمر ذي بال لا يبدأ فيه ببسم الله فهو أبتر .

الفرع السادس : اختلفوا في أنه هل يجوز للحائض والجنب قرا[...] الرحيم ؟ والصحيح عندنا أنه لا يجوز .

الفرع السابع : أجمع العلماء على أن تسمية الله على الوضوء م[...] على أنها غير واجبة لقوله ﷺ : توضأ كما أمرك الله به ، والتسمي[...] الوضوء ، وقال أهل الظاهر إنها واجبة فلو تركها عمداً أو سهواً لم تصح [...] أن تركها عامداً لم يجز ، وأن تركها ساهياً جاز .

تفسير الفخر الرازي

اور میری اس بات کا ثبوت ابن التین اور امام مالک ہیں۔ ان کے بالکل انہی الفاظ پر آپ نے کفر کا فتویٰ نہیں لگایا، کیونکہ وہ آپ کے اکابرین میں سے ہیں۔

دوبارہ سکین رکھ رہا ہوں ابن التین اور امام مالک کے ☟

مختار حیدر: ☚ لیست ایه من القرآن ☛ کے الفاظ ہی ہیں نا ابن التین کے؟ اب آپ ادھر ادھر کی باتیں کر کے جان چھڑاؤ۔

فتح الباري

بشرح صحيح البخاري

تأليف

الإمام الحافظ شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

٧٧٣ - ٨٥٢ هـ

أشرف على تحقيق الكتاب وراجعه

شعيب الأرنؤوط عادل مرشد

حقق هذا الجزء وخرجه وعلق عليه

أحمد برهوم محمد كامل قره بللي

شارك في تخريج نصوصه

هيثم عبد الغفور

الجزء الثالث عشر

الرسالة العالمية

---

١٢ سورة الفاتحة / ح ٤٤٧٤ فتح الباري بشرح البخاري

قوله: «ألم تَقُل: لَأُعلِّمَنَّكَ سورة» في حديث أبي هريرة: قلت: يا رسول الله، ما السّورة التي قد وَعدتَني؟ قال: «كيفَ تقرأ في الصلاة؟» فقرأتُ عليه أمَّ الكتاب.

قوله: «قال: ﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾ هي السَّبْع المَثَاني» في رواية معاذ في تفسير الأنفال: «فقال: هي ﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾، السَّبع المثاني والقرآن العظيم الذي أوتيته»، وفي حديث أبي هريرة: «فقال: إنَّها السَّبع المثاني والقرآن العظيم الذي أوتيته»، وفي هذا تصريحٌ بأنَّ المراد بقوله تعالى: ﴿وَلَقَدْ ءَاتَيْنَٰكَ سَبْعًا مِّنَ ٱلْمَثَانِى﴾ [الحجر:٨٧] هي الفاتحة.

وقد روى النَّسائيُّ (٩١٥) بإسنادٍ صحيح عن ابن عبَّاس: أنَّ السَّبع المثاني هي السَّبع الطِّوال؛ أي: السُّوَر من أوَّل البقرة إلى آخر الأعراف ثمَّ براءة، وقيل: يونس. وعلى الأوَّل فالمراد بالسَّبع: الآيُ، لأنَّ الفاتحة سبع آيات، وهو قول سعيد بن جُبَير.

واختُلِفَ في تسميتها «مَثاني» فقيلَ: لأنَّها تُثَنَّى في كلِّ ركعة، أي: تُعاد، وقيل: لأنَّها يُثنَى بها على الله تعالى، وقيل: لأنَّها استُثنِيَت لهذه الأُمَّة لم تَنزِل على مَن قبلها، قال ابن التِّين: فيه دليل على أنَّ «بسم الله الرَّحمن الرحيم» ليست آية من القرآن، كذا قال، وعكس غيرُه لأنَّه أراد السّورة، ويُؤيِّده أنَّه لو أراد بقوله[1]: «الحمد لله ربِّ العالمينَ» الآية لم يَقُل: هي السَّبع المثاني، لأنَّ الآية الواحدة لا يقال لها سبعٌ، فدَلَّ على أنَّه أراد بها السّورة. و«الحمد لله رَبِّ العالمينَ» من أسمائها، وفيه قوّة لتأويلِ الشافعيّ في حديث أنس حيث[2] قال: كانوا يفتتحونَ الصلاة بالحمدُ لله رَبِّ العالمينَ[3]، قال الشافعيُّ: أراد السّورة، وتُعقِّبَ بأنَّ هذه السّورة تُسمَّى سورةَ الحمد لله، ولا تُسمَّى الحمد لله رَبِّ العالمينَ، وهذا الحديث يَرُدّ هذا التَّعَقُّب.

وفيه أنَّ الأمر يقتضي الفَوْر، لأنَّه عاتَبَ الصَّحابيَّ على تأخير إجابته. وفيه استعمال صيغة العموم في الأحوال كلّها، قال الخطَّابيُّ: فيه أنَّ حُكْم لفظ العموم أن يَجري على جميع

(١) لفظة «بقوله» سقطت من (س).

(٢) لفظة «حيث» سقطت من (س).

(٣) أخرجه البخاري في «الصحيح» (٧٤٣).

مختار حیدر: اب آتے ہیں امام مالک کی طرف، اور آپ کے اٹھائے بودے اعتراضات کی طرف۔

مختار حیدر: امام مالک بسم اللہ کو الحمد اور دیگر سوروں کے شروع کا حصہ نہیں مانتے تھے۔ اس کا جو مطلب ہے وہ ڈاکٹر عمر سلیمان الاشقر نے واضح کر دیا ہے۔ یعنی یہ کتاب اللہ کی آیت کا انکار ہے۔ مگر میں پہلے بتا چکا کہ اپنے اکابرین پر آپ کفر کا فتوی نہیں لگائیں گے، چاہے آپ کی کتنی ہی ہنسی اڑے۔

جماعة أنها لا تذكر سراً ولا جهراً ، وأهل هذه المقالة منهم القائلون أنها ليست من القرآن . وحكى القاضي أبو الطيب الطبري عن ابن أبي ليلى والحكم أن الجهر والإسرار بها سواء فهذه المذاهب في الجهر بها وإثبات قراءتها ونفيها .

وقد اختلفوا هل هي آية من الفاتحة فقط أو من كل سورة ، أو ليست بآية ، فذهب ابن عباس وابن عمر وابن الزبير وطاوس وعطاء ومكحول وابن المبارك وطائفة إلى أنها آية من الفاتحة ومن كل سورة غير براءة ، وحكى عن أحمد وإسحق وأبي عبيد وجماعة من أهل الكوفة ومكة وأكثر العراقيين ، ومحكاه الخطابي عن أبي هريرة وسعيد بن جبير ، ورواه البيهقي في الخلافيات بإسناده عن علي بن أبي طالب والزهري وسفيان الثوري ، وحكاه فى السنن الكبرى عن ابن عباس ومحمد بن كعب أنها آية من الفاتحة فقط. وحكي عن الأوزاعي ومالك وأبي حنيفة وداود وهو رواية عن أحمد أنها ليست آية في الفاتحة ولا في أوائل السور . وقال أبو بكر الرازي وغيره من الحنفية : هي آية بين كل سورتين غير الأنفال وبراءة وليست من السور بل هي قرآن مستقل كسورة قصيرة وحكي هذا عن داود وأصحابه وهو رواية عن أحمد .

واعلم أن الأمة أجمعت أنه لا يكفر من أثبتها ولا من نفاها لاختلاف العلماء فيها بخلاف ما لو نفى حرفاً مجمعاً عليه أو أثبت ما لم يقل به أحد فإنه كفر بالإجماع . ولا خلاف أنها آية في أثناء سورة النمل ولا خلاف في إثباتها خطاً في أوئل السور في المصحف إلا في أول سورة التوبة . وأما التلاوة فلا خلاف بين القراء السبعة في أول فاتحة الكتاب وفي أول كل سورة إذا ابتدأ بها القارىء ما خلا سورة التوبة . وأما في أوائل السور مع الوصل بسورة قبلها فأثبتها ابن كثير وقالون وعاصم والكسائي من القراء في أول كل سورة إلا أول سورة التوبة وحذفها منهم أبو عمرو وحمزة وورش وابن عامر .

وقد احتج القائلون بالإسرار بها بحديث الباب وحديث ابن مغفل الآتي وغيرهما مما ذكرنا .واحتج القائلون بالجهر بها في الصلاة الجهرية بأحاديث . منها حديث أنس وحديث أم سلمة الآتيان وسيأتي الكلام عليهما . ومنها حديث ابن عباس عند الترمذي والدارقطني بلفظ كان النبي ﷺ « يفتتح الصلاة ببسم الله الرحمن الرحيم ». قال الترمذي: هذا حديث ليس إسناده بذاك وفي إسناده إسماعيل بن حماد ، قال البزار : إسماعيل لم يكن بالقوي . وقال العقيلي: غير محفوظ، وقد وثق إسماعيل يحيى بن معين . وقال أبو حاتم : وفي إسناده أبو خالد الوالبي اسمه هرمز وقيل هرم ، قال الحافظ : مج أبو زرعة : لا أعرف من هو . وقال أبو حاتم : صالح الحديث . وقد ض

نيل الأوطار

— ٢٣٣ —

مختار حیدر: جس طرح آپ نے ڈاکٹر صاحب اور امام مالک، دونوں کو پکڑے رکھا، اس طرح آپ نے امام مالک اور ابن حزم صاحب کو اکھٹے پکڑا ہوا ہے۔ اور یہ رسوائی اس لیے آپ کے حصہ میں آئی، کیونکہ آپ نے ہم پر کفر کا فتوی لگانا چاہا، جو کہ فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی روشنی میں آپ کی طرف اور آپ کے اکابرین کی طرف پلٹا۔

مختار حیدر: بڑی معصومیت سے پوچھ رہے ہیں آپ کہ ابن حزم کے غصے سے تحریف کیسے ثابت ہوئی؟ (اشارہ 123 کی طرف)۔ ایک بار پھر بتائے دیتا ہوں آپ کو، قارئین تو کب کا سمجھ چکے۔ سکین دیکھو۔ اس میں آپ کا لگایا ہوا نشان بھی موجود ہے (124)۔

—١٧٢—

أترى ان يقرأ كذلك ؟ قال نعم ! ارى ذلك واسعا . فقيل لمالك : افترى أن يقرأ بمثل ما قرأ عمر بن الخطاب : فامضوا الى ذكر الله ؟ قال مالك : ذلك جائز . قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : أنزل القرآن على سبعة احرف ، فاقرأوا منه ماتيسر مثل تعلمون يعلمون . قال مالك : ولا ارى فى اختلافهم فى مثل هذا بأسا ، ولقد كان الناس ولهم مصاحف ، والستة الذين أوصى اليهم عمر بن الخطاب كانت لهم مصاحف .

قال ابو محمد : فكيف يقولون فى مثل هذا أيجيزون(١) القراءة هكذا ، فلعمرى لقد هلكوا وأهلكوا ، واطلقوا كل بائقة فى القرآن ، أو يمنعون من هذا ، فيخالفون صاحبهم فى اعظم الأشياء ، وهذا اسناد عنه فى غاية الصحة ، وهو مما اخطأ فيه مالك مما لم يتدبره ، لكن قاصدا الى الخير . ولو أن امرأ ثبت على هذا واجازه بعد التنبيه له على مافيه ، وقيام حجة الله تعالى عليه فى ورود القرآن بخلاف هذا ، لكان كافرا ، ونعوذ بالله من الضلال

قال ابو محمد : فبطل ماقالوه فى الاجماع باوضح بيان . والحمد لله رب العالمين

فصل

فيمن قال : مالا يعر

فيا ه

قال ابو محمد : قد ذكر

أصلا ، وهما : إما شئ لا يكو

وأن محمدا رسول الله ، والبر

القرآن ، وكالصلوات الخمس

(١) فى الاصل « لايجيزون » وهوخطأ

مختار حیدر: جی میرے دوست، امام مالک نے اری کہہ کر جو اپنی رائے دی، اس پر ابن حزم نے لقد هلكوا و اهلكوا کہا، خود بھی ھلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ھلاک کیا۔ ابن حزم نے یہیں پر بس نہیں کی، آگے فرماتے ہیں لكان كافرا یعنی تنبیہ اور حجت کے قائم ہو جانے کے بعد بھی اگر کوئی یہی موقف رکھے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ پھر ابن حزم نے اس ضلالت یعنی گمراہی سے اللہ تعالی کی پناہ مانگی ہے۔ ابن حزم نے تو امام مالک کی رائے پر کفر تک کی بات کہہ دی، مگر آپ پریشان نہ ہوں، آپ کا کام صرف ہم پر کفر کے فتوی لگانا ہے۔

مختار حیدر: میں نے کہا تھا دوست کہ قرات کے اختلاف والا چورن بیچنے نہ بیٹھ جانا (اشارہ 123 کی طرف)۔ لو اب بات کی ہے تو اسی ابن حزم کی کتاب سے قرات کی کہانی بھی سن لو۔

مختار حیدر: جس عبارت کو آپ نے ٹیڑھا سا نشان لگایا، کیا اس کو غور سے پڑھا؟

—۱۷۱—

قال ابو محمد وهذا خ...

قال ابو محمد : إلا أنها ...

عن زر بن حبيش عن ابن ...

عامر مسندة الى أبى الدرد...

« وما خلق الذكر والانثى ...

ابن مغيث القاضى قال نا يحـ...

أحمد بن ابى خليفة نا ابو ...

الإحكام في أصول الأحكام — الجزء الرابع

داود نا حفص بن عمر الحوضى نا حماد بن زيد نا أيوب السختيانى عن ابى قلابة عن انس بن مالك (۱) . قال : اختلفوا فى القراءات على عهد عثمان بن عفان ، حتى اقتتل الغلمان والمعلمون فبلغ ذلك عثمان . فقال : عندى تكذبون به وتختلفون فيه ، فما نأى عنى كان اشد تكذيبا واكثر لحنا ، ياصحابة محمد: اجتمعوا فا كتبوا للناس . قال : فكتبوا ، قال : فحدثنى أنهم كانوا اذا تراد وا فى آية ، قالوا : هذه أقرأها رسول الله صلى الله عليه وسلم فلانا ، فيرسل اليه وهو على ثلاثة من المدينة فيقول : كيف أقرأك رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فيقول : كذا وكذا فيكتبونها ، وقد تركوا لها مكاناً

قال أبو محمد : فهذه صفة عمل عثمان رضى الله عنه ، بحضرة الصحابة رضى الله عنهم فى نسخ المصاحف ، وحرق ما أحرق منها مما غير عمداً وخطأ . ومن العجب أن جمهرة من المعارضين لنا ، وهم المالكيون ، قد صح عن صاحبهم ما * ناه المهلب بن ابى صفرة الاسدى التميمي قال نا ابن مناس نا ابن مسرور نا يحيى نا يونس بن عبد الاعلى نا ابن وهب حدثنى مالك بن انس . قال : اقرأ عبدالله ابن مسعود رجلا : « ان شجرة الزقوم طعام الاثيم » . فجعل الرجل يقول : طعام اليتيم . فقال له ابن مسعود : طعام الفاجر . قال ابن وهب : قلت لمالك :

(۱) فى الأصل زيادة (العامرى) ولم نعرف له وجها

مختار حیدر: لکھا ہے کہ اختلفوا فی القراءات یعنی لوگوں نے قرات میں اختلاف کیا۔ پھر ایک دھماکہ ہوا لکھا ہے کہ حتی اقتتل الغلمان والمعلمون یعنی یہ اختلاف اتنا بڑھا کہ بچے اور ان کے اساتذہ قتل ہو گئے یہ معاملہ جناب عثمان تک پہنچا تو انہوں نے کہا کہ عندی تکذبون بہ و تختلفون فیہ یعنی یہ لوگ میرے پاس اس معاملہ (اختلاف قرات) میں جھوٹ بھی بولتے ہیں اور اختلاف بھی کرتے ہیں۔ جی معاویہ صاحب، اب ہمیں یہ بتانا کہ یہ قتل ہونے والے لوگ صحابہ یا تابعین نہیں، بلکہ عام لوگ تھے، اور قرات کا اختلاف کوئی بڑی چیز نہیں۔ پھر آگے لکھا ہے کہ صحابہ نے حضرت عثمان کے کہنے پر لوگوں سے پوچھ پوچھ کر قرآن جمع کیا۔ ہمارے دلائل:

01۔ اگر قرات کا اختلاف صرف انہی الفاظ کی وجہ سے ہوتا، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے لوگوں کو پڑھائے تھے، تو یہ قتل و غارت کیوں ہوئی۔ اس قتل و غارت سے پتہ چلتا ہے کہ لوگ اپنی مرضی کے الفاظ بھی ڈالنے کی کوشش کرتے تھے۔

02۔ حضرت عثمان نے لوگوں کے جھوٹ کی گواہی دی۔

03۔ امام مالک کی رائے پر اسی لیے ابن حزم نے ہلاکت، کفر اور ضلالت کے فتوے لگائے۔

04۔ بسم اللہ کو الحمد یا دیگر سورہ کا حصہ نہ ماننا بسم اللہ کے آیت ہونے سے انکار جیسا ہے، جیسا کہ ڈاکٹر اشقر صاحب نے کہا۔

05۔ معاویہ صاحب نے جن الفاظ پر فضل رقاشی پر کفر کا فتوی لگایا، وہی الفاظ امام مالک، ابن التین اور کئی دیگر اہل سنت علماء کے ہیں۔ لیکن کفر کا فتوی اس غریب پر آیا جو اکابرین میں سے نہیں۔ اور اس فضل رقاشی کو میں نے بطور چارہ معاویہ صاحب کے سامنے ڈالا تھا۔

مختار حیدر: اب دلائل نہیں تو دھوکہ باز کہہ کر ہی اپنی بھڑاس نکال لو، دوست (اشارہ 122 کی طرف)۔ ویسے دھوکہ باز کہتے ہوئے تھوڑی شرم کرنی چاہیے تھی آپ کو۔ آپ کے مطلب کی عبارت تو نظر آرہی ہے نا، پھر دھوکہ کیسا؟

اور یہ سکین پرانا بنایا ہوا ہے۔ اب موجودہ سکینز میں آپ کو سرورق والا صفحہ بالکل چھوٹا نظر آئے گا، تاکہ مکمل صفحہ کی عبارت نظر آئے۔ دھوکہ دھی میں آپ کے اکابرین کی سامنے لاؤں گا اگلے حوالوں میں۔

مختار حیدر: قارئین، یہ میرا دعویٰ تھا

مختار حیدر: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اے اللہ، محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود و سلام بھیج، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کے مخلص صحابہ کرام و ازواجِ مطہرات پر اپنے انعامات زیادہ سے زیادہ کر دے ۔

مختار حیدر کی طرف سے چار نقاط پر مشتمل دعویٰ:

- نمبر ایک: اہل سنت کے بعض اہل علم حضرات تحریف قرآن کے قائل ہیں۔
- نمبر دو: اہل سنت محدثین کی لکھی ہوئی صحیح روایات کے مطابق بعض صحابہ کرام اور بعض امہات المومنین موجودہ قرآن کو کامل نہیں سمجھتے تھے۔
- نمبر تین: کسی صحابی نے موجودہ قرآن کو کامل نہ سمجھنے والے کسی دوسرے صحابی پر پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا۔
- نمبر چار: تحریف کے قائل پر کفر کا فتویٰ لگانا صحابہ کرام و امہات المومنین کی توہین ہے۔

مختار حیدر: قارئین، میں اپنے چار نقاط پر مشتمل دعویٰ کے پہلے نقطہ پر آٹھ گھنٹے صرف کر چکا ہوں۔ معاویہ صاحب تو مجھے مسلسل اکسا رہے ہیں کہ میں اسی نقطہ کو لے کر چلوں، مگر میں اپنی بات ثابت کر چکا۔ درج ذیل کچھ لوگ تحریف کے قائل ثابت ہو چکے، یہ لوگ اور ان کے ماننے والے معاویہ صاحب کے فتوی کی رو سے کافر ہیں۔ لیکن ہم ان لوگوں کو مسلمان سمجھتے ہیں، الحمد اللہ۔

1۔ شیخ الکبیر محی الدین ابن عربی صاحب

2۔ انور شاہ کشمیری صاحب

3۔ بسم اللہ کے بارے میں اختلاف رکھنے والے تین گروہوں میں سے دو گروہ۔

4۔ ابن التین شارح بخاری

5۔ امام مالک۔

مختار حیدر: مزید کچھ لوگوں کا ذکر آئندہ کسی گفتگو میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے، ان شااللہ۔ اب میں اپنے دوسرے نقطہ کی طرف آتا ہوں۔ میرا دعویٰ کا دوسرا نکتہ:

مختار حیدر: ● نمبر دو: اہل سنت محدثین کی لکھی ہوئی صحیح روایات کے مطابق بعض صحابہ کرام اور بعض امہات المومنین موجودہ قرآن کو کامل نہیں مانتے تھے۔

مختار حیدر: قارئین ومعاویہ صاحب، درج ذیل حدیث ملاحظہ کریں:
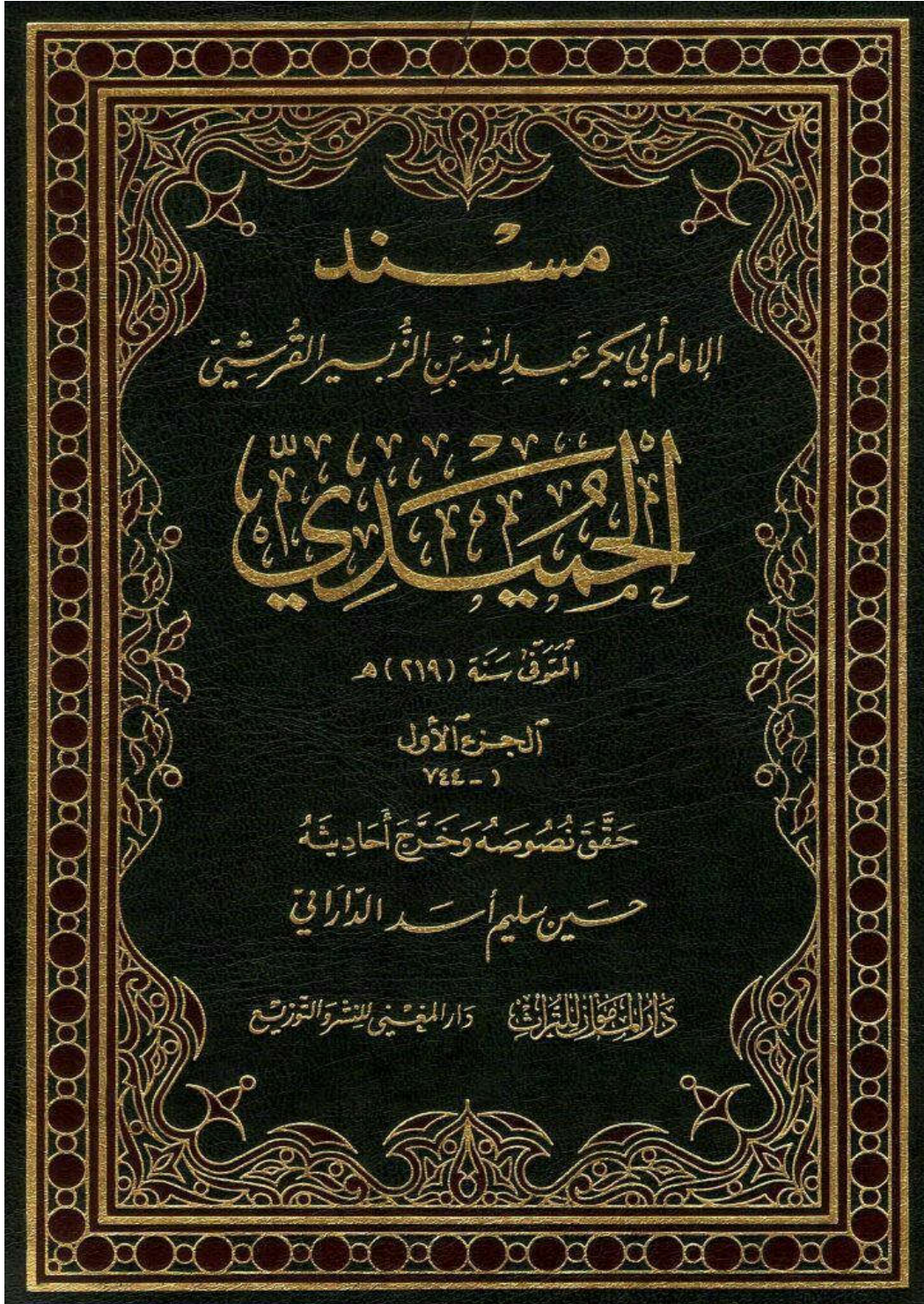
قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَنِي فِيْهِ: وَسِتْرٍ[1] .

٣٧٨- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا سفيان، قال: حدثنا عبدة بن أبي لبابة، وعاصم بن بهدلة، أنَّهُمَا سَمِعَا زرَّ بن حبيش يقولُ:

سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقُلْتُ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَحُكُّهُمَا مِنَ الْمُصْحَفِ، قَالَ: إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قِيْلَ لِيْ: قُلْ، فَقُلْتُ» ، فَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ[2] .

٣٧٩- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا سفيان، قال: حدثنا عبدة بن أبي لبابة، وعاصم بن بهدلة، أنَّهُمَا سَمِعَا زرَّ بن حبيش، (ع: ١١٥) يقولُ:

قُلْتُ لأُبَيٍّ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ، يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ؟.

فَقَالَ: يَرْحَمُ اللهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمنِ، إِنَّمَا أَرَادَ أَنْ لاَ يَتَّكِلَ النَّاسُ، وَلَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، ثُمَّ حَلَفَ أُبَيٌّ لاَ يَسْتَثْنِي إِنَّهَا لَلَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ،

فَقُلْنَا لَهُ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ ! بِأَيِّ شَيْءٍ عَلِمْتَهُ ؟. قَالَ: بِالآيَةِ أَوْ - بِالْعَلاَمَةِ- الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَخْبَرَنَا أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ صَبِيحَةَ ذلِكَ الْيَوْمِ وَلاَ شُعَاعَ لَهَا[3] .

---

(١)- إسناده صحيح إلى ابن المنكدر، وهو موقوف عليه، وأخرجه ابن المبارك في الزهد برقم (٣٣٠)، وأبو نعيم في «حلية الأولياء» ٣ / ١٤٨ من طريق محمد بن سوقة، بهذا الإسناد، ونسبه السيوطي في «الدر المنثور» ٤ / ٢٣٥ إلى ابن المبارك، وابن أبي شيبة.

(٢)- إسناده صحيح، وأخرجه البيهقي في الصلاة ٢ / ٣٩٤ باب: من المعوذتين، من طريق الحميدي هذه.

وأخرجه البخاري في التفسير (٤٩٧٧) باب: سورة: ﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾، من طريق علي ابن عبد الله، حدثنا سفيان، بهذا الإسناد. وانظر «فتح الباري» ٨ / ٧٤٢ - ٧٤٣. ولتمام تخريج الحديث انظر «صحيح ابن حبان» برقم (٧٩٧) .

(٣)- إسناده صحيح، وأخرجه البيهقي في الصيام ٤ / ٣١٢ باب: الترغيب في طلبها ليلة سبع وعشرين، من طريق الحميدي هذه. =

٣٦٧

مختار حیدر: پہلے تو اس کے راوی ذہن نشین کر لیں۔

1۔ سفیان، 2۔ ابی لبابہ اور عاصم، 3۔ زر بن حبیش۔ اب اردو ترجمہ کے لیے بخاری کی روآیت دیکھیں:

صحیح بُخاری

جلد ششم

دار العلم
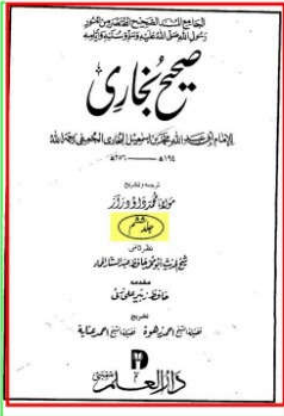
یہ سورت مدنی ہے، اس میں ۵ آیات ہیں۔

تشریح: لبید بن عاصم نے جب اپنی بیٹیوں سے نبی کریم ﷺ پر جادو کرایا تو نبی کریم ﷺ کو خواب میں
نبی کریم ﷺ کے بالوں اور کنگھی کے دندانوں پر جادو کیا گیا ہے اور ذروان کا کنواں جو مشہور ہے وہاں یہ جاد
چیزیں منگوائی گئیں تو معلوم ہوا کہ سر کے بالوں اور ایک تانت کے ٹکڑے میں گیارہ گرہ لگائی گئیں تھیں۔ غرض ا
یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نازل ہوئیں اور ہر ایک آیت پڑھنے کے ساتھ ہ
کے ختم ہوتے ہی آپ سے جادو کا اثر جاتا رہا اور آپ ﷺ تندرست ہو گئے۔ (تفسیر کامل)

٤٩٧٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ وَعَبْدَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((قِيلَ لِي فَقُلْتُ)) فَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. [طرفه في: ٤٩٧٧]

(۴۹۷۶) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیا کیا، ان سے عاصم اور عبدہ نے، اور انہوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے معو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے (جبرئیل علیہ السلام) کی زبانی کہا گیا ہے (کہ یوں کہہ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) میں نے اسی طرح کہا“ چنانچہ ہم بھی وہی کہتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے کہا۔

تشریح: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان دونوں سورتوں کو قرآن میں داخل نہیں سمجھتے تھے بلکہ کوئی مصحف میں لکھتا تو چھیل ڈالتے۔ وہ کہتے یہ دونوں سورتیں صرف اس لئے اتری ہیں کہ لوگ بطور تعویذ کے پڑھا کریں اور جن لوگوں نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت صحیح نہیں ہے انہوں نے غلطی کی لیکن جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ سب کا قول ہے کہ معوذتین قرآن میں داخل ہیں اور اس پر اجماع ہو گیا اور ممکن ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ مطلب ہو کہ گویا دونوں سورتیں کلام الٰہی ہیں مگر نبی کریم ﷺ نے ان کو مصحف میں نہیں لکھوایا اس لئے مصحف میں لکھنا ضروری نہیں۔ نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں کہا کہ مسلمانوں نے اس پر اجماع کیا کہ معوذتین اور سورۂ فاتحہ قرآن میں داخل ہیں اور جو کوئی قرآن سے کسی جزو کا انکار کرے وہ کافر ہے اور حافظ نے اس پر اعتراض کیا (وحیدی) بہرحال مصحف عثمانی کی بنا پر یہ ہر دو سورتیں قرآن شریف ہی کا جزو ہیں۔ چودہ سو برس سے ان کی قرآنی تلاوت ہوتی آ رہی ہے، اس لحاظ سے امت کا ان کے اجزائے قرآن ہونے پر اجماع ہو چکا ہے۔ لہٰذا اب شک و تردد کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ بہت سے علما نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اس قول کی نسبت ہی کو شروع سے غلط ٹھہرایا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے اس قول سے رجوع کر لیا ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے معوذتین کے بارے میں یہ پوچھا گیا کہ کیا یہ دونوں سورتیں قرآن میں داخل ہیں یا نہیں (تفصیل حدیث میں موجود ہے)۔

(١١٤) [سُورَةُ] قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ

سورۂ الناس کی تفسیر

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿الْوَسْوَاسِ﴾ إِذَا وُلِدَ خَنَسَهُ الشَّيْطَانُ فَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ ذَهَبَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ ثَبَتَ عَلَى قَلْبِهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ”وَسْوَاس“ کے متعلق بتلایا کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو چوکا لگاتا ہے۔ اگر وہاں اللہ کا نام لیا گیا تو وہ بھاگ جاتا ہے ورنہ بچے کے دل پر جم جاتا ہے۔

٤٩٧٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: (۴۹۷۷) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، ان سے سفیان ثوری نے

کِتَابُ التَّفْسِيْرِ — 446/6 — تفسیر کا بیان

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ قَالَ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قُلْتُ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ أُبَيٌّ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِي: ((قِيلَ لِي: قُلْ فَقُلْتُ)) قَالَ: فَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. [راجع:٤٩٧٦]

بیان کیا، ان سے عبدہ بن ابی لبابہ نے بیان کیا، ان سے زر بن حبیش نے۔ (سفیان نے کہا) اور ہم سے عاصم نے بھی بیان کیا، ان سے زر نے بیان کیا کہ میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یا ابا المنذر! آپ کے بھائی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تو یہ کہتے ہیں (کہ معوذتین قرآن میں داخل نہیں ہیں) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا پوچھا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ "(جبرئیل علیہ السلام کی زبانی) مجھ سے یوں کہا گیا کہ ایسا کہہ اور میں نے کہا۔" ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم بھی وہی کہتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔

تشریح: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی کمال دانائی اور دیانتداری تھی کہ اختلاف سے بچنے کے لئے آپ نے سوال مذکور کے جواب میں وہی الفاظ نقل کر دیئے جوانہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنے تھے اس سے اشارتاً یہ بھی ظاہر ہوا کہ وہ ان سورتوں کو اگر قرآن سے جدا جانتے تو فوراً کہہ دیتے، ان کی اس بارے میں خاموشی اس امر پر دال ہے کہ وہ ان کو قرآن پاک ہی سے سمجھتے تھے۔

الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه
صحیح بخاری
للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري الجعفي رحمه الله
١٩٤هـ — ٢٥٦هـ
ترجمہ و تشریح
مولانا محمد داؤد راز
جلد ششم
نظر ثانی
شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد
مقدمہ
حافظ زبیر علی زئی
تخریج
فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ — فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ
دار العلم

مختار حیدر: جی معاویہ صاحب، صحیح روآیت کے مطابق، جناب عبداللہ بن مسعود معوذتین کو قرآن مجید کا حصہ نہیں مانتے تھے۔ یہاں بونگیاں مار کر وقت ضائع کرنے سے پہلے ہی سن لیں کہ میرے پاس ابن مسعود کے ایک سو بارہ سورتوں والے قرآن اور معوذتین کے کتاب اللہ میں شامل نہ ہونے کی صحیح سند روایات موجود ہیں۔

مختار حیدر: قارئین، یہاں معاویہ صاحب نے ہم پر دھو کہ بازی کا الزام لگایا تھا (اشارہ 122 کی طرف)۔ تعصب سے پاک غیر شیعہ محققین کو معلوم ہے کہ نقل کرنے میں شیعہ علماء و متکلمین ایماندار ہیں، الحمد اللہ۔ لیکن معاویہ صاحب کے بہت سے مدوحین اپنے مطلب کی قطع و برید کرتے ہیں۔ میرے پاس اس بات کے اتنے دلائل ہیں کہ دو تین گھنٹے گفتگو ہو سکتی ہے۔ لیکن آپ ابھی میرے پیش کی ہوئی مسند حمیدی اور بخاری کی روایات کو غور سے دیکھیں۔

جو راوی میں نے مسند حمیدی کی روآیت پیش کرنے کے بعد لکھے ہیں، بالکل انہی راویوں سے بخاری والی روآیت منقول ہے۔ لیکن بخاری کے عربی متن میں ﴿كذا و كذا﴾ کہہ کر دو سورتوں کے قرآن مجید میں شامل نہ ہونی والی بات کو گول کر دیا گیا ہے۔ وہ تو اللہ بھلا کرے مترجم کا، کہ اس نے اسی روآیت کو دیگر کتب میں سے دیکھ کر ﴿كذا و كذا﴾ کی جگہ کے الفاظ کا بریکٹ میں ترجمہ کر دیا ہے۔ جی معاویہ صاحب، اگر حوصلہ ہو تو بتائیے گا کہ

- یہ عبارت میں تحریف امام بخاری نے کی، یا بعد میں کسی نے کی۔
- اس سے بھی پہلے آپ نے یہ بتانا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود کے بارے میں آپ کا فتوی قبول کیا جائے؟

اول تو آپ یہاں کفر کا فتوی نہیں لگائیں گے، کیونکہ آپ کے فتوی لگانے کی ایمانداری پہلے پیش کی گئی شخصیات کے ذریعے بے نقاب ہو چکی۔ لیکن اگر آپ حوصلہ کر بھی لیں، تو مجھ سمیت کوئی شیعہ یا اہل سنت آپ کو اس کی اجازت نہیں دے گا۔ حضرت ابن مسعود کے اس موقف سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی سورتوں کی تعداد میں بھی صحابہ نے اختلاف کیا ہے۔ اور اس معاملہ میں کفر کا فتوی لگانے والے صحابہ کرام کے گستاخ ہیں۔End

معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بات آگے چلاتے ہیں۔ جناب میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ پرانے اعتراض دوبارہ اٹھا کر بھیج دیں۔ بلکہ میں نے یہ کہا تھا کہ پچھلے اعتراض پر جو میں نے سوالات قائم کیے تھے ان کا جواب دیں۔ آپ نے پچھلے اعتراضات کا جواب تو دیا نہیں بس پرانے اعتراضات بھیج کر اپنا ٹائم پاس کرنے کی کوشش کی ہے۔ بسم اللہ پر آپ اپنے سوالات دوہرانے سے پہلے میرے سوال کا جواب دیتے تو آپ کو وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہ پڑتی (125)۔ لیکن کیونکہ آپ کا مقصد ہی دھوکا دہی ہے اس لیے آپ میرے سوالات سے کبوتر کی طرح آنکھیں چرا رہے ہیں مسلسل۔ میرا سوال تھا کہ تفسیر کبیر اور نیل الاوطار کے حوالاجات میں علماء اہل السنت کا بسم اللہ کے بارے میں موقف کیا لکھا ہے؟

کیا وہ بسم اللہ کو قرآن کا حصہ ہی نہیں سمجھتے یا صرف سورہ فاتحہ کا حصہ نہیں سمجھتے؟ ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا۔

اور بسم اللہ پر اعتراض پر تو آپ کی حالت تو ایسی تھی کہ اسکین بھیجے جا رہے تھے لیکن اس ہر قائم کردہ میرے سوالات کو ہاتھ تک نہیں لگا رہے تھے۔ یہ تو حال ہے آپ کا جس کی بنیاد پر دعویٰ کر دیا آپ نے تو۔

معاویہ: علامہ کاشمیری رح پر بھی اعتراض پر آپ آگے چل نہ سکے۔ غلط ترجمے کر کے اور سیاق و سباق کو نظر انداز کر کے آپ نے اعتراض کر دیا تھا جس کی حقیقت میں نے اکفار الملحدین سے میں نے واضح کر دی تھی۔ ابن حزم پر بھی آپ نے خوامخواہ میں محنت کر کے اسکین پر نشانات لگا کر بھیج دیے۔ میں بھی ابن حزم پر اپنے کاپی پیسٹ کر رہا ہوں تا کہ لوگوں کو پتا چلے کہ مختار صاحب نے صرف وقت ضائع اور کچھ نہیں۔

معاویہ: یہ دیکھیں قارئین۔ یہاں بحث ہی اختلاف قرأت کی چل رہی ہے۔ یہ الفاظ ان دھو کے باز شیعوں نے ہائے لائٹ ہی نہیں کیے تاکہ عوام کو دھوکہ دے سکیں۔ امام مالک رحمہ اللہ نے یہاں اپنی بات کی دلیل حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دی ہے کہ جس قرأت پر چاہے پڑھو۔ تو بات واضح ہے کہ بحث قرأت کی ہے اور یہ لوگ اس سے تحریف ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ابن حزم کے غصے سے تحریف کس طرح ثابت ہوتی ہے؟ حالانکہ امام مالک رحمہ اللہ تو اس کو اختلاف قرأت کہہ کر حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیش کر رہے ہیں؟

معاویہ: اب آتے ہیں معوذتین کی طرف، جناب کا یہ اعتراض پر دوسرے اعتراضات کہ طرح ایک دھوکے کے سواء کچھ نہیں۔ اس طرح کی شاذ روایات پیش کرنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ اب میں ابن مسعود رض کا موقف پیش کرتا ہوں:(126)۔
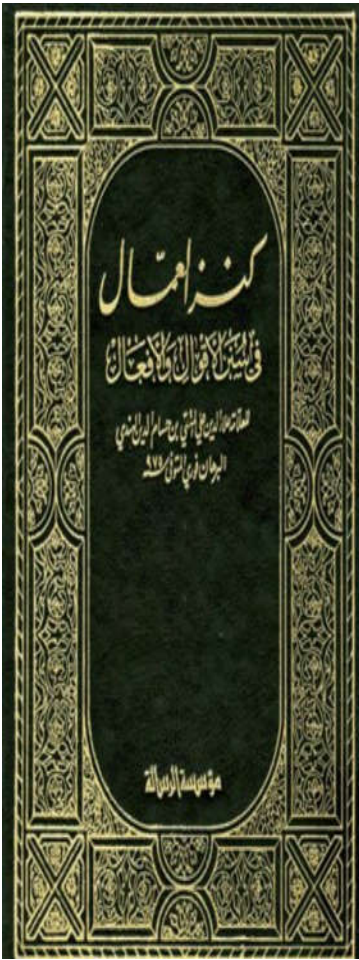
٢٧٤٠ ـ حُبُّكَ إياها أدخلَكَ الجنةَ يعني قل هو الله أحد . (حم خ تعليقاً والدارمي وعبد بن حميد ت * حسن غريب * ع وابن خزيمة حب ك وابن السني عن أنس) .

٢٧٤١ ـ نزل جبريلُ فقال : يا محمدُ مات معاوية بن معاوية المُزني أتحبُّ أن تصلي عليه فضرب بجناحه (١) فلم تبقَ شجرةٌ ولا أكمةٌ إلاّ تضعضعتْ ورفعَ سريرَهُ (٢) وصلى عليه صفّان من الملائكة كلُّ صف سبعون ألفَ ملك فقلتُ يا جبريلُ بما نالَ هذه المنزلة من الله قال لحبه قل هو الله أحد وقراءَتُهُ إياها جائياً وذاهباً وقائماً وقاعداً وعلى كل حال . (سمويه ق عن أنس) .

المعوذتين

٢٧٤٢ ـ آياتٌ أُنزِلَتْ عليَّ الليلةَ لم يُرَ مثلهُنَّ قطُّ أعوذُ برب الفلق وأعوذُ بربِّ الناس . (ن عن عُقبةَ بن عامر) .

٢٧٤٣ ـ استكثروا من السورتين يبلغكُمُ اللهُ بهما في الآخرة المعوذتين يُنوِّرانِ القبرَ ويطردانِ الشيطانَ ويزيدانِ في الحسناتِ والدرجاتِ ويُثقلانِ الميزانَ ويدلانِ صاحبهما إلى الجنة . (الديلمي عن ابن مسعود) .

(١) في الاصابة ـ بجناحيه . (٢) في الاصابة ـ حتى نظر اليه فصلى .

— ٦٠١ —

معاویہ: ابن مسعود رض فرماتے ہیں کہ دو سورتوں کی کثرت سے تلاوت کیا کرو معوذتین کی، کیونکہ یہ قبر کو روشن کرتی ہیں، شیطان دور کرتی ہیں اور نیکیوں میں اضافہ کرتی ہیں اور درجات کو بلند کرتی ہیں... واضح طور پر ابن مسعود رض سے ثابت ہے کہ وہ معوذتین کو قرآن مانتے تھے۔ End

مختار حیدر: گڈ، شور مچاؤ دوست۔ وقت میرے پاس بہت کم رہ گیا، لیکن آپ نے یہ اعتراض دوبارہ کر کے مجھے موقعہ دیا ہے کہ میں گرتی ہوئی دیوار کو ایک دھکا اور دے دوں (اشارہ 125 کی طرف)۔ تو جناب، دل تھام کر سنیں, اور تمام مومنین بھی اس دلیل کی قوت کو سمجھ کر آئندہ تحریف کے معاملے پر تکفیر کرنے والوں کا منہ بند کرنے کے لیے اسے سنبھال لیں۔ قارئین یہ دیکھ لیں معاویہ صاحب نے جو تحریف کی تعریف کی تھی:

ثقلین سے تمسک
+92 334 2613263 is typing...
دیں، میں لکھ کر سامنے رکھ دوں اور آپ پڑھ کر تائید کر دیں۔
22:53
+92 334 2613263 ~علی معاویہ
You
چلیں، بہتر ہو گیا۔
اب تحریف کی چار اقسام پر ہم متفق ہو گئے ہیں۔
اگر آپ وہ چاروں لکھ دیں تو بہتر ہے، ورنہ مجھے موقع دیں...
میرے پاس وقت نہیں سب لکھنے کا
بس ہوگیا اتفاق
22:53
تحریف کی چار اقسام پر اتفاق۔
1۔ الفاظ کتاب اللہ میں رہیں، لیکن جگہ بدل جائے۔
2. کتاب اللہ کے حروف، الفاظ یا جملے نکال کر اپنے حروف، الفاظ یا جملے ڈالے جائیں۔
3. کتاب اللہ سے صرف نکالا جائے، ڈالا کچھ نہ جائے۔
4. کتاب اللہ میں صرف ڈالا جائے، نکالا کچھ نہ جائے۔
22:56
متفق؟ 22:57
1 UNREAD MESSAGE
+92 334 2613263 ~علی معاویہ
You
تحریف کی چار اقسام پر اتفاق۔
1۔ الفاظ کتاب اللہ میں رہیں، لیکن جگہ بدل جائے۔
2. کتاب اللہ کے حروف، الفاظ یا جملے نکال کر اپنے حروف، ...
بالکل متفق
23:00

مختار حیدر: معاویہ صاحب، آپ اپنے تمام علماء کو نہیں بچا سکتے۔ تین میں سے دو گروہوں کی قربانی دینی ہو گی، اور ان کو کافر کہنا ہو گا۔

جیسا کہ قارئین دیکھ چکے، میں نے جب متقدمین سے تحریف کی تعریف پوچھی تھی تو معاویہ صاحب ایک آیت کے بہانے پانچ دن تک متقدمین سے تحریف کی تعریف پیش کرنے سے بھاگتے رہے۔ پھر جب میں آیت کی طرف آیا تو اپنی پیش کردہ آیت سے بھی بھاگ لیے۔

لیکن میں بھی اپنی بات پر مصر رہا، اور جو آیت معاویہ صاحب نے پیش کی تھی، انہی الفاظ کی مزید آیات میں نے پیش کر دیں۔ تب لاچار ہو کر معاویہ صاحب نے تحریف کی پہلی تعریف پر اتفاق کیا تھا۔

قارئین، پہلی تعریف غور سے دیکھیں۔ الفاظ کتاب اللہ میں رہیں، مگر جگہ بدل جائے تو یہ بھی تحریف ہے۔

اب معاویہ صاحب کچھ خدا کا خوف کر کے بتائیں کہ بسم اللہ اگر صرف سورہ نمل کا حصہ ہے، اور اسے یہاں سے صرف اٹھایا نہیں گیا، بلکہ کاپی پیسٹ کر کے دوسری جگہوں پر لکھا گیا ہے۔

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَ جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَ نَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ سو ان کے عہد توڑنے پر ہم نے ان پر لعنت کی اور کر دیا ہم نے ان کے دلوں کو سخت پھیرتے ہیں کلام کو اسکے ٹھکانے سے اور بھول گئے نفع اٹھانا اس نصیحت سے جو انکو کی گئی تھی اور ہمیشہ تو مطلع ہوتا رہتا ہے ان کی کسی دغا پر مگر تھوڑے لوگ ان میں سے سو معاف کر اور درگذر کر ان سے اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والوں کو

مختار حیدر: معاویہ صاحب نے پہلے ان الفاظ کی آیت پیش کی تھی۔ (سورہ المائدہ آیت 13)

مختار حیدر: پھر پانچ دن معاویہ صاحب کا پیچھا کرنے کے بعد جب میں نے معاویہ صاحب سے دوبارہ آیت پیش کرنے کا کہا تو انہوں نے پہلے والی آیت پیش کرنے کے بجائے نیچے موجود سکین والی آیت پیش کی، اور میرے اصرار کے باوجود اپنی ہی پہلے سے پیش کردہ آیت دوبارہ پیش کرنے سے کنی کتراتے رہے۔ آیت یہ تھی:
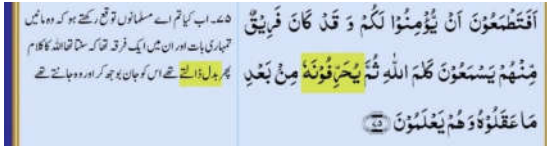
مختار حیدر: یہاں سے ثابت ہوا کہ معاویہ صاحب اس آیت سے بھی بھاگتے ہیں، جو ان کے مطلب کی نہ ہو۔

مختار حیدر: میں نے معاویہ صاحب والی آیت کے ساتھ ساتھ نیچے موجود سکینز والی آیات[18] پیش کیں تو لاچار ہو کر معاویہ صاحب ان آیات کی طرف آئے، اور پھر تحریف قرآن کی چار تعریفوں میں سے پہلی پر متفق ہوئے، اور وہی پہلی تعریف معاویہ صاحب کے ممدوحین کے تین گروہوں میں سے دو گروہوں کو جکڑ چکی ہے۔
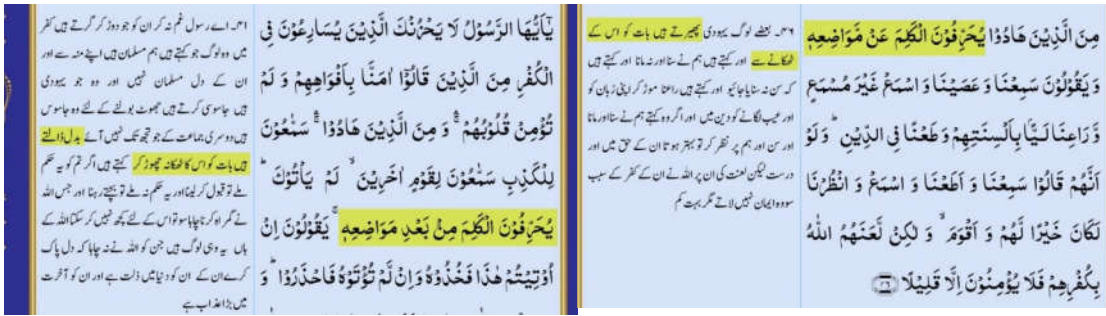
مختار حیدر: علامہ کشمیری صاحب پر آپ کے اعتراضات کی جو حالت ہوئی، وہ سب پر خوب عیاں ہو چکی ہے۔

مختار حیدر: ابن حزم کیا، آپ کی ہر حوالے سے بات شاندار ہے دوست۔ ابن حزم کے معاملے میں میں آپ کے اعتراض تار تار کر چکا۔ لیکن آپ مطمئن رہیں، خیر ہے۔

مختار حیدر: میں مینشن کرتا ہوں۔ دندان شکن جواب ہے میرا ویسے 🙂 (اشارہ 122 کی طرف)۔

مختار حیدر: اس عبارت سے شروع ہوتا ہے جواب (اشارہ 124 کی طرف)۔

مختار حیدر: اب یہ حالت ہو گئی ہے تمہاری، میرے دوست (اشارہ 126 کی طرف)۔ ایسی روآیت پیش کر رہے ہو جس کی سند ہی نہیں لکھی۔ یہ تمہاری قابل رحم حالت کو واضح کر رہی ہے۔ میرے دوست، میں نے مسند حمیدی اور ☜ صحیح بخاری ☞ سے روآیت پیش کی تھی۔ جو کہ صحیح سند تھی۔ کچھ تو خیال کرو دوست۔ آپ کو ذرا بھی شرم محسوس نہیں ہوئی یہ حوالہ پیش کرتے ہوئے؟ میں آپ کی مزید تسلی کیے دیتا ہوں۔ یہ لیں[19]، ابن تیمیہ کہہ رہے ہیں کہ ابن مسعود نے معوذتین کو حذف کیا تھا۔ اب جاہلوں کی طرح یہ نہ کہنا کہ یہاں نام نہیں، بعض کا لفظ ہے۔ ورنہ میں کہوں گا کہ ہے تو صحابی نا۔ نام کوئی بھی ہو۔ آپ تو سب صحابہ کو مانتے ہو نا۔ پھر نام لینا ضروری ہی نہیں۔

---

[18] سورہ المائدہ آیت 39، اور سورہ نساء، آیت 46

[19] سکین اگلے صفحہ پر موجود ہے۔

وفي رواية : « مثقال دينار من خير ، ثم يخرج من النار من كان في قلبه مثقال حبة من خردل من إيمان » وفي رواية « من خير » « ويخرج من النار من كان في قلبه مثقال ذرة من إيمان ، أو خير » وهذا وأمثاله من النصوص المستفيضة عن النبي صلى الله عليه وسلم ، يدل أنه لا يخلد في النار من معه شيء من الإيمان والخير وإن كان قليلا ، وأن الإيمان مما يتبعض ويتجزأ . ومعلوم قطعاً أن كثيراً من هؤلاء المخطئين معهم مقدار ما من الإيمان بالله ورسوله ، إذ الكلام فيمن يكون كذلك .

وأيضاً فإن السلف أخطأ كثير منهم في كثير من هذه المسائل ، واتفقوا على عدم التكفير بذلك ، مثل ما أنكر بعض الصحابة أن يكون الميت يسمع نداء الحي ، وأنكر بعضهم أن يكون المعراج يقظة ، وأنكر بعضهم رؤية محمد ربه ، ولبعضهم في الخلافة ، والتفضيل كلام معروف ، وكذلك لبعضهم في قتال بعض ، ولعن بعض ، وإطلاق تكفير بعض ، أقوال معروفة .

وكان القاضي شريح ينكر قراءة من قرأ : (بل عجبتُ) ويقول : إن الله لا يعجب ؛ فبلغ ذلك إبراهيم النخعي فقال : إنما شريح شاعر يعجبه علمه . كان عبد الله أفقه منه ، فكان يقول : (بل عجبتُ) فهذا قد أنكر قراءة ثابتة ، وأنكر صفة دل عليها الكتاب والسنة ، واتفقت الأمة على أنه إمام من الأئمة ، وكذلك بعض السلف أنكر

٤٩٢

بعضهم حروف القرآن ، مثل إنكار بعضهم قوله : (أَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِينَ ءَامَنُوٓا) وقال : إنما هي : أو لم يتبين الذين آمنوا ، وإنكار الآخر قراءة قوله : (وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوٓا إِلَّآ إِيَّاهُ) وقال : إنما هي : ووصى ربك . وبعضهم كان حذف المعوذتين ، وآخر يكتب سورة القنوت . وهذا خطأ معلوم بالإجماع والنقل المتواتر ، ومع هذا فلما لم يكن قد تواتر النقل عندهم بذلك لم يكفروا ، وإن كان يكفر بذلك من قامت عليه الحجة بالنقل المتواتر .

وأيضاً فإن الكتاب والسنة قد دل على أن الله لا يعذب أحداً ، إلا بعد إبلاغ الرسالة ، فمن لم تبلغه جملة لم يعذبه رأساً ، ومن بلغته جملة دون بعض التفصيل لم يعذبه إلا على إنكار ما قامت عليه الحجة الرسالية .

وذلك مثل قوله تعالى : (لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ) وقوله : (يَٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِى) الآية . وقوله : (أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيرُ) وقولهم : (وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِ رَبِّكُمْ) الآية . وقوله : (وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا) وقوله : (وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِىٓ أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُوا عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِنَا) وقوله : (كُلَّمَآ أُلْقِىَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ * قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَآءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا

٤٩٣

مجموع فتاوى
شيخ الإسلام أحمد بن تيمية
« قدس الله روحه »
جمع وترتيب
عبد الرحمن بن محمد بن قاسم « رحمه الله »
وساعده ابنه محمد « وفقه الله »
المجلد الثاني عشر
طبع بأمر
خادم الحرمين الشريفين الملك فهد بن عبد العزيز آل سعود
أجزل الله مثوبته

مختار حیدر: یہ لو دوسرا ایڈیشن:

كلام معروف، وكذلك لبعضهم في قتال بعض، ولعن بعض، وإطلاق تكفير بعض، أقوال معروفة.

وكان القاضي شُرَيْح ينكر قراءة من قرأ: ﴿بَلْ عَجِبْتُ﴾ [الصافات: ١٢]، ويقول: إن الله لا يعجب، فبلغ ذلك إبراهيم النَّخَعِي فقال: إنما شريح شاعر يعجبه علمه، كان عبد الله أفقه منه، فكان يقول: «بل عجبتُ» فهذا قد أنكر قراءة ثابتة، وأنكر صفة دل عليها الكتاب والسُّنَّة، واتفقت الأمة على أنه إمام من الأئمة، وكذلك بعض السلف أنكر بعضهم حروف ٤٩٣/١٢ القرآن، مثل إنكار بعضهم قوله: ﴿أَفَلَمْ يَاْيْـَٔسِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ﴾ [الرعد: ٣١]، وقال: إنما هي: أو لم يتبين الذين آمنوا، وإنكار الآخر قراءة قوله: ﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوٓاْ إِلَّآ إِيَّاهُ﴾ [الإسراء: ٢٣]، وقال: إنما هي: ووصى ربك. وبعضهم كان حذف المعوذتين، وآخر يكتب سورة القنوت. وهذا خطأ معلوم بالإجماع والنقل المتواتر، ومع هذا فلما لم يكن قد تواتر النقل عندهم بذلك لم يكفروا، وإن كان يكفر بذلك من قامت عليه الحجة بالنقل المتواتر.

وأيضاً، فإن الكتاب والسُّنَّة قد دلا على أن الله لا يعذب أحداً، إلا بعد إبلاغ الرسالة، فمن لم تبلغه جملة لم يعذبه رأساً، ومن بلغته جملة دون بعض التفصيل لم يعذبه إلا على إنكار ما قامت عليه الحجة الرسالية.

وذلك مثل قوله تعالى: ﴿لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى ٱللَّهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ ٱلرُّسُلِ﴾ [النساء: ١٦٥]، وقوله: ﴿يَٰمَعْشَرَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِى﴾ الآية [الأنعام: ١٣٠]، وقوله: ﴿أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ ٱلنَّذِيرُ﴾ [فاطر: ٣٧]، وقولهم: ﴿وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِ رَبِّكُمْ﴾ الآية [الزمر: ٧١]، وقوله: ﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا﴾ [الإسراء: ١٥]، وقوله: ﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ ٱلْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِىٓ أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِنَا﴾ [القصص: ٥٩]، وقوله: ﴿كُلَّمَآ ٤٩٤/١٢ أُلْقِىَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ . قَالُوا۟ بَلَىٰ قَدْ جَآءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ ٱللَّهُ مِن شَىْءٍ﴾ [الملك: ٨، ٩]، وقوله: ﴿وَلَوْ أَنَّآ أَهْلَكْنَٰهُم بِعَذَابٍ مِّن قَبْلِهِۦ لَقَالُوا۟ رَبَّنَا لَوْلَآ أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ ءَايَٰتِكَ مِن قَبْلِ أَن نَّذِلَّ وَنَخْزَىٰ﴾ [طه: ١٣٤]، وقوله: ﴿وَلَوْلَآ أَن تُصِيبَهُم مُّصِيبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا۟ رَبَّنَا لَوْلَآ أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ ءَايَٰتِكَ وَنَكُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ﴾ [القصص: ٤٧]، ونحو هذا في القرآن في مواضع متعددة.

فمن كان قد[1] آمن بالله ورسوله، ولم يعلم بعض ما جاء به الرسول، فلم يؤمن

(١) في المطبوعة: «قدم» وهو خطأ.

مختار حیدر: یہ لو، اسے کہتے ہیں حوالہ۔ سند کے ساتھ۔ اور مزے کی بات کہ سند صحیح ہے
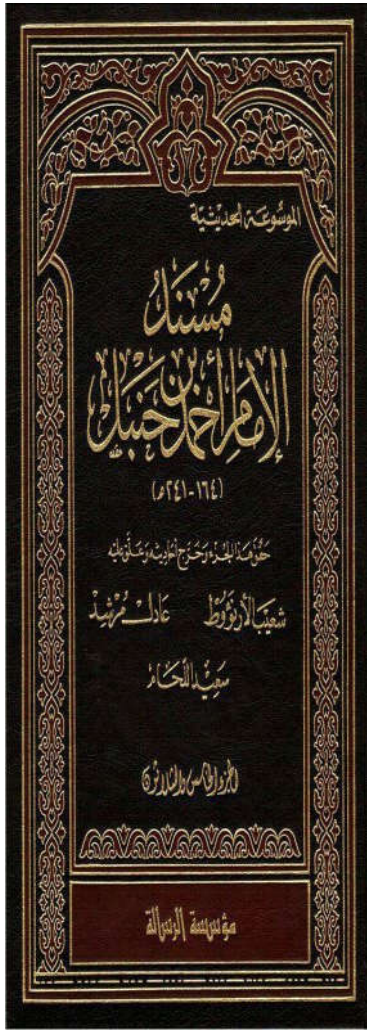
٢١١٨٧- حدثنا عَفَّانُ، حدثنا أبو عَوَانةَ، عن عاصم، عن زِرٍّ، عن أُبيٍّ، عن النبيِّ ﷺ، نحوه[١].

● ٢١١٨٨- حدثنا عبد الله، حدثني محمدُ بن الحسين بن إشْكاب، حدثنا محمد بن أبي عُبَيدةَ بن مَعْنٍ، حدثنا أبي، عن الأَعْمشِ، عن أبي إسحاق، عن عبد الرحمٰن بن يَزِيدَ، قال:

١٣٠/٥ كان عبدُ الله يَحُكُّ المُعوِّذتينِ مِن مصاحفِه، ويقول: إنهما ليستا من كتابِ الله[٢].

---

(١) حديث صحيح، وهٰذا إسناد حسن كسابقه. أبو عوانة: هو الوَضَّاح بن عبد الله اليَشْكُري الواسطي. وانظر (٢١١٨١).

(٢) إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. محمد بن أبي عبيدة بن معن: هو ابن عبد الرحمٰن بن عبد الله بن مسعود الهُذَلي، واسم أبيه: عبد الملك، والأعمش: هو سليمان بن مهران الأَسَدي الكوفي، وأبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السَّبِيعي، وعبد الرحمٰن بن يزيد: هو ابن قيس النَّخَعي الكوفي.

وأخرجه الطبراني (٩١٥٠) من طريق علي بن الحسين بن إشكاب، عن محمد بن أبي عبيدة بن معن، بهٰذا الإسناد.

وأخرجه الطبراني (٩١٤٨) من طريق سفيان بن سعيد الثوري، و(٩١٤٩) من طريق شعبة بن الحجاج، كلاهما عن أبي إسحاق السبيعي، به.

وأخرجه الطبراني (٩١٥١) من طريق محمد بن موسى الحَرَشي، عن عبد الحميد بن حسن، عن أبي إسحاق السبيعي، عن أبي عبد الرحمٰن عبد الله بن حبيب السُّلمي، عن عبد الله بن مسعود، أنه قال: لا تخلطوا بالقرآن ما ليس فيه، فإنما هما معوذتان تعوذ بهما النبي ﷺ: ﴿قُلْ أعوذُ بِرَبِّ الفلق﴾ و﴿قُلْ أعوذُ بِرَبِّ النَّاس﴾. وكان عبد الله يمحوهما من المصحف. وفيه: محمد بن موسى الحَرَشي، وهو ليِّن الحديث.

وأخرجه البزار (١٥٨٦)، والطبراني (٩١٥٢)، وأبو يعلى في «مسنده الكبير»=

١١٧

مختار حیدر: لکھا ہے کہ ابن مسعود معوذ تین کے انکاری اور ان کو کتاب اللہ میں شامل نہیں سمجھتے تھے۔

مختار حیدر: یہ لو ایک اور حوالہ۔ سند کے ساتھ۔ صحیح سند 🙂

باب في المعوذتين — كتاب الصلاة

قال رسولُ اللَّهِ ﷺ[1].

٤١٠٢– وأخبرَنا أبو عبدِ اللَّهِ الحافظُ، أخبرَنا أبو بكرٍ ابنُ إسحاقَ، أخبرَنا بشرُ بنُ موسَى، حدثنا الحُمَيدِيُّ، حدثنا سُفيانُ، حدثنا عَبدَةُ بنُ أبي لُبابَةَ وعاصِمُ ابنُ بَهدَلَةَ، أنَّهُما سَمِعا زِرَّ بنَ حُبَيشٍ يقولُ: سألتُ أُبَىَّ بنَ كَعبٍ عن المُعَوِّذَتَينِ فقُلتُ: يا أبا المُنذِرِ إنَّ أخاكَ ابنَ مَسعودٍ يَحُكُّهُما مِنَ المُصحَفِ. قال: إنِّي سألتُ رسولَ اللَّهِ ﷺ قال: «فقيلَ لي فقُلتُ». فنَحنُ نَقولُ كما قال رسولُ اللَّهِ ﷺ[2]. رواه البخاريُّ في «الصحيح» عن قُتَيبَةَ وعَلِيِّ بنِ عبدِ اللَّهِ عن سُفيانَ[3].

٤١٠٣– أخبرَنا عليُّ بنُ
محمدُ بنُ عمرٍو الرزازُ، حـ
وأخبرَنا أبو ذَرٍّ ابنُ أبي الحـ
محمدُ بنُ يَعقوبَ الحافظُ
محمدُ بنُ [٢/٣٤١ظ] عُبَيدٍ قا
أبي حازِمٍ، عن عُقبَةَ بنِ عامِ

---

(١) المصنف في الشعب (٢٥٥٨) با
(٢) الحميدي (٣٧٤). وأخرجه أحمد
طريق سفيان به.
(٣) البخاري (٤٩٧٦، ٤٩٧٧).
(٤) محمد بن أبي الحسين محمد بن
المطوعي النيسابوري، من أولاد
توفي سنة (٤٠١هـ). تاريخ بيهق

السُّنَنُ الكُبرى

للحافظ أبي بكرٍ أحمد بن الحسين بن علي البيهقي
٣٨٤ - ٤٥٨هـ

تحقيق
الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي
بالتعاون مع
مركز هجر للبحوث والدراسات العربية والإسلامية
الدكتور عبد السند حسن يمامة

الجزء الخامس

مختار حیدر: یہ لو ابن قتیبہ کا اعتراف۔ اب خوش؟

الروايات الصحيحة بغير مُسْتَنَدٍ لا يُقْبَلُ، بل الرواياتُ صحيحةٌ والتأويلُ مُحْتَمَلٌ». قال: «وقد أوَّله القاضي(١) وغيرُه على إنكارِ الكتابة كما سَبَقَ» قال: «وهو تأويلٌ حسنٌ، إلا أنَّ الروايةَ الصريحةَ التي ذكرتُها تَدْفَعُ ذلك حيث جاء فيها: «ويقول: إنهما ليستا من كتابِ الله». قال: «ويمكنُ حَمْلُ لفظِ «كتاب الله» على المصحف، فيَتِمُّ التأويلُ المذكورُ». قال: «لكن مَنْ تأمَّل سياقَ الطرقِ المذكورةِ استبعد هذا الجمعَ».

قال: «وقد أجاب ابن الصباغ(٢) بأنه لم يستقرَّ عنده القطعُ بذلك، ثم حَصَلَ الاتفاقُ بعد / ذلك، وحاصلُه أنهما كانتا متواترتَيْن في عصرِه، لكن لم تتواترا عنده» انتهى.

وقال ابن قتيبة في «مشكل القرآن»(٣): «ظنَّ ابنُ مسعودٍ أنَّ المُعَوِّذتين ليستا من القرآن؛ لأنه رأى النبي ﷺ يُعَوِّذ بهما الحسنَ(٤) والحسينَ(٥) فأقام

(١) أي: الباقلاني.

(٢) عبدالسيِّد بن محمد بن عبدالواحد، أبو نصر البغدادي الشافعي الفقيه الأصولي (ت: ٤٧٧هـ)، من مؤلفاته: «الشامل» في الفقه، «كفاية السائل». انظر: وفيات الأعيان ٣/٣١٧، طبقات الشافعية الكبرى ٥/١٢٢.

(٣) المشكل ٤٣.

(٤) ابن علي بن أبي طالب، أبو محمد القرشي الهاشمي ريحانة رسول الله ﷺ وسبطه، وسيد شباب أهل الجنة، مات سنة (٤٩هـ). انظر: السير ٣/٢٤٥، الإصابة ٢/٦٨.

(٥) ابن علي بن أبي طالب، أبو عبدالله القرشي الهاشمي سبط رسول الله ﷺ وريحانته من الدنيا، استشهد يوم عاشوراء سنة (٦١هـ). انظر: السير ٣/٢٨٠، الإصابة ٢/٧٦.

على ظنِّه، ولا نقول: إنه أصاب في ذلك وأخطأ المهاجرون والأنصار».

قال: «وأمَّا إسقاطُه الفاتحةَ مِنْ مصحفه فليس لظَنِّه أنها ليسَتْ من القرآن، معاذَ الله، ولكنه ذهب إلى أن القرآنَ إنما كُتِب وجُمع بين اللوحَيْن مَخافةَ الشكِّ والنسيانِ والزيادةِ والنقصانِ، ورأى أنَّ ذلك مأمونٌ في سورةِ الحمد لقِصَرِها ووجوبِ تعلُّمها على كل أحدٍ».

قلت: وإسقاطُه الفاتحةَ من مصحفِه أخرجه أبو عبيدٍ بسندٍ صحيحٍ، كما تقدم(١) في أوائل النوعِ التاسعَ عشرَ.

* *

(١) تقدم في ص: ٤٢٣.

مختار حیدر: یہ لو ابن حجر کا اعتراف:

والتأويل محتمل، وقد أوله القاضي وغيره على إنكار الكتابة)[١].

وقد صح عن النبي ﷺ أنه قرأهما في الصلاة، وهذا في صحيح مسلم عن عقبة بن عامر: (فإن استطعت أن لا تفوتك قراءتهما في الصلاة فافعل)[٢].

وروي عن عقبة بن عامر الجهني أيضا في صحيح ابن خزيمة، قال: كنت أقود ناقة رسول الله ﷺ في السفر، فقال: يا عقبة ألا أعلمك خير سورتين قرئتا؟ فعلمني: ﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ ۝ ﴾[٣]، و﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلنَّاسِ ۝ ﴾[٤]، فهذه أخبار بنص الرسول ﷺ على أنها قرآن منزل[٥].

وعلى فرض صحة الرواية- كما ذكر ابن حجر- من أنه حذف المعوذتين وكذلك الفاتحة، أو حكها، فالجواب عن هذا الاحتمال كما يأتي:

١- فأما ما روي من حكه إياهما في المصحف فذلك بعيد، ويحتمل أن يكون حك الفواتح والفواصل، ويحتمل أن يكون رآها مكتوبة في غير موضعها الذي يجب أن تكتب فيه، ويمكن أن يكون رآها كتبت مغيرة بضرب من التغيير فحكها، وقال: لا تخلطوا به ما ليس منه، يعني فساد النظم[٦].

٢- إن عدم كتابتهما أو حكهما لا يستلزم إنكار كونهما من القرآن، لجواز أنه

---

(١) ينظر: فتح الباري لابن حجر، كتاب التفسير: ٨/ ٩٦٤؛ والمدخل لدراسة القرآن الكريم لمحمد أبي شهبة: ٢٥٨.

(٢) صحيح مسلم، كتاب فضائل القرآن وما يتعلق به، كتاب فضل قراءة المعوذتين، رقم (٨١٤): ١/ ٥٥٨.

(٣) سورة الفلق، الآية (١).

(٤) سورة الناس، الآية (١).

(٥) صحيح ابن خزيمة، باب قراءة المعوذتين في الصلاة ضد قول من زعم أن ليستا من القرآن، رقم (٥٣٥): ١/ ٢٦٨؛ وينظر: نكت الانتصار للباقلاني:

(٦) نكت الانتصار للباقلاني: ٩٣- ٩٤.

مختار حیدر: ہم معوذتین کو ہی رو رہے تھے، یہ لو، سیوطی صاحب کہہ رہے ہیں کہ ابن مسعود سورہ الحمد کے بھی انکاری تھے۔

الإتقان في علوم القرآن | الجزء الثاني

على ظنِّه، ولا نقول: إنه أصاب في ذلك وأخطأ المهاجرون والأنصار».

قال: «وأمَّا إسقاطُه الفاتحةَ مِنْ مصحفه فليس لظنِّه أنها ليسَتْ من القرآن، معاذَ الله، ولكنه ذهب إلى أن القرآنَ إنما كُتِب وجُمع بين اللوحَيْن مَخافةَ الشكِّ والنسيانِ والزيادةِ والنقصانِ، ورأى أنَّ ذلك مأمونٌ في سورةِ الحمد لقِصَرِها ووجوبِ تعلُّمها على كل أحدٍ».

قلت: وإسقاطُه الفاتحةَ من مصحفِه أخرجه أبو عبيدٍ بسندٍ صحيحٍ، كما تقدم[1] في أوائل النوعِ التاسعَ عشرَ.

* * *

(١) تقدم في ص: ٤٢٣.

٥٢٢

مختار حیدر: یہ لو، ابن قتیبہ کا اعتراف، سیوطی کی زبانی:

الرواياتِ الصحيحةِ بغيرِ مُسْتَنَدٍ لا يُقْبَلُ، بل الرواياتُ صحيحةٌ والتأويلُ مُحْتَمَلٌ». قال: «وقد أوَّله القاضي(۱) وغيرُه على إنكارِ الكتابةِ كما سَبَقَ» قال: «وهو تأويلٌ حسنٌ، إلا أنَّ الروايةَ الصريحةَ التي ذكرتُها تَدْفَعُ ذلك حيث جاء فيها: «ويقول: إنهما ليستا مِنْ كتابِ الله». قال: «ويمكنُ حَمْلُ لفظِ «كتاب الله» على المصحف، فيَتِمُّ التأويلُ المذكورُ». قال: «لكن مَنْ تأمَّل سياقَ الطرقِ المذكورةِ استبعد هذا الجمعَ».

قال: «وقد أجاب ابن الصباغ(۲) بأنه لم يستقرَّ عنده القطعُ بذلك، ثم حَصَلَ الاتفاقُ بعد / ذلك، وحاصلُه أنهما كانتا متواترتَيْن في عصرِه، ۱/۲۲۲ لكن لم تتواترا عنده» انتهى.

وقال ابن قتيبة في «مشكل القرآن»(۳): «ظنَّ ابنُ مسعودٍ أنَّ المُعَوِّذتين ليستا من القرآن؛ لأنه رأى النبي ﷺ يُعَوِّذُ بهما الحسنَ(٤) والحسينَ(٥) فأقام

(۱) أي: الباقلاني.

(۲) عبدالسيِّد بن محمد بن عبدالواحد، أبو نصر البغدادي الشافعي الفقيه الأصولي (ت: ٤٧٧هـ)، من مؤلفاته: «الشامل» في الفقه، «كفاية السائل». انظر: وفيات الأعيان ۳/۲۱۷، طبقات الشافعية الكبرى ٥/۱۲۲.

(۳) المشكل ٤۳.

(٤) ابن علي بن أبي طالب، أبو محمد القرشي الهاشمي ريحانة رسول الله ﷺ وسبطه، وسيد شباب أهل الجنة، مات سنة (٤٩هـ). انظر: السير ۳/۲٤٥، الإصابة ۲/٦٨.

(٥) ابن علي بن أبي طالب، أبو عبدالله القرشي الهاشمي سبط رسول الله ﷺ وريحانته من الدنيا، استشهد يوم عاشوراء سنة (٦١هـ). انظر: السير ۳/۲۸۰، ال[illegible] ۲/۷٦.

مختار حیدر: یہ لو، میری پیش کی ہوئی روآیت کے صحیح سند ہونے کی گواہیاں:

من النوع الثاني والعشرين إلى السابع والعشرين   معرفة المتواتر والمشهور والآحاد والشاذ والموضوع والمدرج

ذلك، فأخرج أحمد[1] وابنُ حِبَّان[2] عنه: «أنه كان لا يَكْتب المُعَوِّذَتَيْن في مصحفه».

وأخرج عبدُالله بنُ أحمدَ في زياداتِ «المسند»[3] والطبراني[4] وابنُ مردويه[5] من طريقِ الأعمشِ عن أبي إسحاقَ عن عبدِالرحمن يزيدَ النخَعيِّ قال: «كان عبدُالله بنُ مسعودٍ يَحُكُّ المُعَوِّذَتَيْن من مصاحفِه[6]، ويقول: «إنهما ليستا من كتاب الله».

(١) في مسنده (٥/١٢٩) ح ٢١٢٢٤ وكذا في (٥/١٣٠) ح ٢١٢٢٧ والإسناد الأول حسن لأجل عاصم بن أبي النجود إلا أنه تابعه عبدة بن أبي لبابة كما سيأتي تخريجه وهو عند الحميدي وغيره، فيصحح به، وأخرجه الحميدي في مسنده (١/١٨٥) ح ٣٧٤ ومن طريقه البيهقي في سننه (٢/٣٩٤) ك: الصلاة، ب: في المعوذتين، وأصل الحديث رواه البخاري في صحيحه (٨/٧٤١) مع الفتح، ك: التفسير، سورة قل أعوذ برب الناس، ح ٤٩٧٧ ولكن من غير تصريح به.

(٢) في صحيحه كما في الإحسان (٣/٧٧) ك: الرقائق، ب: قراءة القرآن، ح ٧٩٧، وانظر ما تقدم قبل هذا.

(٣) (٥/١٢٩–١٣٠)، ح ٢١٢٢٦، وإسناده حسن رجاله بين ثقة وصدوق، وقال الهيثمي: في مجمع الزوائد –(٧/١٤٩)– «ورجال عبدالله رجال الصحيح»..

(٤) في المعجم الكبير (٩/٢٣٥) ح ٩١٥٠–٩١٥٢، وقال الهيثمي في المصدر السابق له: «رجال الطبراني ثقات» وقال في الحديث الثاني: «رواه البزار والطبراني ورجالهما ثقات»، قلت: في إسناده حسان بن إبراهيم صدوق يخطئ، كما في التقريب /٢٣٢ برقم ١٢٠٤، فإسناده حسن بذلك.

(٥) وعزاه السيوطي في الدّر (٨/٦٨٣) لابن مردويه وغيره. انظر: الحاشية الأولى، فما بعدها.

(٦) (س): «مصاحفهم» والمثبت موافق لما في مصادر التخريج.

٥١٩

وأخرج البزَّارُ[1] والطبرانيُّ[2] من وجهٍ آخرَ عنه: أنه كان يَحُكُّ المُعَوِّذَتَيْن من المصحف، ويقول إنما أُمِرَ النبيُّ ﷺ أن يُتَعَوَّذَ بهما، وكان عبدُالله لا يَقْرأ بهما»، أسانيدُها صحيحةٌ. قال البزَّارُ: «لم يتابع ابنَ مسعود على ذلك أحدٌ من الصحابة، وقد صَحَّ[3] أنَّه ﷺ قرأهما في الصلاة».

قال ابن حجر[4]: «فقولُ مَنْ قال: «إنه كَذِبٌ عليه» مردودٌ، والطعنُ في

(١) في مسنده (٥/٢٩) ح ١٥٨٦ وكذا في المطالب العالية (٤/١٨٨) ك: التفسير، سورتي المعوذتين ح ٣٨٠٤، وقال الهيثمي -كما تقدم- «رجاله ثقات» انظر الحاشية السابقة.

(٢) تقدم تخريجه في ص: ٥١٩، وانظر تفسير ابن كثير (٨/٥٤٩-٥٥٠) تفسير سورتي المعوذتين، إذ أورد كل الروايات من طرق عدة.

(٣) رواه ابن خزيمة في صحيحه (١/٢٦٦-٢٦٨) ك: الصلاة، ب: قراءة المعوذتين في الصلاة ضدَّ قول من زعم أن المعوذتين ليستا من القرآن، ح ٥٣٤-٥٣٦ من رواية عقبة بن عامر رضي الله عنه ونقل المحقق صحة إسناده عن الشيخ الألباني وصحح هو أحد الأسانيد، وكذا رواه أحمد في مسنده (٤/١٤٤، ١٤٩) وصحح إسناده شعيب الأرنؤوط ومن معه في تعليقهم على الحديث في المسند (٢٨/٥٢٨-٥٢٩، ٥٨٣) ح ١٧٢٩٦، ١٧٣٥٠. وأيضاً حكم المصنف بعد أن ذكر هذه الأحاديث وما سيأتي بأن أسانيدها صحيحة. والحديث في صحيح مسلم (١/٥٥٨) ك: صلاة المسافرين، ب: فضل قراءة المعوذتين، ح ٨١٤، لكن جاء فيه أنها نزلت وليس فيه أنه قرأ بهما في الصلاة، وقال الحافظ ابن حجر -في الفتح (٨/٧٤٣) بعد أن ذكر عدة روايات صحيحة أن رسول الله ﷺ- قرأ بهما -أي: المعوذتين- في الصلاة: «والطعن في الروايات الصحيحة بغير مستند لا يقبل بل الرواية صحيحة والتأويل محتمل...».

(٤) فتح الباري ٨/٧٤٣.

مختار حیدر: یہ سیوطی کا فرمان۔ ابن مسعود کا مصحف 112 اور ابی بن کعب کا 116 سورتوں کا تھا، 😱😱😱😱😱

النوع التاسع عشر — في عدد سوره وآياته وكلماته وحروفه

قال القشيريُّ(١): «الصحيحُ أنَّ التسميةَ لم تكُنْ فيها لأنَّ جبريل عليه السلام لم يَنْزِلْ بها فيها». وفي «المستدرك»(٢) عن ابن عباسٍ قال: «سألتُ عليَّ بن أبي طالب: لِمَ لم تُكْتَبْ في براءةَ «بسم الله الرحمن الرحيم»؟ قال: «لأنها أمانٌ، وبراءةُ نزلَتْ بالسيف». وعن مالكٍ: «أن أولها لـمَّا سَقَط سَقَط معه البسملةُ، فقد ثَبَتَ أنَّها كانَتْ تَعْدِلُ البقرةَ لطولها».

وفي مصحف ابن مسعود: مئة واثنتا عَشْرَةَ سورةً؛ لأنه لم يَكْتب المُعَوِّذتين. وفي مصحف أُبَيَّ ستَّ عشرةَ لأنه كَتَبَ في آخرِه سورتَيْ الحَفْد والخَلْع.

أخرج أبو عبيد(٣) عن ابن سِيرينَ قال: «كَتَبَ أُبَيُّ بنُ كعبٍ في مصحفه فاتحةَ الكتاب والمُعَوِّذَتين، و«اللهم إنا نستعينك»، و«اللهم إياك نعبد»، وتركهنَّ ابنُ مسعودٍ، وكتب عثمانُ منهنَّ فاتحةَ الكتابِ والمُعَوِّذتين».

(١) انظر: البرهان ١/٣٦٠.

(٢) (٢/٣٣٠) ك: التفسير، وعزاه السيوطي في الدّر (٤/١٢٢) لأبي الشيخ وابن مردويه فقط، في إسناده محمد بن زكريا بن دينار الغلابي وهو ضعيف، وذكره ابن حبان في الثقات (٩/١٥٤) وقال: يعتبر بحديثه إذا روى عن ثقة، وقال الذهبي: هو ضعيف. انظر: الميزان للذهبي (٣/٥٥٠) برقم ٧٥٣٧، وسكت عليه الحاكم والذهبي، والحديث ضعيف لما تقدم.

(٣) في فضائل القرآن (٢/١٤٤) ح ٦٩٦، رجاله ثقات إلا أن ابن سيرين لم أعرف هل سمع من أبيّ بن كعب رضي الله عنه ولم يتعرض له في جامع التحصيل وغيره أنه سمع منه أو لم يسمَع منه، لكن روايته تتعلق بمصحفه أنه كتب فيه كما ذكر، أمّا كونه كان يقول: اللهم إنا نستعينك، فاخرجه عبدالرزاق في مصنفه (٣/١١٢) ك: الصلاة، ب: القنوت، ح ٤٩٧٠.

٤٢٣

مختار حیدر: جی معاویہ صاحب، اپنے بودے عذر چھوڑ کر اپنے عالم کا یہ فتوی دیکھیں:

«بسم الله الرحمن الرحيم» ليست من القرآن، فقال: سبحان الله ما أَجْرَأَ هذا الرجل! سمعت سعيد بن جُبَيْرٍ يقول: سمعت ابن عباس ـ رضي الله عنهما ـ يقول: كان النبي ـ عليه الصلاة والسلام ـ إذا أنزل عليه «بسم الله الرحمن الرحيم» علم أن تلك السُّورة ختِمَتْ وفُتِحَ غيرها.

وعن عبد الله بن المُبارك أنه قال: من ترك «بسم الله الرحمن الرحيم» فقد ترك مائةً وثلاث عشرة آيةً.

فَصْلٌ

قال ابن الخطيب ـ رحمه الله ـ: نقل في بعض الكتب القديمة أن ابن مسعود ـ رضي الله عنه ـ كان ينكر كَوْنَ سورة الفاتحة من القرآن الكريم، وكان ينكر كون المُعَوّذتين من القرآن.

واعلم أن هذا في غاية الصعوبة؛ لأنا إن قلنا: إن النقل المتواتر كان حاصلاً في عصر الصحابة[1] بِكَوْنِ سورة الفاتحة من القرآن، فحينئذٍ كان ابن مسعود ـ رضي الله عنه ـ عالماً بذلك فإنكاره يوجب الكُفْر أو نقصان العقل.

وإن قلنا: النقل المتواتر ما كان حاصلاً في ذلك الزمان فهذا يقتضي أن يقال: إن نقل القرآن ليس بمتواترٍ في الأصل، وذلك يخرج القرآن عن كونه حُجّةً يقينية.

والأغلب على الظن أن يقال: هذا المذهب عن ابن مسعود نَقْلٌ كاذِبٌ باطل، وبه يحصل الخلاص عن هذه العُقْدَةِ، والله الهادي إلى الصواب، وإليه يرجع الأمر كله في الأول والمآب.

= ينظر ترجمته في تهذيب الكمال: ٢/ ١٠٣١، تهذيب التهذيب: ٨/ ٢٨ (٤٥)، تقريب التهذيب: ٢/ ٦٩، خلاصة تهذيب الكمال: ٢/ ٢٨٤، الكاشف: ٢/ ٣٢٨. تاريخ البخاري الكبير: ٦/ ٣٢٨، تاريخ البخاري الصغير: ١، ٢/ ٤٣٧، الجرح والتعديل: ٦/ ٨٢٨٠، ميزان الاعتدال: ٣/ ٢٦٠، البداية والنهاية: ١٠/ ٢١، تاريخ الثقات: ٣٦٣، ثقات: ٥/ ١٦٧.

(١) في ب: هذا الزمان.

ابن مسعود کے سورہ فاتحہ اور معوذتین سے انکار کی بات پر کہہ ہیں کہ واعلم آن هذا فی غاية الصعوبة یعنی جان لو کہ اس میں بڑی مصیبت ہے، پھر مزید کہتے ہیں کہ:

☜ اگر ہم کہیں کہ قرآن مجید صحابہ کرام کے دور میں متواتر انداز میں نقل کیا جاچکا تھا، تو ابن مسود کا انکار کفر یا عقل کا نقصان کہلائے گا۔ اور اگر ہم یہ کہیں کہ اس وقت تک قرآن مجید متواتر طور پر نقل نہیں ہوا تھا، تو اس کا مطلب ہو گا کہ قرآن مجید اصل میں متواتر ہے ہی نہیں۔ اور اس طرح قرآن مجید یقینی حجت کے درجہ سے خارج ہو جائے گا ☞

اللباب
في علوم الكتاب

تأليف
الإمام المفسر أبي حفص عمر بن علي
ابن عادل الدمشقي الحنبلي
المتوفى بعد سنة ٨٨٠ هـ

تحقيق وتعليق
الشيخ عادل أحمد عبد الموجود — الشيخ علي محمد معوض

شارك في تحقيقه برسالته الجامعية
الدكتور محمد سعد رمضان حسن — الدكتور محمد المتولي الدسوقي حرب

الجزء الأول

المحتوى:
أول سورة الفاتحة - الآية (٣٩) من سورة البقرة

تنبيه
صدرنا الجزء الأول من الكتاب بدراسة عن علوم القرآن عند الإمام ابن عادل الدمشقي
للأستاذ زكريا تونالي

مختار حیدر: امید ہے آپ کو پسند آئیں گے حوالہ جات 🙂

مختار حیدر: جی قارئین، میں نے نہ صرف ابن مسعود سے کمی ثابت کر دی، بلکہ ابی بن کعب سے اضافہ بھی ثابت کر دیا۔

مختار حیدر: کمی کے بعد اب اضافہ کی ایک اور کہانی بھی سن لیں۔

مجمع الزوائد
ومنبع الفوائد

للإمام الحافظ العالم
أبي الحسن علي بن أبي بكر بن سليمان الشافعي
نور الدين الهيثمي
رحمه الله تعالى
(٧٣٥-٨٠٧هـ)

حققه وخرج أحاديثه
حسين سليم أسد الداراني

كتاب التفسير – والتعبير
١٠٨٥٠ – ١١٨٢٢

دار المنهاج

رواه الطبراني[١] ، ورجاله رجال الصحيح .

٧ ـ بَابٌ : فِيمَا نُسِخَ

١١٦٦٤ ـ عَنِ ٱبْنِ عُمَرَ ـ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا ـ قَالَ : قَرَأَ رَجُلَانِ مِنَ ٱلْأَنْصَارِ سُورَةً أَقْرَأَهُمَا رَسُولُ ٱللهِ صَلَّى ٱللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَا يَقْرَأَانِ بِهَا ، فَقَامَا ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّيَانِ بِهَا ، فَلَمْ يَقْدِرَا مِنْهَا عَلَىٰ حَرْفٍ فَأَصْبَحَا غَادِيَيْنِ عَلَىٰ رَسُولِ ٱللهِ صَلَّى ٱللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ ٱللهِ صَلَّى ٱللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « **إِنَّهَا مِمَّا نُسِخَ وَأُنْسِيَ** » .

رواه الطبراني[٢] / في الأوسط ، وقد تقدم في غير[٣] هذا الباب الكلام عليه . ١٥٦/

١١٦٦٥ ـ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ـ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ ـ قَالَ : أَمَّنَا أُمَيَّةُ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أَسِيدٍ بِخُرَاسَانَ ، فَقَرَأَ بِهَاتَيْنِ[٤] ٱلسُّورَتَيْنِ : إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ قَالَ : فَذَكَرَ ٱلْحَدِيثَ .

رواه الطبراني[٥] ورجاله رجال الصحيح .

قلت : وقد تقدم غير هذا (مص : ٢٤٥) الحديث في سورة ﴿ لَمْ يَكُنْ ﴾ .

٨ ـ بَابُ تَسْمِيَةِ ٱلسُّوَرِ

١١٦٦٦ ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ـ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ ـ قَالَ : قَالَ رَسُولُ ٱللهِ صَلَّى ٱللهُ عَلَيْهِ

(١) في الكبير ٢٣/١٨٩ برقم (٣١٠) ، وابن أبي داود في المصاحف ص (٢٤ ـ ٢٥) من طريق الزهري ، عن سالم : أن مروان . . . وهذا إسناد رجاله ثقات غير أن سالم لم يدرك مروان بن الحكم فيما نعلم ، والله أعلم . وانظر « المرشد الوجيز » ص (٧٤) .
(٢) في الأوسط (٤٦٣٤) وفي إسناده متروكان . وقد تقدم برقم (١١٦٤٢) .
(٣) ساقطة من (مص ، ظ ، د) .
(٤) في (مص ، ظ) : « بها من » وهو تحريف .
(٥) في الكبير ١/٢٩٢ ـ ٢٩٣ برقم (٨٦٠) من طريق إسحاق بن راهويه ، حدثنا عيسى بن يونس ، حدثني أبي ، عن جدي أبي إسحاق قال : أمنا أمية بن عبد الله . . . وفي هذا الإسناد علتان : الإرسال ، ويونس بن أبي إسحاق روىٰ عن أبيه بعد اختلاطه ، والله أعلم .

٥٥٢

مختار حیدر: جی معاویہ صاحب، امیہ بن عبداللہ بن خالد نے خراسان میں وہ دو سورتیں پڑھیں، جو موجود نہیں۔
کیا کفر کے فتویٰ کی امید رکھیں؟End

معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب آپ خوامخواہ کے اسکین بھیج کر عوام کو دھوکا دینے کی کوشش ناکام کوشش کر رہے ہیں کہ میرے پاس اتنے حوالے ہیں کہ ابن مسعود رض معوذتین کو قرآن نہیں مانتے تھے(127)۔ حالانکہ یہ دھوکے اب پرانے ہو چکے ہیں آپ خوامخواہ ٹائم پورا کر رہے ہو جو آپ نے رکھا تھا۔ آپ کے تقریباً سب وہی ہے جس کا مختصر جواب میں اوپر دے چکا ہوں(128)۔ اب آتے ہیں تفصیلی جواب کی طرف۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ ثابت ہے کہ وہ معوذتین کو قرآن کا حصہ مانتے تھے۔

1، جو قرأت ان سے ثابت ہے اور آج تک چلتی آ رہی ہے اس میں معوذتین موجود ہے۔

2، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جو قرآن جمع کیا تھا، ابن مسعود رض کا ان سے اتفاق ثابت ہے۔

تو ان حقائق کی موجودگی میں آپ کی یہ شاذ روآیت قابل قبول نہیں۔

معاویہ: یہ دوحوالے:

سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى

٧٤٨هـ - ١٣٧٤م

الجزء الأول

أشرف على تحقيق الكتاب وخرّج أحاديثه

شعيب الأرنؤوط

حقق هذا الجزء

حسين الأسد

مؤسسة الرسالة

قال عبد السلام بن حرب: عن الأعمش، عن إبراهيم، عن علقمة قال: قدمت الشام، فلقيتُ أبا الدرداء، فقال: كنا نَعدُّ عبد الله حناناً فما باله يُواثِبُ الأمراء؟. رواه ابن أبي داود في «المصاحف»[1].

وبإسنادين في «مسند أحمد»: حدثنا محمد بن جعفر، حدثنا شعبة، عن عبد الرحمن بن عابس، قال: حدثنا رجل من همدان من أصحاب عبد الله، قال: لما أراد عبدُ الله أنْ يأتيَ المدينة، جمع أصحابه، فقال: والله إني لأرجو أن يكون قد أصبح اليوم فيكم من أفضل ما أصبح في أجناد المسلمين من الدِّين والعلم بالقرآن والفقه، إنَّ هذا القرآن أُنزل على حروف، والله إن كان الرجلان ليختصمان أشد ما اختصما في شيء قط، فإذا قال القارئُ: هذا أقرأني، قال: أحسنت. وإنما هو كقول أحدكم لصاحبه: أعجل وحَيَّ هلا[2].

أبو معاوية: عن الأعمش، عن زيد بن وهب قال: لما بعث عثمان إلى ابن مسعود يأمره بالمجيء إلى المدينة، اجتمع إليه الناسُ، فقالوا: أَقم فلا تخرج، ونحن نمنعك أنْ يصلَ إليك شيءٌ تكرهه. فقال: إنَّ له علي طاعة، وإنها ستكون أمور وفتنٌ لا أحب أن أكونَ أولَ من فتحها. فردَّ الناس وخرج إليه[3].

محمد بن سنجر[4] في «مسنده»: حدثنا سعيد بن سليمان، حدثنا عباد،

---

(١) أخرجه ابن أبي داود في «المصاحف» ص (١٨). وقوله «كنا نعد عبد الله حناناً» إنما هو وصف له بالعطف والرحمة ولين الجانب.

(٢) أخرجه أحمد ٤٠٥/١ بأطول مما هنا. والرجل من همدان مجهول، وباقي رجاله ثقات.

(٣) رجاله ثقات. وذكره الحافظ في «الفتح» ٢١٧/٦ ونسبه إلى ابن سعد من طريق الأعمش قال: قال زيد بن وهب: . . .

(٤) مترجم في «تذكرة الحفاظ» للمؤلف ص (٥٧٨).

كل صحيفة أو مصحف أن يُحرق .

قال ابن شهاب الزهري : فأخبرني خارجة بن زيد بن ثابت ، سمع زيدَ بْنَ ثابتٍ (قال)[١] : فقال : فقدت آيةً من الأحزاب حين نسخنا المصحف ، قد كنت أسمع رسول الله ﷺ يقرأ بها ، فالتمسناها فوجدناها مع خزيمة بن ثابت الأنصاري : ﴿ من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه ﴾ فألحقناها في سورتها (في المصحف)[٢] .

وهذا أيضًا من أكبر مناقب أمير المؤمنين عثمان بن عفان رضي الله عنه .

فإن الشيخين سبقاه إلى حفظ القرآن أن يذهب منه شيء . وهو جَمَع الناسَ على قراءة واحدة لئلا يختلفوا في القرآن ، ووافقه على ذلك جميع الصحابة . وإنما روي عن عبد الله بن[٣] مسعود شيء من التَغضّب بسبب

أنه لم يكن ممن كتب المصاحف ، وأمر أصحابه بغلّ مصاحفهم لما أمر عثمان بحرق ما عدا المصحف الإمام ، ثم رجع ابن مسعود إلى الوفاق[١] ، حتى قال علي بن[٢] أبي طالب : لو لم يفعل ذلك عثمان لفعلته أنا .

= أخرجه ابنُ أبي داود (ص – ١٦)
وخالفهما الحسن بن إسماعيل بن سليم
الأعمش ، عن أبي إسحاق ، عن هبيرة
أخرجه النسائيُّ (٨ / ١٣٤) .
والحسن بن سليمان وإنْ كان ثقةً ، إ
وقد رجَّحت روايتهما بمرجّحيْن ، ذ

(١) ويأتي تخريجه قريبًا .

(٢) أخرجه أبو عبيد في « الفضائل » (ص
(١٢ ، ٢٣) من طرقٍ عن شعبة
سويد بن غفلة ، عن عليٍّ أنَّه قال حي
هو لصنعتُهُ » .
وهكذا رواه عن شعبة ثقاتُ أصحابِهِ ،

پہلے کی سند صحیح ہے جس میں ابن مسعود رض کا ن سیدنا عثمان رض سے اتفاق کا ذکر ہے۔ دوسرے حوالے میں بھی واضح طور پر موجود ہے کہ ابن مسعود رض نے مصحف عثمانی پر اتفاق کیا تھا۔ باقی رہا ابن تیمیہ وغیرہ کا حوالہ کہ ابن مسعود رض معوذتین مٹاتے تھے اپنے مصحف سے، تو کچھ فائدہ نہیں ان حوالاجات کا آپ کو۔ ان حوالاجات میں وہیں پر وضاحت موجود ہے لیکن ان کے نزدیک معوذتین تواتر سے یہ بات ثابت نہیں تھی اس لیے وہ اس کو قرآن کا حصہ نہیں سمجھتے تھے۔ تو تحریف کا الزام بنتا ہی نہیں کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کو قرآن ہی نہیں سمجھتا تو اس کو تحریف کیسے کہا جا سکتا ہے؟ حالانکہ ہمارے نزدیک آپ کی پیش کردہ روآیت شاذ کے سواء کچھ نہیں۔ End

مختار حیدر: ھھھ (اشارہ 127 کی طرف)۔ اب تو حالت آپ کی قابل رحم ہو چکی ہے، دوست (اشارہ 128 کی طرف)۔

مختار حیدر: میرے دوست، آپ کے حواس نے کام کرنا مکمل طور پر بند کر دیا ہے۔ مناسب سمجھو تو گفتگو کو روک لیتے ہیں۔ آپ کی عقل اگر قائم ہے تو پھر آپ دھوکہ دھی کی آخری حدوں تک جا چکے ہیں۔ جو دلائل دے رہو ہو، کیا ان کو پڑھ بھی رہے ہو؟

مختار حیدر: یہ حوالہ دیا ہے؟ میں چاہتا نہیں تھا، لیکن مجبور ہو گیا ہوں، اجازت دو کہ ذرا ہنس لوں، 😂😂 😂😂۔ ثقہ راویوں کے شوق میں

سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى

٧٤٨ - ١٣٧٤م

الجزء الأول

أشرف على تحقيق الكتاب وخرّج أحاديثه شعيب الأرنؤوط

حقّق هذا الجزء حسين الأسد

مؤسسة الرسالة

قال عبد السلام بن حرب: عن الأعمش، عن إبراهيم، عن علقمة قال: قدمت الشام، فلقيتُ أبا الدرداء، فقال: كنا نَعدُّ عبد الله حناناً فما باله يُواثبُ الأمراء؟ . رواه ابن أبي داود في «المصاحف»[1].

وبإسنادين في «مسند أحمد»: حدثنا محمد بن جعفر، حدثنا شعبة، عن عبد الرحمن بن عابس، قال: حدثنا رجل من همدان من أصحاب عبد الله، قال: لما أراد عبدُ الله أنْ يأتيَ المدينة، جمع أصحابه، فقال: والله إني لأرجو أن يكون قد أصبح اليوم فيكم من أفضل ما أصبح في أجناد المسلمين من الدِّين والعلم بالقرآن والفقه، إنَّ هذا القرآن أُنزل على حروف، والله إن كان الرجلان ليختصمان أشد ما اختصما في شيء قط، فإذا قال القارئ: هذا أقرأني، قال: أحسنت. وإنما هو كقول أحدكم لصاحبه: أعجل وحَيَّ هلا[2].

أبو معاوية: عن الأعمش، عن زيد بن وهب قال: لما بعث عثمان إلى ابن مسعود يأمره بالمجيء إلى المدينة، اجتمع إليه الناسُ، فقالوا: أقم فلا تخرج، ونحن نمنعك أنْ يصلَ إليك شيءٌ تكرهه فقال: إنَّ له علي طاعة، وإنها ستكون أمور وفتنٌ لا أحب أن أكونَ أولَ من فتحها. فردَّ الناس وخرج إليه[3].

محمد بن سنجر[4] في «مسنده»: حدثنا سعيد بن سليمان، حدثنا عباد،

(١) أخرجه ابن أبي داود في «المصاحف» ص (١٨). وقوله «كنا نعد عبد الله حناناً» إنما هو وصف له بالعطف والرحمة ولين الجانب.

(٢) أخرجه أحمد ١/٤٠٥ بأطول مما هنا. والرجل من همدان مجهول، وباقي رجاله ثقات.

(٣) رجاله ثقات. وذكره الحافظ في «الفتح» ٢١٧/٦ ونسبه إلى ابن سعد من طريق الأعمش قال: قال زيد بن وهب: ...

(٤) مترجم في «تذكرة الحفاظ» للمؤلف ص (٥٧٨).

٤٨٩

عبارت سمجھ نہیں آئی؟ ابن مسعود نے فتنہ سے دور رہنے کے لیے اطاعت کا اظہار کیا ہے (129)۔ یہاں قرآن مجید سے متفق ہونے کی بات کہاں ہے؟ راضی خوشی متفق ہونا تو دور کی بات، زور زبردستی بھی قرآن مجید سے متفق ہونا نہیں لکھا (130)۔ کچھ خیال کرو دوست۔

كل صحيفة أو مصحف أن يُحرق .

قال ابن شهاب الزهري : فأخبرني خارجة بن زيد بن ثابت ، سمع زيدَ بْنَ ثابتٍ (قال)[١] : فقال : فقدت آيةً من الأحزاب حين نسخنا المصحف ، قد كنت أسمع رسول الله ﷺ يقرأ بها ، فالتمسناها فوجدناها مع خزيمة بن ثابت الأنصاري : ﴿ من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه ﴾ فألحقناها في سورتها (في المصحف)[٢] .

وهذا أيضًا من أكبر مناقب أمير المؤمنين عثمان بن عفان رضي الله عنه .

فإن الشيخين سبقاه إلى حفظ القرآن أن يذهب منه شيء . وهو جَمَع الناسَ على قراءة واحدة لئلّا يختلفوا في القرآن ، ووافقه على ذلك جميع الصحابة . وإنما روي عن عبد الله بن[٣] مسعود شيء من التّغضّب بسبب

أنه لم يكن ممن كتب المصاحف ، وأمر أصحابه بغلّ مصاحفهم لما أمر عثمان بحرق ما عدا المصحف الإمام ، ثم رجع ابن مسعود إلى الوفاق[١] ، حتى قال علي بن[٢] ابي طالب : لو لم يفعل ذلك عثمان لفعلته أنا .

= أخرجه ابنُ أبي داود (ص - ١٦ ...
وخالفهما الحسن بن إسماعيل بن سليم...
الأعمش ، عن أبي إسحاق ، عن هبيرة...
أخرجه النسائيُّ (٨ / ١٣٤) .
والحسن بن سليمان وإنْ كان ثقةً ، إ...
وقد رجّحت روايتهما بمرجّحيْن ، ذ...

(١) ويأتي تخريجه قريبًا .
(٢) أخرجه أبو عبيد في « الفضائل » (ص ...
(١٢ ، ٢٣) من طرقٍ عن شعبة ...
سويد بن غفلة ، عن عليٍّ أنه قال حي...
هو لصنعتهُ » .
وهكذا رواه عن شعبة ثقاتُ أصحابِه ،...

كتاب فضائل القرآن
للإمام الحافظ أبي الفداء عماد الدين إسماعيل بن عمر ابن كثير
حققه وخرج حديثه أبو إسحاق الحويني الأثري

مختار حیدر: اب پہلے سے زیادہ مجبوریوں، تھوڑی اجازت۔۔۔۔ 😅😅😅😅😅۔ اس حوالے کو پیش کرنے کا کسی دشمن نے مشورہ دیا ہے آپ کو[20]، یار آپ پڑھتے نہیں اپنے حوالے؟ جس تحریر کو نمایاں کیا ہے، اس نے آپ کی کشتی ڈبو دی ہے۔ لکھا ہے کہ ابن مسعود غضب میں تھے۔ اور وجہ یہ لکھی ہے کہ جناب عثمان نے ان کو ان افراد میں شامل نہیں کیا تھا جنھوں نے قرآن مجید اکھٹا کیا۔ اور لکھا ہے کہ وہ لوگوں کو اپنے مصاحب چھپانے کا حکم دیتے تھے، جب جناب عثمان نے دیگر مصاحف کو جلانے کا آغاز کیا۔ ایک بار پھر۔۔۔ 😅😅😅😅۔

مختار حیدر: رہی سہی کسر آپ کے میسج نے نکال دی(131)۔ ایک بار پھر۔۔۔۔۔

نہیں، اب رہنے دیتے ہیں۔ اتنا بھی۔۔۔ نہیں کرنا چاہیے۔ 🙂

مختار حیدر: اب اس سے زیادہ تحریف کا اقرار کیا ہو گا؟ ویسے دوست، اے گل اے کرن دی۔

مختار حیدر: یہ لو[21]۔ امام مالک کہہ رہے ہیں کہ جو ابن مسعود کی قرات کرے، اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو (132)۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ موجودہ مصحف زید بن ثابت کا اکھٹا کیا ہوا ہے۔

مختار حیدر: مومنین کرام،

نعرہ حیدری۔۔۔۔۔ یا علی

---

[20] اوپر والے صفحہ پر موجود فضائل القرآن ابن کثیر والے سکین کی بات ہو رہی ہے۔

[21] البرہان فی علوم القرآن کا سکین اور سرورق اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

— ٢٢٢ —

قال : وذكر ابن وَهْب[1] فى كتاب الترغيب من " جامعه " ، قال : قيل لمالك : أترى أن تقرأ مثل ماقرأ عمر بن الخطاب : ﴿فامْضُوا إلى ذكْر الله﴾[2] ، قال : جائز ، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : « أنزل القرآن على سبعة أحرف فاقرءوا ما تيسر منه » ، ومثل « يعلمون » ، و « تعلمون » ؟ قال مالك : لا أرى باختلافهم بأسا ، وقد كان الناس ولهم مصاحف .

قال ابن وهب : سألت مالكا عن مصحف عثمان ؛ فقال لى : ذَهَب. وأخبرنى مالك قال : أقرأ عبد الله بن مسعود رجلا : ﴿ إنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّومِ . طَعَامُ الأَثِيمِ ﴾[3] ، فجعل الرجل يقول : « طعام اليتيم » ، فقال : « طعام الفاجر » ، فقلت لمالك : أترى أن يقرأ بذلك؟ قال : نعم ، أرى أن ذلك واسعا .

قال أبو عمر : معناه عندى أن يُقرأ به فى غير الصلاة ؛ وإنما لم تجز القراءةُ به فى الصلاة ؛ لأنَّ ماعدا مصحف عثمان لايقطع عليه ؛ وإنما يجرى مجرى خبر[4] الآحاد ؛ لكنه وقال مالك رحمه الله فيمن قرأ فى صلاة بقراءة ابن مسعود وغيره من الصحابة ؛ مما يخالف المصحف : لم يُصَلَّ وراءه .

قال : وعلماء مكيّون مجمعون على ذلك إلا شذوذاً لا يعرَّج عليه منهم إلا عثمان . وهذا كله يدلُّ على أن السبعة الأحرف التى أشير إليها فى الحديث ليس بأيدى الناس منها إلا حرفُ زيد بن ثابت الذى جمع عثمان عليه المصاحف .

* * *

(١) هو عبد الله بن وهب بن مسلم القرشى ، صاحب الامام مالك ، توفى بمصر ١٩٧ (ابن خلكان ١ : ٢٤٩) .
(٢) سورة الجمعة ٩ وانظر ص ٢١٥ حاشية ٩ من هذا الجزء .
(٣) الدخان ٤٣ ، ٤٤ . ونقله الزمخشرى فى الكشاف ٢ : ٣٦٢ — ٣٦٣ عن أبى الدرداء أنه كان يقرئ رجلا فكان يقول : « طعام اليتيم » فقال : قل : « طعام الفاجر » .
(٤) ت : « أخبار الآحاد » .
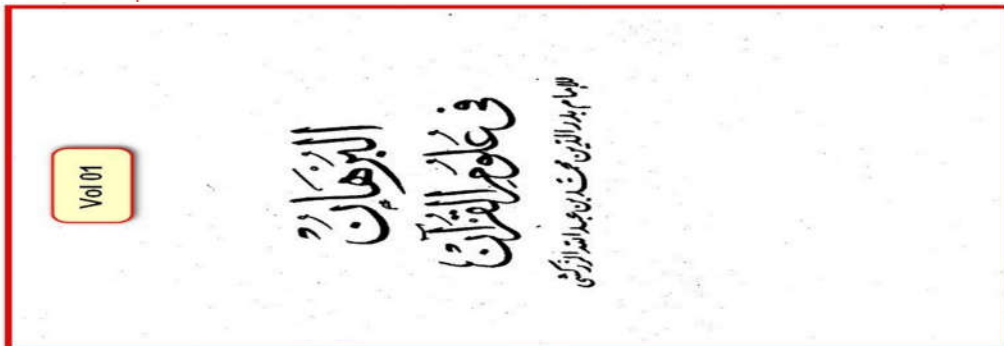
مختار حیدر: زید بن ثابت کی ہی ڈیوٹی لگائی تھی جناب عثمان نے(133)، جبکہ جناب عمر نے ان کو روک دیا تھا۔ ضعیف کہنے سے پہلے سوچ لینا، آپ نے تو سند ہی نہیں دی تھی کنز العمال کی 🙂

المصنف
لابن أبي شيبة
الإمام الحافظ
أبي بكر عبد الله بن محمد بن إبراهيم أبي شيبة العبسي
١٥٩ - ٢٣٥هـ
تحقيق
أبي محمد أسامة بن إبراهيم بن محمد
المجلد العاشر
فضائل القرآن - الإيمان - الرؤيا - الأمراء
الوصايا - الفرائض - الفضائل
٣٠٥١٤ - ٣٣١٢٨
الناشر
الفاروق الحديثة للطباعة والنشر

٨ ـــــــ كتاب فضائل القرآن

قَالَ: تَعَلَّمُوا العَرَبِيَّةَ كَمَا تَعَلَّمُونَ حِفْظَ القُرْآنِ(١).

٣٠٥١٨- حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابن عُمَرَ قَالَ: أَعْرِبُوا القُرْآنَ(٢).

٣٠٥١٩- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُقْبَةَ الأَسَدِيِّ، عَنْ أَبِي العَلَاءِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: أَعْرِبُوا القُرْآنَ فَإِنَّهُ عَرَبِيٌّ(٣).

٣٠٥٢٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ [صهيب](٤)، عَنِ ابن بُرَيْدَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لأَنْ أَقْرَأَ آيَةً بِإِعْرَابٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقْرَأَ كَذَا وَكَذَا آيَةً بِغَيْرِ إِعْرَابٍ(٥).

٣٠٥٢١- حَدَّثَنَا ابن إِدْرِيسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابن عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ ٤٥٧ يَضْرِبُ وَلَدَهُ عَلَى اللَّحْنِ(٦).

٣٠٥٢٢- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي مُوسَىٰ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلْحَسَنِ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، والله مَا أَرَاكَ تَلْحَنُ، فَقَالَ: يَا ابن أَخِي، إِنِّي سَبَقْتُ اللَّحْنَ.

٣٠٥٢٣- حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اسْتَشَارَ عُمَرَ فِي جَمْعِ القُرْآنِ فَأَبِي عَلَيْهِ فَقَالَ: أَنْتُمْ قَوْمٌ تَلْحَنُونَ، وَاسْتَشَارَ عُثْمَانَ فَأَذِنَ لَهُ(٧).

٣٠٥٢٤- حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُد الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ: سَأَلْتُ

(١) إسناده مرسل. يحيىٰ بن يعمر لا يدرك أبيًا ﷺ.
(٢) إسناده ضعيف. فيه الليث بن أبي سليم وهو ضعيف.
(٣) في إسناده عقبة الأسدي بيض له ابن أبي حاتم في «الجرح»: (٦/ ٣١٩) ولا أعلم له توثيقًا يعتد به.
(٤) كذا في الأصول، ووقع في المطبوع: [حبيب] خطأ، أنظر ترجمة يوسف بن صهيب من «التهذيب».
(٥) ابن بريدة أرسل عن جماعة من الصحابة، ولم يذكر أسمع من هذا الصحابي أم لا؟
(٦) إسناده صحيح.
(٧) إسناده ضعيف. فيه عمر بن حمزة العمري وهو ضعيف.

مختار حیدر: یہ لو[22]، جب سرکار نے لوگوں کے مصاحف جلانے شروع کیے تو ابن مسعود نے لوگوں کو اپنے مصحف چھپانے کا حکم دیا(134)۔ اب بھی کہو کہ ابن مسعود متفق تھے۔ سند ٹھیک ہے ویسے ان روایات کی 🙂

[22] کتاب المصاحف کے دو عدد صفحات کا سکین اگلے صفحہ پر دیکھیں۔

كتاب المصاحف

تأليف

أبي بكر عبدالله بن سليمان بن الأشعث السجستاني

الشهير بـ (ابن أبي داود)

٢٣٠ - ٣١٦هـ

رحمه الله وأسكنه فسيح الجنة

حقق نصوصه، وضبطها، وخرج أحاديثه وآثاره، وعلق عليه

أبو أسامة سليم بن عيد الهلالي

كان الله له

الطبعة العلمية المتكاملة محققة على ثلاث نسخ خطية

وبخاتمة الجواب الوافر على جميع شبهات المستشرقين حول القرآن الكريم

عن أبي إسحاق، عن خمير[١] بن مالك؛ قال: قال عبد الله: لقد قرأت من في رسول الله ﷺ سبعين سورة، وإن زيد بن ثابت ذو ذؤابتين[٢] يلعب مع الصبيان.

٥١- حدثنا عمي[٣]؛ قال: حدثنا ابن رجاء[٤]؛ قال: أخبرنا إسرائيل، عن أبي إسحاق، عن خمير بن مالك، عن عبد الله؛ قال: لما أمر بالمصاحف -يعني[٥]: (بتحريقها)[٦]-؛ ساء ذلك عبدالله بن مسعود، قال: من استطاع منكم أن يغل مصحفاً؛ فليغلل[٧]؛ فإنه[٨] من غل[٩] شيئاً جاء بما غل يوم القيامة[١٠].

=المعروف في توثيق المجاهيل، فيبقى الإسناد ضعيفاً.

لكن صح الأثر من وجه آخر عن ابن مسعود؛ وهو عند المصنف برقم: (٥٤ و٥٥ و٥٦ و٥٧ و٥٨)؛ وهناك التفصيل- إن شاء الله-.

(١) في «ش»: «حميد».

(٢) الذؤابة؛ هي: الضفيرة من الشعر إذا أرسلت.

٥١- إسناده ضعيف، (وهو صحيح بطرقه الأخرى) - وقد تقدّم تخريجه في سابقه.

(٣) هو محمد بن الأشعث.

(٤) في «ش»: «ابن أبي رجاء»، وهو عبد الله بن رجاء بن عمر الغُدّاني.

(٥) في «ش»: «تغير»، وكلاهما صحيح.

(٦) زيادة من «تفسير القرآن العظيم» (١/ ١٧٨)، وبها يستقيم السياق، ويتضح المعنى.

(٧) في «ظ»: في الأصل: فليفعل، وصححت في الهامش، وفي «ش»: «فاليغلل».

(٨) كررت هذه الكلمة في «ش».

(٩) في «ش»: «يغلل».

(١٠) قال الإمام النووي في «شرح صحيح مسلم» (١٦/ ١٥): «معناه: أن ابن مسعود كان مصحفه غير مصحف الجمهور، وكانت مصاحف أصحابه كمصحفه؛ فأنكر عليه الناس، وأمروه بترك مصحفه وبموافقة مصحف الجمهور، وطالبوا مصحفه أن يحرقوه كما فعلوا بغيره؛ فامتنع، وقال لأصحابه: غلوا مصاحفكم؛ أي: اكتموها، ومن يغلل يأتي بما غلَّ يوم القيامة؛ يعني: فإذا غللتموها جئتم بها يوم القيامة، وكفى لكم بذلك شرفًا، ثم قال على سبيل الإنكار: ومن هذا الذي تأمرونني أن آخذ بقراءته، وأترك مصحفي الذي أخذته من في رسول الله ﷺ».

وقال الحافظ ابن حجر في «فتح الباري» (٩/ ٤٩): «وكأن مراد ابن مسعود بغلّ=

ثم قال عبد الله: لقد قرأت القرآن من في رسول الله ﷺ سبعين سورة وزيد بن ثابت صبي، أفأترك ما أخذت من رسول الله ﷺ؟!

٥٢- حدثنا يونس بن حبيب؛ قال: حدثنا أبو داود؛ قال: حدثنا عمرو بن ثابت، عن أبي إسحاق، عن خمير بن مالك؛ قال: سمعت ابن مسعود يقول: إني غال مصحفي، فمن استطاع أن يغل مصحفاً؛ فليغلل؛ فإن الله يقول: ﴿**وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**﴾ [آل عمران: ١٦١]، ولقد أخذت من في رسول الله ﷺ سبعين سورة، وإن زيد بن ثابت لصبي من الصبيان، أفأنا أدع ما أخذت من في رسول الله ﷺ؟

٥٣- حدثنا هارون بن إسحاق؛ قال حدثنا وكيع، عن شريك، عن إبراهيم بن مهاجر، عن إبراهيم؛ (قال)[1]: لما أمر بتمزيق المصاحف؛ قال عبدالله: أيها الناس! غُلُّوا (هذه)[1] المصاحف؛ فإنه من غلَّ يأت بما غلَّ يوم

= المصاحف: كتمها وإخفاؤها؛ لئلا تخرج فتعدم، وكأن ابن مسعود رأى خلاف ما رأى عثمان ومن وافقه على الاقتصار على قراءة واحدة، وإلغاء ما عدا ذلك، أو كان لا ينكر الاقتصار؛ لما في عدمه من الاختلاف، بل كان يريد أن تكون قراءته هي التي يعول عليها دون غيرها؛ لما له من المزية في ذلك مما ليس لغيره، كما يؤخذ ذلك من ظاهر كلامه، فلما فاته ذلك، ورأى أن الاقتصار على قراءة زيد ترجيح بغير مرجح عنده؛ اختار استمرار القراءة على ما كانت عليه».

٥٢- إسناده كسابقه.

٥٣- مقطوع ضعيف الإسناد - تفرد به المصنف.

قلت: إسناده ضعيف؛ فيه علتان:

الأولى: شريك بن عبدالله القاضي: صدوق كثير الخطأ، تغير حفظه منذ ولي القضاء؛ كما في «التقريب».

الثانية: إبراهيم بن مهاجر بن جابر البجلي: صدوق لين الحفظ؛ كما في «التقريب».

أما ما يخشى من الانقطاع بين إبراهيم بن يزيد النخعي وابن مسعود؛ فهو غير مؤثر هنا؛ فقد صحَّ عن إبراهيم أنه قال: إذا قلت: عن رجل عن ابن مسعود؛ فهو الذي سمعت، وإذا قلت: قال ابن مسعود؛ فهو عن غير واحد عن ابن مسعود.

(١) زيادة من «ش».

مختار حیدر: قارئین، اب میں اگلی دلیل کی طرف آتا ہوں۔
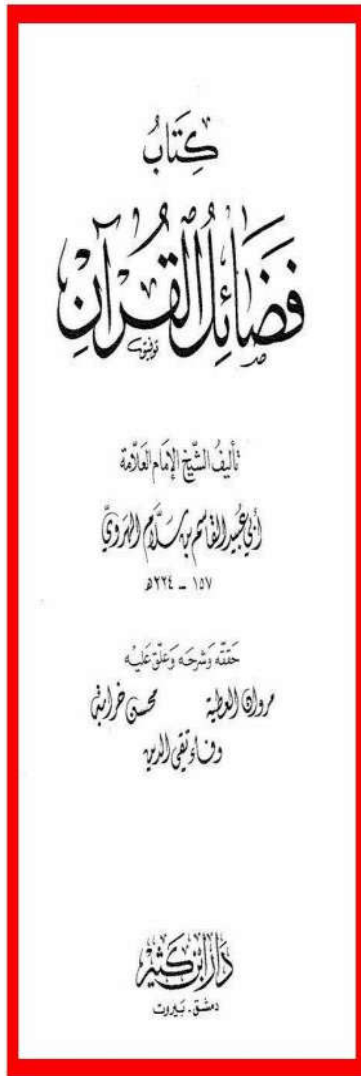
وكتب ﴿ لم يتسنَّه ﴾ ألحق فيها الهاء[1].

* حدثنا أبو عبيد قال: حدثنا عبد الرحمن بن مهدي، عن أبي الجرّاح، عن سليمان بن عمير، عن هانئ مولى عثمان قال:

كنت الرسول بين عثمان، وزيد بن ثابت، فقال زيد: سله عن قوله: «لم يتسنَّ» أو ﴿لم يتسنَّه﴾؟ فقال عثمان: اجعلوا فيها الهاء[2].

* حدثنا أبو عبيد، حدثنا حجاج، عن هارون بن موسى قال: أخبرني الزُّبير بن الخِرِّيت، عن عكرمة قال:

لما كتبت المصاحف عرضت على عثمان، فوجد فيها حروفاً من اللحن، فقال: لا تغيروها فإن العرب ستغيرها، أو قال: ستعربها ـ بألسنتها، لو كان الكاتب من ثَقِيف، والمُمْلي من هُذَيْل لم توجد فيه هذه الحروف[3].

* حدثنا أبو عبيد حدثنا أبو معاوية، عن هشام بن عروة، عن أبيه قال:

سألت عائشة عن/ لحن القرآن، عن قوله ﴿ إنْ هذان لساحران.. ﴾ ٧٧ [طه: ٦٣]، وعن قوله ﴿ والمقيمين الصلاة والمؤتون الزكاة ﴾ [النساء: ١٦٨] وعن قوله ﴿ إن الذين آمنوا والذين هادوا والصَّابِئون.. ﴾ [المائدة: ٦٩] فقالت: يا ابن أختي، هذا عمل الكتّاب أخطؤوا في الكتاب[4].

[النساء: ١٦٢]

* حدثنا أبو عبيد، حدثنا حجّاج، عن هارون قال:

(١) كنز العمال (٢/٥٩٨) حديث رقم (٤٨٢٧)، وانظر الإيضاح (١/٣٠٣ ـ ٣١١)، والحجة للفارسي (٢/٣٦٩ ـ ٣٧٨) وحجة القراءات (١٤٢)، والقرطبي (٣/٢٩٢).
(٢) كنز العمال (٢/٥٩٨) حديث رقم (٤٨٢٧) نقلاً عن أبي عبيد في فضائله.
(٣) المصاحف (٣٣)، وكنز العمال (٢/٥٨٧)، والقرطبي (١١/٢١٦)، والمقنع (١١٤ ـ ١١٧)، ونكت الانتصار (١٢٧ ـ ١٣٤) فقد فصل الكلام الباقلاني حول هذه المسألة.
(٤) المصاحف (٣٤)، والقرطبي (٦/١٣ و١٤ و١٥ و١١/٢١٦)، والمقنع (١١٧ ـ ١١٩).

٢٨٧

عروہ بن زبیر فرمارہے ہیں کہ انہوں نے قرآن مجید کے تین مقدمات کے انداز تحریر کا حضرت عائشہ رضہ سے پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اے میری بہن کے بیٹے، یہ کاتبوں کا کیا ہوا کام ہے، انہوں نے کتابت میں غلطی کی ہے (135)

مختار حیدر: اس روآیت کے مطابق عروہ بن زبیر نے عرب زبان پر عبور ہونے کے ناطے یہاں گڑبڑ محسوس کی، اور حضرت عائشہ رضہ نے ان کی تائید کی، اور فرمایا کہ یہ کاتبوں کی غلطی ہے۔ جی معاویہ صاحب، بتائیں کہ کیا آپ کاتبوں کا لکھا ہوا غلط قرآن پڑھتے ہیں؟ کیا آپ کے کفر کے فتوی کی عروہ بن زبیر اور حضرت عائشہ رضہ کے سامنے کوئی حیثیت ہے؟ اس روآیت کے بقول عروہ بن زبیر اور حضرت عائشہ رضہ موجودہ قرآن مجید کو ناقص سمجھتے ہیں۔ اگر کوئی علمی جواب ہے تو پیش کرو، ورنہ خاموشی بہتر ہے۔ قارئین، یہ روآیت صحیح السند ہے۔ راوی پیش خدمت ہیں۔

مختار حیدر: پہلا راوی ☜ ابوعبید، ثقہ

...ي: ثقةٌ عارفٌ بالنَّسب، من

الثَّقفي، هو: ابن عبدالله بن

...شْدين، بكسر الراء بعدها

...لمدني، مولى بني مخزوم:

...زكريا بن دينارٍ القرشي، أبو محمدٍ الكوفي، الطحان، وربما نُسِبَ إلى جده: ثقةٌ، من الحادية عشرة، مات في حدود الخمسين. م ت س ق.

٥٤٦٠ ـ القاسم بن زكريا بن يحيى البغدادي، أبو بكرٍ المقرىء، المعروف بالمُطَرِّز: حافظٌ ثقةٌ، أخَذَ عن الذي قبلَه، من الثانية عشرة، مات سنة خمس وثلاث مئة، وله خمس وثمانون سنة. تمييز.

٥٤٦١ ـ القاسم بن سُلَيم: مجهولٌ، له حديثٌ طويل في تفسير المَقاليدِ، من التاسعة. فق.

٥٤٦٢ ـ القاسم بن سَلَّام، بالتشديد، البغدادي، أبو عُبَيد، الإمامُ المشهورُ: ثقةٌ فاضلٌ، مصنِّف، من العاشرة، مات سنة أربع وعشرين، ولم أرَ له في الكتب حديثاً مسنَداً، بل من أقواله في شرح الغريب. خت ر د[1].

٥٤٦٣ ـ القاسم بن سَلَّام بن مِسْكين الأزدي، أبو محمدٍ البصري: صدوقٌ، من العاشرة، مات سنة ثمان وعشرين. تمييز.

٥٤٦٤ ـ القاسم بن سَلَّام المَرْوزي: مقبولٌ، من الحادية عشرة، مات في حدود الأربعين. تمييز.

٥٤٦٥ ـ القاسم بن عاصم التَّميمي، ويقال: الكُلَيني، بنون بعد التحتانية[2]: مقبولٌ، من الرابعة. خ م مد تم س.

٥٤٦٦ ـ القاسم بن العبَّاس بن محمد بن مُعَتِّب بن أبي لَهَب الهاشمي، أبو العبَّاس المدني: ثقةٌ، من السادسة، مات سنة ثلاثين أو بعدها. م٤.

٥٤٦٧ ـ القاسم بن عبدالله بن رَبيعة الثقفي، وربما نُسِبَ إلى جده: مقبولٌ، من الثالثة. خد س.

٥٤٦٨ ـ القاسم بن عبدالله بن عمر بن حَفْص بن عاصم بن عمر بن الخطاب العُمَري، المدني: متروكٌ رماه أحمدُ بالكذب، مات بعد الستين، من الثامنة. ق.

٥٤٦٩ ـ القاسم بن عبد الرحمٰن بن عبدالله بن مسعودٍ المسعودي، أبو عبد الرحمٰن، الكوفي: ثقةٌ عابدٌ، من الرابعة، مات سنة عشرين أو قبلها. خ٤.

ٮ ـ القاسم بن عبد الرحمٰن بن محمد بن أبي بكْرٍ، عن أبيه، الصواب: عبد الرحمٰن بن القاسم، عن أبيه، وهو: ابن محمد بن أبي بَكْر. ت. [=٣٩٨١].

٥٤٧٠ ـ القاسم بن عبد الرحمٰن الدِّمشقي، أبو عبد الرحمٰن، صاحبُ أبي أُمامة: صدوقٌ يُغْرِب كثيراً، من الثالثة، مات سنة اثنتي عشرة. بخ٤.

(١) في الأصل: خت د ت، وهو خطأ، فإن الترمذي لم يرو له شيئاً، والصواب ما أثبتناه فإن البخاري ذكره في «صحيحه» وفي «القراءة خلف الإمام»، وانظر ترجمته في «التهذيبين».

(٢) كذا ضبطه الحافظ رحمه الله بنون، فوهم، والصواب أنه بباء موحدة بعد التحتانية مصغَّر، نسبة إلى كليب بن يربوع، وهو بطن من بني تميم، كما ضبطه أبوعلي الجياني الغساني في «تقييد المهمل» ١/ورقة ٣٠٢، والسمعاني في «الأنساب» ١٠/٤٦٥.

مختار حیدر: دوسرا راوی ☜ ابو معاویہ، ثقہ

٤٧٥

تقريب التهذيب

للإمام الحافظ شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني الشافعي
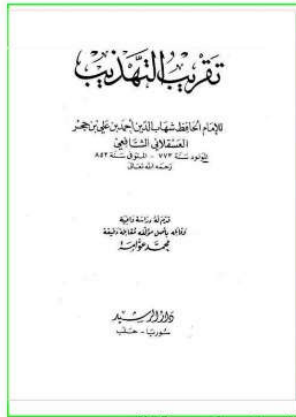
٥٨٢٨ ــ محمد بن الحكم الأسدي، الكوفي، مقبول، من السادسة. فق.

٥٨٢٩ ــ محمد بن حماد الطِّهْراني، بكسر المهملة وسكون الهاء، ثقة حافظ لم ... العاشرة، مات سنة إحدى وسبعين. ق.

٥٨٣٠ ــ محمد بن حمّاد الأَبِيوَرْدي، الزاهد، ثقة، من العاشرة، مات سنة ثمان ــ أو ...

٥٨٣١ ــ محمد بن حُمْران بن عبدالعزيز القَيْسي، البصري، صدوق فيه لين، من ال...

٥٨٣٢ ــ محمد بن حمزة بن عمرو الأسلمي، المدني، مقبول، من الثالثة. خت د س ...

٥٨٣٣ ــ محمد بن حمزة بن يوسف بن عبدالله بن سَلَام، صدوق، من السادسة، و... ويوسف محمداً. ق.

٥٨٣٤ ــ محمد بن حُميد بن حَيّان الرازي، حافظ ضعيف وكان ابن مَعين حسنَ الرأي ... سنة ثمان وأربعين. د ت ق.

٥٨٣٥ ــ محمد بن حُميد اليَشْكُري، أبو سفيان المَعْمَري، نزيل بغداد، ثقة، من التاسعة، مات سنة اثنتين وثمانين ومائة. خت م س ق.

* ــ محمد بن حُميد المُحَاربي، صوابه: محمد بن عُبيد. [=٦١٢٠].

٥٨٣٦ ــ محمد بن أبي حميد: إبراهيم الأنصاري الزُّرَقي، أبو إبراهيم المدني، لقبه حمّاد، ضعيف، من السابعة. ت ق.

٥٨٣٧ ــ محمد بن حِمْيَر بن أنيس السُّليحي، بفتح أوله ومهملتين، الحمصي، صدوق، من التاسعة، مات سنة مائتين. خ مد س ق.

٥٨٣٨ ــ محمد بن حنظلة بن محمد بن عباد بن جعفر المخزومي، المكي، مقبول، من التاسعة. ق.

٥٨٣٩ ــ محمد بن حُنَين المكي، مقبول، من الرابعة. س.

٥٨٤٠ ــ محمد بن حَيّان، بالتحتانية، أبو الأحوص البَغَوي، نزيل بغداد، ثقة، من العاشرة، مات سنة سبع وعشرين. م.

فصـل «خ»

٥٨٤١ ــ محمد بن خَازِم، بمعجمتين، أبو معاوية الضَّرير الكوفي، عمي وهو صغير، ثقة أحفظ الناس لحديث الأعمش وقد يَهِم في حديث غيره، من كبار التاسعة، مات سنة خمس وتسعين، وله اثنتان وثمانون سنة، وقد رمي بالإرجاء. ع.

* ــ محمد بن خالد بن جَبَلة، تقدم في: ابن جَبَلة. [=٥٧٧٩].

٥٨٤٢ ــ محمد بن خالد بن الحُوَيرث المكي، مستور، من السابعة. د.

٥٨٤٣ ــ محمد بن خالد بن خِدَاش المهلَّبي، أبو بكر البصري، نزيل بغداد، الضرير، صدوق يُغرب، من صغار العاشرة. ق.

مختار حیدر: تیسرا راوی ☚ ہشام بن عروہ، ثقہ

٥٧٣

* ــ هشام بن طلحة، في ترجمة: كامل بن طلحة. [=٥٦٠٣].

٧٢٩٧ ــ هشام بن عامر بن أمية الأنصاري النجاري، صحابي، يقال كان اسمه أولاً شهاباً، فغيَّره النبي صلى الله عليه وسلم. بخ م٤.

٧٢٩٨ ــ هشام بن عائذ بن نصيب الأسدي، صدوق، من السادسة، وقد أرسل عن ابن عمر. س.

* ــ هشام بن عبدالله بن كِنانة، هو: ابن إسحاق، نسب لجده. [=٧٢٨٤].

٧٢٩٩ ــ هشام بن أبي عبدالله: سَنْبَر، بمهملة ثم نون ثم موحدة، وزن جعفر، أبو بكر البصري الدَّسْتَوائي، بفتح الدال وسكون السين المهملتين وفتح المثناة ثم مد، ثقة ثبْت وقد رمي بالقدَر، من كبار السابعة، مات سنة أربع وخمسين، وله ثمان وسبعون سنة. ع.

٧٣٠٠ ــ هشام بن عبدالملك بن عمران اليَزَني، بفتح التحتانية والزاي ثم نون، أبو تَقِي، بفتح المثناة وكسر القاف، الحمصي، صدوق ربما وهم، من العاشرة، مات سنة إحدى وخمسين. د س ق.

٧٣٠١ ــ هشام بن عبدالملك الباهلي مولاهم، أبو الوليد الطَّيالسي البصري، ثقة ثبْت، من التاسعة، مات سنة سبع وعشرين، وله أربع وتسعون. ع.

٧٣٠٢ ــ هشام بن عروة بن الزبير بن العوّام الأسدي، ثقة فقيه ربما دلَّس، من الخامسة، مات سنة خمس ــ أو ست ــ وأربعين، وله سبع وثمانون سنة. ع.

٧٣٠٣ ــ هشام بن عمّار بن نُصير، بنون مصغر، السُّلمي، الدمشقي، الخطيب، صدوق مقرىء كبِر فصار يتلقَّن فحديثه القديم أصح، من كبار العاشرة، وقد سَمع من معروف الخيّاط، لكن معروف ليس بثقة، مات سنة خمس وأربعين على الصحيح، وله اثنتان وتسعون سنة. خ٤. ٣١٩/

٧٣٠٤ ــ هشام بن عمرو الفَزَاري، مقبول، من الخامسة. ع.

٧٣٠٥ ــ هشام بن الغاز بن ربيعة الجُرَشي، بضم الجيم وفتح الراء بعدها معجمة، الدمشقي، نزيل بغداد، ثقة، من كبار السابعة، مات سنة بضع وخمسين. خت٤.

٧٣٠٦ ــ هشام بن هارون الأنصاري، المدني، مجهول، من السابعة. صد.

* ــ هشام بن أبي الوليد، هو: ابن زياد، تقدم. ق. [=٧٢٩٢].

٧٣٠٧ ــ هشام بن يحيى بن العاص بن هشام بن المغيرة المخزومي، المدني

٧٣٠٨ ــ هشام بن أبي يَعْلى، شيخ للثوري، مجهول، من السادسة. عس.

٧٣٠٩ ــ هشام بن يوسف الصنعاني، أبو عبدالرحمن القاضي، ثقة، من

وتسعين. خ٤.

٧٣١٠ ــ هشام بن يوسف السَّلمي، الحمصي، نزيل واسط، القاضي، مقبول،

تقريب التهذيب

للإمام الحافظ شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني الشافعي

المولود سنة ٧٧٣ - المتوفى سنة ٨٥٢

رحمه الله تعالى

قدم له وراسة وافية وقابله بأصل مؤلفه مقابلة دقيقة

محمد عوامة

دار الرشيد

سوريا - حلب

٧٣٠٤ ــ «مقبول»: بل ثقة، انظر «التهذيب».

مختار حیدر: چوتھا راوی ☜ عروہ بن زبیر، تابعی اور ثقہ فقیہ

٣٨٩
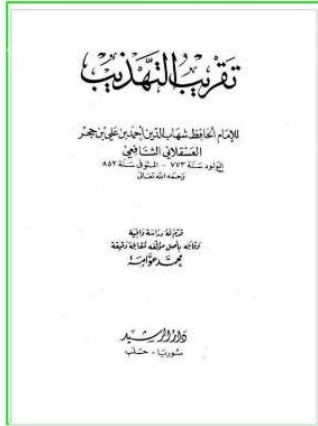
٤٥٥٢ ــ العُرْس، بضم أوله وسكون الراء بعدها مهملة، ابن عَميرة الكِندي، أ
مقلّ، قيل عَميرة أمه، واسم أبيه قيس بن سعيد بن الأرقم، وقال أبو حات

٤٥٥٣ ــ عَرْعرة، بمهملتين مفتوحتين بينهما راء ساكنة وآخره راء ثم هاء، ابن ا
بعدها نون ساكنة، السّامي، بالمهملة، الناجي، بالنون والجيم، أبو عمرو
الكاف وسكون الزاي، وقيل هو اسم جدّ له، صدوق يَهم، من الثامنة.

٤٥٥٤ ــ عَرْفَجة بن أسعد بن كَرِب، بفتح الكاف وكسر الراء بعدها موحدة،
البصرة. د ت س.

٤٥٥٥ ــ عَرْفجة بن شُرَيح، أو شَـرَاحيل، أو شَريك، أو ضُرَيح، الأشجعي،
أبيه. م د س.

٤٥٥٦ ــ عرفجة بن عبدالله الثقفي، أو السُّلَمي، مقبول، من الثالثة. س.

٤٥٥٧ ــ عرفجة بن عبدالواحد الأسدي، مقبول، من السادسة. سي.

٤٥٥٨ ــ عُروة بن الجَعْد، ويقال ابن أبي الجعد، وقيل اسم أبيه عياض، البَارقي، بالموحدة والقاف، صحابي، سكن الكوفة، وهو أول قاض بها. ع.

٤٥٥٩ ــ عروة بن الحارث الهَمداني الكوفي، أبو فروة الأكبر، ثقة، من الخامسة. خ م د س.

٤٥٦٠ ــ عروة بن رُوَيْم، بالراء، مصغراً، اللخمي، أبو القاسم، صدوق يرسل كثيراً، من الخامسة، مات سنة خمس وثلاثين على الصحيح. د س ق.

٤٥٦١ ــ عروة بن الزبير بن العوام بن خُويلد الأسدي، أبو عبدالله المدني، ثقة فقيه مشهور، من الثالثة، مات سنة أربع وتسعين على الصحيح، ومولده في أوائل خلافة عثمان. ع.

٤٥٦٢ ــ عروة، ويقال عَزْرة، بزاي وراء مع فتح أوله، ابن سعيد، مجهول، من السادسة، جاء في الإسناد بالشكّ. د.

٤٥٦٣ ــ عروة بن سعيد، بصري، شيخ للحسن بن سفيان، متأخر عن الذي قبله. تمييز.

٤٥٦٤ ــ عروة بن عامر المكي، مختلف في صحبته، له حديث في الطِّيَرة، وذكره ابن حبان في ثقات التابعين. ٤.

٤٥٦٥ ــ عُروة بن عبدالله بن قُشَيْر، بالقاف والمعجمة، مصغر، الجُعْفي، أبو مَهَل، بفتح الميم والهاء وتخفيف اللام، ثقة، من الرابعة. د تم ق.

٤٥٦٦ ــ عروة بن عياض بن عديّ، القاريّ، بالتشديد بلا همز، ويقال ابن عدي بن الخِيَار، بكسر المعجمة وتخفيف التحتانية، النوفلي، مكي، ثقة، من الرابعة، ويقال فيه (س): عياض بن عروة. بخ م س. ١٩٨/

٤٥٦٧ ــ عروة بن محمد بن عطيّة السّعدي، عامل عمر بن عبدالعزيز على اليمن، مقبـول، من السادسة، مات بعد العشرين. د.
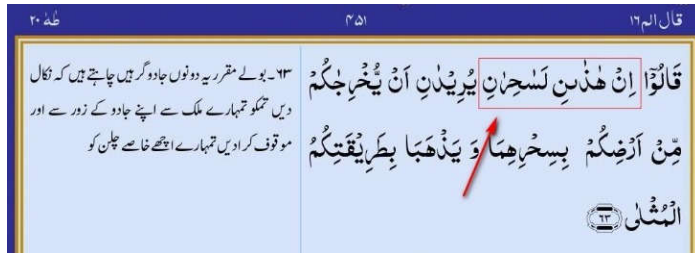
مختار حیدر: قارئین، آپ کی تسلی کے لیے وہ الفاظ[23] بھی دکھاتا ہوں، جن پر عروہ نے سوال کیا تھا۔

طٰهٰ ٢٠ — ٤٥١ — قال الم ١٦

قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَ يَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾

۶۳۔ بولے مقرر یہ دونوں جادوگر ہیں چاہتے ہیں کہ نکال دیں تمکو تمہارے ملک سے اپنے جادو کے زور سے اور موقوف کرادیں تمہارے اچھے خاصے چلن کو

مختار حیدر: الف کی موجودگی یا غیر موجودگی کی بحث کو روکنے کے لیے یہ عبارت[24] دیکھیں
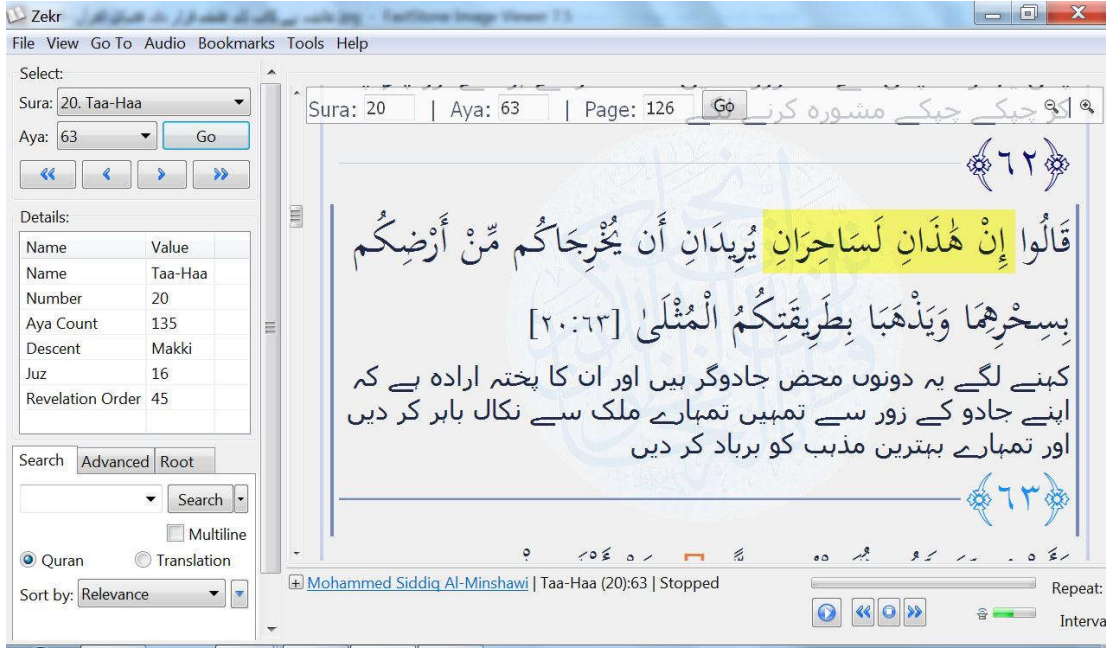
مختار حیدر: دوسری آیت[25] کے الفاظ

لایحب اللہ ٦ — ١٣١ — النسآء ٤

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٦٢﴾

۱۶۲۔ لیکن جو پختہ ہیں علم میں ان میں اور ایمان والے سو مانتے ہیں اسکو جو نازل ہوا تجھ پر اور جو نازل ہوا تجھ سے پہلے اور آفریں ہے نماز پر قائم رہنے والوں کو اور جو دینے والے ہیں زکوۃ کے اور یقین رکھنے والے ہیں اللہ پر اور قیامت کے دن پر سو ایسوں کو ہم دیں گے بڑا ثواب

[23] سورہ طہ 20، آیت نمبر 63۔
[24] یہ سکین مشہور کمپیوٹر سافٹویئر "ذکر" سے لیا گیا ہے۔
[25] سورہ نساء 04، آیت نمبر 162۔

مختار حیدر: تیسری آیت[26] کے الفاظ

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِئُوْنَ وَ النَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾	۶۹۔ بیشک جو مسلمان ہیں اور جو یہودی ہیں اور فرقہ صابی اور نصاریٰ جو کوئی ایمان لاوے اللہ پر اور روز قیامت پر اور عمل کرے نیک نہ ان پر ڈر ہے نہ وہ غمگین ہوں گے

مختار حیدر: جی معاویہ صاحب، موجودہ قرآن میں وہی الفاظ ہیں جو روآیت کے بقول عروہ بن زبیر اور حضرت عائشہ رضہ کے نزدیک کاتبوں کی غلطی تھے۔ اب آپ کے کفر کے فتوے کا کیا بنے گا؟

قارئین، ثابت ہو گیا کہ معاویہ صاحب اور دیگر تکفیری لوگ تعصب اور جہالت میں ایسے نعرے شیعوں کے خلاف لگاتے ہیں، جن سے صحابہ کرام اور امہات المومنین میں سے بعض کی گستاخی ہوتی ہے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ان لوگوں کو ہدآیت عطا فرمائے، آمین۔End

معاویہ: مختار صاحب آپ بالکل بے بس ہیں کہ تحریف ثابت کر سکیں۔ ابن مسعود رض پر اعتراض پر آپ نے وقوفیاں دکھا چکے ہیں اور اب نئی دلیل پیش کر دی۔ یعنی آپ اپنے ہی اصول کو توڑ بیٹھے کہ جب تک ایک دلیل پر بات مکمل نہیں ہوتی تب تک دوسری دلیل پیش نہیں ہو گی(136)۔ اس ٹرن میں تو خوا مخواہ کیا لایعنی ابحاث چھیڑ کر اصل مسئلہ سے ہٹ کر بات کرنے کا ریکارڈ توڑ دیا جناب نے(137)۔ بات چل رہی ہے کہ ابن مسعود رض سے قرأت جو ثابت ہے اس میں معوذتین ہے۔ یہ جناب حوالہ دے رہے ہیں کہ جو ابن مسعود والی قرأت کرے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ یعنی جو بھی ان کو پرسنل میں اسکین بھیج رہا ہے یہ جناب بغیر سوچے سمجھے اس کو یہاں بھیج رہے ہیں۔

معاویہ: یہ بھی[27] اصل بحث سے ہٹ کر کہ زید رضی اللہ عنہ نے کس سے کیا کہا اور کس نے کیا کہا(138)۔ کیونکہ ان کو پتا ہے کہ ابن مسعود رض کی بحث میں یہ آگے چل نہیں سکتے اس لیے ادھر ادھر کی باتیں کر کے وقت ضائع کر رہے ہیں۔

معاویہ: یہاں جناب نے مان لیا کل ابن مسعود رض نے اتفاق کیا سیدنا عثمان رض سے(اشارہ 129 کی طرف)۔ تو جب اتفاق ہوا تو اب کیا اعتراض بچا آپ کا؟(139)

معاویہ: قرآن سے اتفاق نہیں باقی مصاحف کو چھوڑ کر مصحف عثمانی پر اتفاق کرنے کی بات چل رہی ہے جس میں معوذتین بھی ہے(اشارہ 130 کی طرف)(140)۔ اور اوپر آپ نے مانا ہے کہ اتفاق کیا ہے ابن مسعود رض نے۔ دوسرا یہ کہ آپ نے کہا کہ قرآن میں اتفاق کی بات کہاں ہے؟ تو جناب آخری الفاظ پڑھیں ذرا ابن مسعود رض کے۔ فرما رہے ہیں کہ اس لیے اطاعت مجھ پر لازم ہے۔ تو کیا اطاعت مصحف عثمانی پر لازم نہیں تھی ابن مسعود رض پر؟ غصہ ہونے کے بعد کی بات کریں، بعد کی(141)۔ غصہ ہونے کے بعد ان سے اتفاق کیا کہ نہیں؟ جن اتفاق کر لیا تو غصے والی بات کرنا جہالت ہے کہ نہیں۔

---

[26] سورہ المائدہ 05، آیت نمبر 69۔

[27] چند صفحات پہلے مختار صاحب کے پیش کردہ المصنف کے سکین کی طرف اشارہ ہے جس میں لکھا ہے کہ جناب عثمان نے زید بن ثابت کی ڈیوٹی لگائی کہ قرآن مجید اکھٹا کرو۔

معاویہ: اس میسج نے تو آپ کے اعتراض کو ہی ختم کر دیا ہے(اشارہ 131 کی طرف) کہ جو بندہ کسی چیز کو قرآن سمجھتا ہی نہیں تو اس پر تحریف کا اعتراض کرنا جہالت ہوئی کہ نہیں؟(142) لیکن اس کا کوئی جواب آپ سے نہیں بن سکا۔

معاویہ: مکمل بات کا ترجمہ کرو کہ کیا کہنا چاہ رہے ہیں مصنف(اشارہ 132 کی طرف)؟ لا تقربوا الصلاۃ کیوں کر رہے ہو آدھی بات کر کے؟(143)

معاویہ: اس اعتراض کا مقصد بھی بتا دینا کہ تحریف کی بات میں یہ بات کیسے آگئی؟(اشارہ 133 کی طرف)(144)

معاویہ: اس کے بعد کیا ہوا؟(اشارہ 134 کی طرف)

معاویہ: یہاں بھی لہجے میں قرأت کا اختلاف ہے نہ کہ تحریف کا(145)۔ واضح الفاظ موجود ہیں کہ سألت عائشة عن لحن القرآن.. تو لہجے والی بات کو تحریف کہنا جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟(اشارہ 135 کی طرف)۔ جہاں امام ابن داود رح نے اپنی کتاب المصاحف میں یہ روآیت نقل کی ہے اس میں بھی الحان یعنی لہجے کا باب ہے نہ کہ تحریف کا۔ آج دیر ہو گئی ہے باقی جواب کل ان شاءاللہ۔End

مختار حیدر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مختار حیدر: میرے دوست، میری ابن مسود اور معوذتین والی دلیل مکمل ہو چکی۔ اسی لیے نئی دلیل رکھی۔ آپ نے خود تھوڑی ماننا ہے کہ میری دلیل مکمل ہو گئی ہے، خواہ میں قیامت تک دلائل دیتا رہوں(اشارہ 136 کی طرف)۔(146)۔

مختار حیدر: میرے دوست، ابن مسعود کے مصحف میں معوذتین اور الحمد نہیں تھی(اشارہ 137 کی طرف)(147)۔ یہ بات میں صحیح بخاری سمیت آپ کی متعدد احادیث کی کتب سے، اور آپ کے متعدد علماء کے اعترافی بیانات سے ثابت کر چکا۔ آپ نہ مانیں، ہمیں کوئی مسئلہ نہیں۔ قارئین تک بات پہچانا مقصد تھا، اور یہ مقصد الحمد اللہ پورا ہو چکا۔

اور میرے سادہ دل، بھولے دوست، امام مالک کے فتوی نے بات بہت آسان کر دی ہے۔ لیکن آپ سمجھ کر بھی نہیں سمجھو گے۔ نہ تو ابن مسعود عثمانی مصحف سے متفق ہوئے تھے، اور نہ ان کے ماننے والے۔ ابن مسعود کے ماننے والے بعد میں بھی ابن مسعود کی پیروی کرتے تھے۔ یہ چیز امام مالک کو ناگوار گزری، اور انہوں نے فتویٰ دیا کہ قرآن مجید کے معاملے میں ابن مسعود سمیت کسی بھی صحابی کی پیروی کرنے والے کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ اب سمجھ میں آیا کہ امام مالک کے فتوی کا کیا مطلب ہے؟ اگر سمجھ نہ آئے تو بھی آپ نے پریشان نہیں ہونا۔Just chill

مختار حیدر: یہاں سے یہ پتہ چلا کہ ابن مسعود عثمانی مصحف کے تیار کیے جانے میں شامل نہیں کیے گئے، ٹھیک ہے؟(اشارہ 138 کی طرف)(148)۔

مختار حیدر: میرے سادہ دل دوست، اتفاق کس شے پر کیا؟ اسے سمجھو(اشارہ 139 کی طرف)(149)۔ قرآن مجید کو ماننے پر اتفاق نہیں کیا، عبارت آنکھیں کھول کر پڑھو۔ فتنہ سے دور رہنے کے لیے جناب عثمان کی اطاعت کر لی تھی جیسا کہ آج الیکشن جیتنے والی پارٹی کی حکومت کو حزب مخالف بادل ناخواستہ قبول کر لیتی ہے۔

مختار حیدر: بہت برے پھنسے ہو یقینا، دوستوں سے کہہ دینا کہ آئندہ آپ کو تحریف قرآن کے عنوان پر کسی سے مناظرہ کا نہ کہیں (اشارہ 140 کی طرف) (150)۔ میں صحیح سند روآیت اور آپ کے علماء کے اعترافات سے ثابت کر چکا، ابن مسعود کا متفق نہ ہونا۔ اور آپ کی حالت یہ ہے کہ کبھی کنز العمال کی بے سند روآیت لاتے ہو۔ کبھی ایسے حوالے پیش کرتے ہو جس میں قرآن مجید کا ذکر تک نہیں، کبھی ایسا حوالہ پیش کرتے ہو جس میں ابن مسعود کی ناراضگی اور لوگوں کو اپنے اپنے مصحف چھپانے کا حکم ہے، اور کبھی خود مان جاتے ہو کہ ابن مسعود معوذتین سے انکاری تھے۔ میرے دوست، آپ کی حالت قابل رحم ہو چکی ہے۔

مختار حیدر: ابن مسعود کی قرات کرنے والے کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کا فتوی دے کر امام مالک نے بہت بڑی جسارت کی ہے۔ درج ذیل سکین دیکھیں (اشارہ 137 کی طرف)۔ (151)

صَحِيحُ سُنَنِ ابْنِ مَاجَهْ

لِلإمَامِ الحَافِظِ أبي عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ القَزْوِينِيِّ

المتوفى سنة (٢٧٥هـ)

تأليف

مُحَمَّد نَاصِر الدِّين الألبَاني

المجلّد الأوّل

مكتبة المعارف للنشر والتوزيع

لصاحبها سعد بن عبد الرحمن الراشد

الرياض

١١٣ – ١٣٥ – عن عبدِاللّهِ ، أنَّ رسولَ اللّهِ ﷺ قالَ لأبي عُبيدةَ بنِ الجراحِ:

« هذا أَمينُ هذهِ الأُمَّةِ » .

صحيح : م .

- فضلُ عبدِ اللهِ بنِ مسعودٍ رضي اللّهُ عنهُ :

١١٤ – ١٣٧ – عن عبدِاللّهِ بنِ مسعودٍ ، أنَّ أبا بكرٍ وعمرَ بشَّراهُ ، أنَّ رسولَ اللّهِ ﷺ قال :

« مَن أحبَّ أنْ يقرأَ القرآنَ غَضًّا [١] كما أُنزِلَ ، فليَقْرَأْهُ على قراءةِ ابنِ أُمِّ عبدٍ [٢] » .

صحيح : « الصحيحة » (٢٣٠١) ، « تخريج المختارة » رقم (١٣ – ١٤ و ٢٢٢ و ٢٥٣ – ٢٥٤) .

١١٥ – ١٣٨ – عن عبدِاللّهِ ، قالَ : قالَ لي رسولُ اللّهِ ﷺ :

« إذْنُكَ عليَّ [٣] أنْ تَرفَعَ الحجابَ ، وأنْ تستمعَ سِوَادي [٤] حتَّى

(١) « غضًّا » : الغض : الطريّ الذي لم يتغيّر .

قيل : أراد طريقته في القراءة وهَيْأَتَه فيها .

(٢) « ابن أُمِّ عبدٍ » : هو عبدالله بن مسعود .

(٢) « إذنك عليّ » ؛ أي : في الدخول عليّ .

(٣) « وأن تسمع سِوادي » : السِّواد : السِّرار ، يقال : ساودت الرجل مساودةً : إذا ساررته ، وقيل : هو من إدناء سِوادك من سِواده ؛ أي : شخصك من شخصه .

– ٦٣ –

مختار حیدر: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جناب ابن مسعود کی قرآت کو سند قبولیت و درستگی عطا فرمائی ہے، جبکہ امام مالک نے ابن مسعود کی قرآت والے کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کر دیا، واہ کیا احترام کیا ہے صحابی کا، سبحان اللہ۔

مختار حیدر: مزید دیکھیں۔

٢٥٠ .... ٢٧ ـ كتاب التفسير / حـ٢٩٠٣ ـ ٢٩٠٥

العلاف، ثنا سعيد بن أبي
عبد الله بن أبي نمر، عن
المسجد يوم الجمعة والنبي ٢/٢٣٠
سورة براءة فقلت لأبيّ: متى
الحديث.

هكذا وجدته في كتـ
صحيح.

٣٢/٢٩٠٣ ـ أخبرنا أبو العباس محمد بن أحمد المحبوبي، ثنا سعيد بن مسعود، ثنا عبيد الله بن موسى، أنبأ إسرائيل، عن إبراهيم بن مهاجر، عن مجاهد، عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: أي القراءتين ترون كان آخر القراءة؟ قالوا: قراءة زيد. قال: لا إن رسول الله ﷺ كان يعرض القرآن كل سنة على جبريل عليه السلام فما كانت السنة التي قبض فيها عرضه عليه عرضتين فكانت قراءة ابن مسعود آخرهن.

هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه بهذه السياقة وفائدة الحديث ذكر عبد الله بن مسعود.

٣٣/٢٩٠٤ ـ أخبرنا جعفر بن محمد بن نصير الخلدي، ثنا علي بن عبد العزيز البغوي بمكة، ثنا حجاج بن المنهال قال: ثنا حماد بن سلمة، عن قتادة، عن الحسن، عن سمرة رضي الله عنه قال: عرض القرآن على رسول الله ﷺ عرضات فيقولون: إن قراءتنا هذه هي العرضة الأخيرة.

هذا حديث صحيح على شرط البخاري بعضه وبعضه على شرط مسلم ولم يخرجاه.

★★★

قراءات النبي ﷺ مما لم يخرجاه وقد صح سنده

٣٤/٢٩٠٥ ـ سمعت أبا العباس محمد بن يعقوب يقول: ثنا محمد بن عبد الله بن عبد الحكم بن أعين المصري، ثنا أبو عبد الله محمد بن إدريس الشافعي، ثنا إسماعيل بن عبد الله بن قسطنطين قال: قرأت على شبل وأخبر شبل: أنه

٢٩٠٣ ـ قال في التلخيص: صحيح.
٢٩٠٤ ـ قال في التلخيص: صحيح.

مختار حیدر: مستدرک حاکم کی صحیح روآیت کے مطابق، رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر وصال والے سال دو مرتبہ قرآن پیش کیا گیا، اور ابن مسعود کی قرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سیکھنے والوں میں سب سے آخر میں تھی۔ لہذا ثابت ہوا کہ ابن مسعود کی قرآت درست ترین ہے۔ اور امام مالک کا فتوی بہت بڑی جسارت ہے۔ لیکن ہمارا مقصد

یہ ثابت کرنا ہے کہ ابن مسعود، جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ستر سورتیں سیکھنے والے، سب سے آخر تک قرآن سیکھنے والے، اور درستگی کی سند رکھنے والے معوذتین کے انکاری تھے، یعنی موجودہ قرآن کو کامل نہیں سمجھتے تھے۔

مختار حیدر: ھھھ، میں کہہ چکا کہ بات آپ کے بس سے باہر ہو چکی ہے (اشارہ 141 کی طرف)(152)۔ میرے دوست، آپ کے بہت سے ممدوحین کٹھن حالات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو میدان جنگ میں چھوڑ کر چلے جاتے رہے ہیں، حالانکہ میدان جنگ سے فرار کرنا معیوب ہے، اور اللہ تعالی نے اس سے روکا ہے۔ جبکہ عام معاشرت میں حکمت سے کام لینے کا حکم ہے۔ اس کی واضح مثال صلح حدیبیہ ہے۔ فتنہ کی سرکوبی کے لیے بظاہر ایسی شرائط پر صلح کی گئی جن کو جناب عمر جیسے فرد بھی برداشت نہ کر پائے۔ (صلح حدیبیہ والی) اسی سنت پر چلتے ہوئے جناب ابن مسعود نے خلیفہ ثالث کی اطاعت کی۔

لیکن آپ کو سمجھ نہیں آئے گی۔ آپ واضح انداز میں ثابت کریں کہ جو روایات میں نے پیش کیں، وہ ضعیف ہیں اور آپ کے جن علماء نے مانا ہے کہ ابن مسعود نے معوذتین کا انکار کیا ہے، وہ گمراہ ہیں[28]۔ بات ختم۔

مختار حیدر: میرے دوست، کیا آپ نیند میں تھے جب یہ میسج لکھا (اشارہ 142 کی طرف)(153)۔ یا دماغ بالکل ماؤف ہو گیا تھا۔ میرے سادہ دل اور بھولے بھالے دوست، یہ کیا لکھ دیا تم نے؟ مجھے منوانے پر تلے ہوئے ہو کہ ابن مسعود معوذتین کو قرآن مجید کا حصہ مانتے تھے، اور خود بدحواسی میں کہہ رہے ہو کہ وہ معوذتین کو قرآن کا حصہ نہیں سمجھتے تھے۔ میرے دوست، میں بھی تو کئی گھنٹوں سے آپ کو یہی سمجھا رہا ہوں۔

قارئین، معاویہ صاحب کے اس اعتراف کے بعد میرے دعویٰ کا دوسرا نقطہ بھی ثابت ہو گیا کہ بعض صحابہ کرام اور بعض امہات المومنین موجودہ قرآن کو کامل نہیں سمجھتے تھے

مختار حیدر: آپ کی تحریر

مختار حیدر: قارئین، معاویہ صاحب کا یہ میسج دیکھیں، اس میسج نے ہمارے موقف کی سچائی چڑھتے ہوئے سورج کی طرح روشن کر دی ہے۔

مختار حیدر: مکمل بات کر چکا، آپ کو مناظرہ کے ایک ہفتہ بعد سمجھ آئے گا کہ میں نے کیا کہا۔ 🙂 (اشارہ 143 کی طرف)

[28] عام گمراہ نہیں، بلکہ شدید گمراہ۔ کیونکہ اگر یہ روایات صحیح نہیں، تو انہوں نے ابن مسعود جیسے صحابی پر قرآن مجید کو نہ ماننے کا الزام لگایا۔ یعنی صحابی پر ایک کفریہ الزام لگایا۔ اس لیے ان علماء کا گمراہ پن کفر سے بھی بڑھ کر ہے۔

مختار حیدر: اس بات کا مقصد (اشارہ 144 کی طرف) یہ ہے جناب عمر نے جن لوگوں کو لحن کے نقص کی وجہ سے رجیکٹ کیا، انہی لوگوں کو جناب عثمان نے سلیکٹ کر لیا۔ اس سلیکشن کی وجہ سے جناب ابن مسعود جیسے اولین اور قرآن مجید کے عالم صحابہ اگر ناراض ہوئے تو جناب عثمان نے پرواہ نہیں کی۔ بلکہ حکومتی طاقت کے آگے ابن مسعود جیسے بزرگ صحابہ کو جھکنے پر مجبور کیا۔ زید بن ثابت، جن کو ابن مسعود بچہ کہتے تھے، ابن مسعود سے آگے کر دیے گئے۔ یہ حوالہ دے چکا ہوں۔ دوبارہ بھیجتا ہوں، دیکھو کہ ابن مسعود زید بن ثابت کو بچہ کہہ رہے ہیں(154)۔

رفع
عبد الرحمن النجدي
أسكنه الله الفردوس
www.moswarat.com

تأليف
أبي بكر عبد الله بن سليمان بن الأشعث السجستاني
الشهير بـ(ابن أبي داود)
٢٣٠ - ٣١٦ هـ
رحمه الله وأسكنه فسيح الجنة

حقق نصوصه، وضبطها، وخرج أحاديثه وآثاره، وعلق عليه
أبو أسامة سليم بن عيد الهلالي
كان الله له

الطبعة العلمية المتكاملة محققة على ثلاث نسخ خطية
وتتضمنة الجواب الوافر على جميع شبهات المستشرقين حول القرآن الكريم

غراس

كتاب المصاحف —— ١٧٧

عن أبي إسحاق، عن خمير(١) بن مالك؛ قال: قال عبد الله: لقد قرأت من في رسول الله ﷺ سبعين سورة، وإن زيد بن ثابت ذو ذؤابتين(٢) يلعب مع الصبيان.

٥١- حدثنا عمي(٣)؛ قال: حدثنا ابن رجاء(٤)؛ قال: أخبرنا إسرائيل، عن أبي إسحاق، عن خمير بن مالك، عن عبد الله؛ قال: لما أمر بالمصاحف -يعني(٥): (بتحريقها)(٦)-؛ ساء ذلك عبدالله بن مسعود، قال: من استطاع منكم أن يغل مصحفاً؛ فليغلل(٧)؛ فإنه(٨) من غل(٩) شيئاً جاء بما غل يوم القيامة(١٠).

=المعروف في توثيق المجاهيل، فيبقى الإسناد ضعيفاً.

لكن صح الأثر من وجه آخر عن ابن مسعود؛ وهو عند المصنف برقم: (٥٤ و٥٥ و٥٦ و٥٧ و٥٨)؛ وهناك التفصيل- إن شاء الله-.

(١) في «ش»: «حميد».
(٢) الذؤابة؛ هي: الضفيرة من الشعر إذا أرسلت.
٥١- إسناده ضعيف، (وهو صحيح بطرقه الأخرى) - وقد تقدم تخريجه في سابقه.
(٣) هو محمد بن الأشعث.
(٤) في «ش»: «ابن أبي رجاء»، وهو عبد الله بن رجاء بن عمر الغُدَّاني.
(٥) في «ش»: «تغير»، وكلاهما صحيح.
(٦) زيادة من «تفسير القرآن العظيم» (١/ ١٧٨)، وبها يستقيم السياق، ويتضح المعنى.
(٧) في «ظ»: في الأصل: فليفعل، وصححت في الهامش، وفي «ش»: «فاليغلل».
(٨) كررت هذه الكلمة في «ش».
(٩) في «ش»: «يغلل».
(١٠) قال الإمام النووي في «شرح صحيح مسلم» (١٦/ ١٥): «معناه: أن ابن مسعود كان مصحفه غير مصحف الجمهور، وكانت مصاحف أصحابه كمصحفه؛ فأنكر عليه الناس، وأمروه بترك مصحفه وبموافقة مصحف الجمهور، وطالبوا مصحفه أن يحرقوه كما فعلوا بغيره؛ فامتنع، وقال لأصحابه: غلوا مصاحفكم؛ أي: اكتموها، ومن يغلل يأتي بما غلَّ يوم القيامة؛ يعني: فإذا غللتموها جئتم بها يوم القيامة، وكفى لكم بذلك شرفًا، ثم قال على سبيل الإنكار: ومن هذا الذي تأمرونني أن آخذ بقراءته، وأترك مصحفي الذي أخذته من في رسول الله ﷺ».
وقال الحافظ ابن حجر في «فتح الباري» (٩/ ٤٩): «وكأن مراد ابن مسعود بغلِّ=

أنصار أهل البيت

١٧٨ —— كتاب المصاحف

ثم قال عبد الله: لقد قرأت القرآن من في رسول الله ﷺ سبعين سورة وزيد بن ثابت صبي، أفأترك ما أخذت من رسول الله ﷺ؟!

٥٢- حدثنا يونس بن حبيب؛ قال: حدثنا أبو داود؛ قال: حدثنا عمرو بن ثابت، عن أبي إسحاق، عن خمير بن مالك؛ قال: سمعت ابن مسعود يقول: إني غال مصحفي، فمن استطاع أن يغل مصحفاً؛ فليغلل؛ فإن الله يقول: ﴿وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ [آل عمران: ١٦١]. ولقد أخذت من في رسول الله ﷺ سبعين سورة، وإن زيد بن ثابت لصبي من الصبيان، أفأنا أدع ما أخذت من في رسول الله ﷺ؟

٥٣- حدثنا هارون بن إسحاق؛ قال حدثنا وكيع، عن شريك، عن إبراهيم بن مهاجر، عن إبراهيم؛ (قال)(١): لما أمر بتمزيق المصاحف؛ قال عبدالله: أيها الناس! غُلُّوا (هذه)(١) المصاحف؛ فإنه من غلَّ يأت بما غلَّ يوم

=المصاحف: كتمها وإخفاؤها؛ لئلا تخرج فتعدم، وكأن ابن مسعود رأى خلاف ما رأى عثمان ومن وافقه على الاقتصار على قراءة واحدة، وإلغاء ما عدا ذلك، أو كان لا ينكر الاقتصار؛ لما في عدمه من الاختلاف، بل كان يريد أن تكون قراءته هي التي يعول عليها دون غيرها؛ لما له من المزية في ذلك مما ليس لغيره، كما يؤخذ ذلك من ظاهر كلامه، فلما فاته ذلك، ورأى أن الاقتصار على قراءة زيد ترجيح بغير مرجح عنده؛ اختار استمرار القراءة على ما كانت عليه».
٥٢- إسناده كسابقه.
٥٣- مقطوع ضعيف الإسناد - تفرد به المصنف.
قلت: إسناده ضعيف؛ فيه علتان:
الأولى: شريك بن عبدالله القاضي: صدوق كثير الخطأ، تغير حفظه منذ ولي القضاء؛ كما في «التقريب».
الثانية: إبراهيم بن مهاجر بن جابر البجلي: صدوق لين الحفظ؛ كما في «التقريب».
أما ما يخشى من الانقطاع بين إبراهيم بن يزيد النخعي وابن مسعود؛ فهو غير مؤثر هنا؛ فقد صحَّ عن إبراهيم أنه قال: إذا قلت: عن رجل عن ابن مسعود؛ فهو الذي سمعت، وإذا قلت: قال ابن مسعود؛ فهو عن غير واحد عن ابن مسعود.
(١) زيادة من «ش».

مختار حیدر: میرے دوست، اس روآیت کی صحیح سند بھی موجود ہے، جیسا کہ محقق نے لکھا ہے وهو صحيح بطريقه الاخرى۔ اگلی روآیت کی سند بھی اسی جیسی ہے۔ ابن مسعود احتجاج کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ستر سورتیں سیکھی تھیں، جبکہ زید بن ثابت بچے تھے۔ دیگر دلائل کے ساتھ ساتھ ہماری یہ دلیل بھی مکمل طور پر ثابت کر رہی ہے کہ جناب ابن مسعود سرکاری کاوشوں سے نالاں تھے، اور ان کا مصحف، موجودہ مصحف سے فرق رکھتا تھا۔ لیکن میرے دوست، آپ ان حوالوں کو مت دیکھو، بس اپنی ہی کہے جاؤ۔

مختار حیدر: تمہاری کیا بات ہے دوست (اشارہ 145 کی طرف)(155)۔ تمہیں لحن کا لفظ نظر آ گیا، هذا عمل الكتاب، یعنی یہ کاتبوں کا کیا دھرا ہے اور اخطووا، یعنی یہ کاتبوں کی غلطی ہے کا لفظ نظر نہیں آیا؟ اگر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پڑھائے الفاظ ہوتے تو ام المومنین حضرت عائشہ رضہ کبھی نہ کہتیں کہ هذا عمل الكتاب بلکہ کہتیں کہ فلاں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اس طرح بھی سننے کا دعویٰ کیا ہے۔

آپ لوگوں کا یہ المیہ ہے، آپ لوگ نعرے تو لگاتے ہو صحابہ کرام اور امہات المومنین کے، لیکن ان کی جو بات آپ کی پسند کے خلاف ہو، اس کو مانتے نہیں۔ لحن کا لفظ اور باب الحن تو آپ کے بزرگوں نے اپنی جان چھڑانے کے لیے کہا ہے۔

مختار حیدر: موجودہ بحث کو سمیٹتے ہوئے بتاتا چلوں کہ جس قسم کی چند روایات میں نے پیش کی ہیں، اس طرح کی روایات اہل سنت کتب میں ☚ اتنی ہیں کہ شمار نہیں کیا جا سکتا ☛۔ یہ میرے الفاظ نہیں، علامہ آلوسی کے الفاظ ہیں۔ سکین ملاحظہ کریں

روح المعانی

فی

تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی

لخاتمة المحققين وعمدة المدققين مرجع أهل العراق
ومفتي بغداد العلامة أبي الفضل
شهاب الدين السيد محمود الالوسي البغدادي
المتوفى سنة ١٢٧٠ هـ سقى الله ثراه
صيب الرحمة وأفاض عليه سجال
الاحسان والنعمة آمين

الجزء الأول

عنيت بنشره وتصحيحه للمرة الثانية بإذن من ورثة المؤلف بخط وإمضاء علامة العراق
{ المرحوم السيد محمود شكري الألوسي البغدادي }

إدارة الطباعة المنيرية
دار
إحياء التراث العربي
بيروت - لبنان

مصر : درب الاتراك رقم ١

الصوفية في القرآن ٢٥

على عدم وقوع النقص فيما تواتر قرآنا كما هو موجود بين الدفتين
ما نسخت تلاوته و كان يقرأه من لم يبلغه النسخ ومالم يكن في
لى عنه في تحقيق ذلك إلا أنه لم ينتشر نوره في الآفاق إلا زمن
بنت يونس أن في مصحف عائشة رضي الله عنها (إن الله وملائكته
يه وسلموا تسليماً) ـ وعلى الذين يصلون الصفوف الأولـ وأن ذلك
أبي قال قال لي رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: «إن الله أمرني أن
أهل الكتاب والمشركين منفكين حتى تأتيهم البينة رسول من الله
ذين أوتوا الكتاب إلا من بعد ما جاءتهم البينة) ـ إن الدين عند الله
انية ومن يفعل ذلك فلن يكفره» ـ وفي رواية «(ومن يعمل صالحا
إلا من بعد ما جاءتهم البينة) ـ إن الذين كفروا وصدوا عن سبيل
نه شر البرية ماكان الناس إلا أمة واحدة ثم أرسل الله النبيين
لصلاة ويؤتون الزكاة ويعبدون الله وحده أولئك عند الله خير
من تحتها الأنهار خالدين فيها أبداً رضي الله عنهم ورضوا عنه ذلك
لمن خشي ربه» وفي رواية الحاكم «فقرأ فيها ولو أن ابن آدم سأل واديا من مال فأعطيه يسأل ثانيا ولو سأل
ثانيا فأعطيه يسأل ثالثا ولا يملأ جوف ابن آدم إلا التراب ويتوب الله على من تاب» وما روي عنه أيضا أنه كتب
في مصحفه سورتي الخلع والحفد ـ اللهم إنا نستعينك ونستغفرك ونثني عليك ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك
اللهم إياك نعبد ولك نصلي ونسجد وإليك نسعى ونحفد نرجو رحمتك ونخشى عذابك إن عذابك بالكفار ملحق ـ
فهو من ذلك القبيل ومثله كثير، وعليه يحمل ما رواه أبو عبيد عن ابن عمر قال لا يقولن أحدكم قد أخذت القرآن
كله وما يدريه ما كله قد ذهب منه قرآن كثير ولكن ليقل قد أخذت منه ما ظهر، والروايات في هذا الباب أكثر
من أن تحصى إلا أنها محمولة على ما ذكرناه، وأين ذلك مما يقوله الشيعي الجسور (ومن لم يجعل الله له نورا فما له من نور)
وأما ثانيا فلأن قوله إن القرآن كان على عهد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مجموعا مؤلفا على ما هو عليه الآن
الخ إن أراد به أنه مرتب الآي والسور كما هو اليوم وأنه يقرأه من حفظه في الصدر من الأصحاب كذلك لكنه كان
مفرقا في العسب واللخاف فسلم إلا أنه خلاف الظاهر من سياق كلامه وسباقه وإن أراد أنه كان في العهد النبوي
مقروءاً كما هو الآن لا غير وكان مرتبا ومجموعا في مصحف واحد غير متفرق في العسب واللخاف فممنوع والدليل
الذي استدل به لا يدل عليه كما لا يخفى، ويالله العجب كيف ذكر في هذا المعرض ختمات ابن مسعود وأبي على
النبي ﷺ وجعل ذلك من أدلة مدعاه مع أن مروي كل منهما يخالف مروي الآخر وكلاهما يخالفان ما في
المصحف العثماني فالسور مثلا في مصحفنا مائة وأربعة عشرة بإجماع من يعتد به وقيل ثلاثة عشرة بجعل الانفال وبراءة
سورة واحدة وفي مصحف ابن مسعود مائة واثنتا عشرة سورة لأنه لم يكتب المعوذتين (١) بل صح عنه (٢) أنه كان
يحكهما من المصاحف ويقول ليستا من كتاب الله تعالى وإنما أمر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم أن يتعوذ بهما

(١) لم يكتب الفاتحة أيضا لكن لا لاعتقاد أنها ليست من القرآن معاذ الله ولكن لكونها محفوظة بالوجوب
قراءتها في الصلاة فلا يخشى ضياعها اه منه (٢) كما أخرجه عبد الرحمن بن أحمد والطبراني عن النخعي اه منه

(م - ٤ - ج ١ روح المعاني)

نمایاں تحریر کو تین اجزاء میں سمجھیں۔(156)

پہلا۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ ☜ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اس نے تمام قرآن اخذ کر کیا ہے، تمہیں کیا معلوم کہ تمام قرآن کتنا تھا ☞

دوسرا۔ آگے فرماتے ہیں کہ ☜ بہت سا قرآن جا چکا، بلکہ کہنے والا یہ کہے کہ اس نے قرآن میں سے جو ظاہر ہے، وہ اخذ کیا ہے ☞۔

تیسرا۔ پھر علامہ فرماتے ہیں کہ ☜ اس باب میں اس قدر روایات موجود ہیں کہ ان کا مکمل اعصاء نہیں کیا جا سکتا ☞

مختار حیدر: شیعوں پر اعتراض کرنے والوں کے اپنے گھر کا یہ حال ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کو حق بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے، امین۔

مختار حیدر: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اے اللہ، محمد و آل محمد علیھم السلام پر درود و سلام بھیج، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کے مخلص صحابہ کرام و ازواجِ مطہرات پر اپنے انعامات زیادہ سے زیادہ کر دے۔

مختار حیدر کی طرف سے چار نقاط پر مشتمل دعویٰ:

- نمبر ایک: اہل سنت کے بعض اہل علم حضرات تحریف قرآن کے قائل ہیں۔
- نمبر دو: اہل سنت محدثین کی لکھی ہوئی صحیح روایات کے مطابق بعض صحابہ کرام اور بعض امہات المومنین موجودہ قرآن کو کامل نہیں سمجھتے تھے۔
- نمبر تین: کسی صحابی نے موجودہ قرآن کو کامل نہ سمجھنے والے کسی دوسرے صحابی پر پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا۔
- نمبر چار: تحریف کے قائل پر کفر کا فتویٰ لگانا صحابہ کرام و امہات المومنین کی توہین ہے۔

مختار حیدر: قارئین، یہ دعویٰ میری طرف سے پیش کیا گیا تھا۔

میں اپنے دعویٰ کے پہلے دو نقاط کے دلائل دے چکا۔ دلائل کی صداقت کا فیصلہ کرنا قارئین کا کام ہے۔

اب میں اپنے دعویٰ کے تیسرے نقطہ کی طرف آتا ہوں۔

دعویٰ یہ ہے کہ ☜ کسی صحابی نے موجودہ قرآن کو کامل نہ سمجھنے والے کسی دوسرے صحابی پر کفر کا فتوی نہیں لگایا ☞

مختار حیدر: قارئین، معاویہ صاحب نے ہمارے دعویٰ پر، اور دعویٰ کے اس تیسرے نقطہ پر کوئی تنقیح نہیں کی تھی۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ اسے ایک ☜ معقول اختلافی نقطہ ☞ سمجھتے ہیں، اور ہم سے اس نقطہ میں اختلاف رکھتے ہیں۔

میں نے بہت تلاش کیا، مگر مجھے کسی صحابی کا ایسا فتوی[29] نہیں ملا۔ اگر معاویہ صاحب کو کسی ایسے فتوی کا علم ہے تو ہمیں آگاہ کریں۔ کیونکہ ان کا اس بارے میں ہم سے اختلاف کرنا ظاہر کرتا ہے کہ ان کے پاس دلائل موجود ہیں۔

---

[29] یعنی کسی صحابی نے ابن مسعود یا کسی دوسرے صحابی کو موجودہ قرآن کو مکمل نہ ماننے پر کفر کا فتویٰ لگایا ہو۔

مختار حیدر: البتہ میرے پاس معاویہ صاحب کی نہ آیت پسندیدہ اور محترم شخصیت کا فرمان موجود ہے۔ سکین ملاحظہ کریں

كلام معروف، وكذلك لبعضهم في قتال بعض، ولعن بعض، وإطلاق تكفير بعض، أقوال معروفة.

وكان القاضي شُرَيح ينكر قراءة من قرأ: ﴿بَلْ عَجِبْتَ﴾ [الصافات: ١٢]، ويقول: إن الله لا يعجب، فبلغ ذلك إبراهيم النَّخَعِي فقال: إنما شريح شاعر يعجبه علمه، كان عبد الله إفقه منه، فكان يقول: «بل عجبتُ» فهذا قد أنكر قراءة ثابتة، وأنكر صفة دل عليها الكتاب والسُّنَّة، واتفقت الأمة على أنه إمام من الأئمة، وكذلك بعض السلف أنكر بعضهم حروف ١٢/٤٩٣ القرآن، مثل إنكار بعضهم قوله: ﴿أَفَلَمْ يَاْيْـَٔسِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟﴾ [الرعد: ٣١]، وقال: إنما هي: أو لم يتبين الذين آمنوا، وإنكار الآخر قراءة قوله: ﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوٓا۟ إِلَّآ إِيَّاهُ﴾ [الإسراء: ٢٣]، وقال: إنما هي: ووصى ربك. وبعضهم كان حذف المعوذتين، وآخر يكتب سورة القنوت. وهذا خطأ معلوم بالإجماع والنقل المتواتر، ومع هذا فلما لم يكن قد تواتر النقل عندهم بذلك لم يكفروا، وإن كان يكفر بذلك من قامت عليه الحجة بالنقل المتواتر.

وأيضاً، فإن الكتاب والسُّنَّة قد دلا على أن الله لا يعذب أحداً، إلا بعد إبلاغ الرسالة، فمن لم تبلغه جملة لم يعذبه رأساً، ومن بلغته جملة دون بعض التفصيل لم يعذبه إلا على إنكار ما قامت عليه الحجة الرسالية.

وذلك مثل قوله تعالى: ﴿لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى ٱللَّهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ ٱلرُّسُلِ﴾ [النساء: ١٦٥]، وقوله: ﴿يَٰمَعْشَرَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِى﴾ الآية [الأنعام: ١٣٠]، وقوله: ﴿أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ ٱلنَّذِيرُ﴾ [فاطر: ٣٧]، وقولهم: ﴿وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِ رَبِّكُمْ﴾ الآية [الزمر: ٧١]، وقوله: ﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا﴾ [الإسراء: ١٥]، وقوله: ﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ ٱلْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِىٓ أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِنَا﴾ [القصص: ٥٩]، وقوله: ﴿كُلَّمَآ ١٢/٤٩٤ أُلْقِىَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ . قَالُوا۟ بَلَىٰ قَدْ جَآءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ ٱللَّهُ مِن شَىْءٍ﴾ [الملك: ٨، ٩]، وقوله: ﴿وَلَوْ أَنَّآ أَهْلَكْنَٰهُم بِعَذَابٍ مِّن قَبْلِهِۦ لَقَالُوا۟ رَبَّنَا لَوْلَآ أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ ءَايَٰتِكَ مِن قَبْلِ أَن نَّذِلَّ وَنَخْزَىٰ﴾ [طه: ١٣٤]، وقوله: ﴿وَلَوْلَآ أَن تُصِيبَهُم مُّصِيبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا۟ رَبَّنَا لَوْلَآ أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ ءَايَٰتِكَ وَنَكُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ﴾ [القصص: ٤٧]، ونحو هذا في القرآن في مواضع متعددة.

فمن كان قد[1] آمن بالله ورسوله، ولم يعلم بعض ما جاء به الرسول، فلم يؤمن

(١) في المطبوعة: «قدم» وهو خطأ.

مختار حیدر: ابن تیمیہ پہلے کچھ نکتے بیان کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ(157)

1۔ قاضی شریح نے ثابت شدہ قرآت سے انکار کیا، اور کتاب وسنت سے دلیل رکھنے والی صفت کا انکار کیا۔

2۔ بعض سلف نے بعض (دوسرے اسلاف) کے حروف قرآن کا انکار کیا۔

3۔ بعض نے معوذتین کو حذف کیا۔

4۔ بعض نے سورہ قنوت اپنے مصحف میں درج کی۔

پھر دھماکہ دار بیان دیتے ہیں کہ ☜ یہ ایسی خطاہے جو اجماع اور نقل متواتر سے معلوم ہے ☞۔

ابن تیمیہ کا یہ بیان معاویہ صاحب کے نظریے کی نفی کرتا ہے، جو ہمیں منوانے پر تلے ہیں کہ ابن مسعود کا معوذتین سے انکار شاذ ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ ☜ چوں کہ ان کے نزدیک (قرآن مجید) تواتر سے نقل نہیں تھا، اس لیے انہوں نے ایک دوسرے کی تکفیر نہیں کی ☞۔

پس ثابت ہوا کہ صحابہ کرام نے اس معاملے میں تکفیر کا فتوی نہیں دیا۔ جو لوگ اس معاملے میں تکفیر کا فتوی لگاتے ہیں، وہ صحابہ کرام کے پیروکار نہیں، بلکہ گستاخ ہیں، کیونکہ ان کے کفر کا فتوی صحابہ کرام کی طرف پلٹتا ہے۔ جہاں تک بات ہے کہ ابن تیمیہ نے کہا کہ چونکہ قرآن مجید ان کے نزدیک تواتر سے نقل نہیں تھا، تو یہ کہہ کر ابن تیمیہ صاحب قرآن مجید کی حیثیت مشکوک کر رہے ہیں۔ یہ بات میں نہیں کہہ رہا، بلکہ معاویہ صاحب کے ابو حفص صاحب کہہ رہے ہیں۔ حوالہ میں پہلے دے چکا ہوں۔ اب دوبارہ پیش کر دیتا ہوں۔

مختار حیدر: جی معاویہ صاحب، اپنے بودے عذر چھوڑ کر اپنے عالم کا یہ فتوی دیکھیں۔

«بسم الله الرحمن الرحيم» ليست من القرآن، فقال: سبحان الله ما أَجْرَأَ هذا الرجل! سمعت سعيد بن جُبَيْر يقول: سمعت ابن عباس ـ رضي الله عنهما ـ يقول: كان النبي ـ عليه الصلاة والسلام ـ إذا أنزل عليه «بسم الله الرحمن الرحيم» علم أن تلك السُّورة خُتِمَتْ وفُتِحَ غيرها.

وعن عبد الله بن المُبارك أنه قال: من ترك «بسم الله الرحمن الرحيم» فقد ترك مائةً وثلاث عشرة آيةً.

فَصْلٌ

قال ابن الخطيب ـ رحمه الله ـ: نقل في بعض الكتب القديمة أن ابن مسعود ـ رضي الله عنه ـ كان ينكر كَوْنَ سورة الفاتحة من القرآن الكريم، وكان ينكر كون المُعَوِّذتين من القرآن.

واعلم أن هذا في غاية الصعوبة؛ لأنا إن قلنا: إن النقل المتواتر كان حاصلاً في عصر الصحابة[1] بِكَوْنِ سورة الفاتحة من القرآن، فحينئذٍ كان ابن مسعود ـ رضي الله عنه ـ عالماً بذلك فإنكاره يوجب الكُفر أو نقصان العقل.

وإن قلنا: النقل المتواتر ما كان حاصلاً في ذلك الزمان فهذا يقتضي أن يقال: إن نقل القرآن ليس بمتواترٍ في الأصل، وذلك يخرج القرآن عن كونه حُجَّةً يقينية.

والأغلب على الظن أن يقال: هذا المذهب عن ابن مسعود نَقْلٌ كاذِبٌ باطل، وبه يحصل الخلاص عن هذه العُقْدَةِ، والله الهادي إلى الصواب، وإليه يرجع الأمر كله في الأول والمآب.

= ينظر ترجمته في تهذيب الكمال: ٢/ ١٠٣١، تهذيب التهذيب: ٨/ ٢٨ (٤٥)، تقريب التهذيب: ٢/ ٦٩، خلاصة تهذيب الكمال: ٢/ ٢٨٤، الكاشف: ٢/ ٣٢٨. تاريخ البخاري الكبير: ٦/ ٣٢٨، تاريخ البخاري الصغير: ١، ٢/ ٤٣٧، الجرح والتعديل: ٦/ ٨٢٨٠، ميزان الاعتدال: ٣/ ٢٦٠، البداية والنهاية: ١٠/ ٢١، تاريخ الثقات: ٣٦٣، ثقات: ٥/ ١٦٧.

(١) في ب: هذا الزمان.

ابن مسود کے سورہ فاتح اور معوذ تین سے انکار کی بات پر کہہ ہیں کہ واعلم آن هذا فی غاية الصعوبة یعنی جان لو کہ اس میں بڑی مصیبت ہے

پھر مزید کہتے ہیں کہ اگر ہم کہیں کہ قرآن مجید صحابہ کرام کے دور میں متواتر انداز میں نقل کیا جاچکا تھا، تو ابن مسود کا انکار کفر یا عقل کا نقصان کہلائے گا۔ اور اگر ہم یہ کہیں کہ اس وقت تک قرآن مجید متواتر طور پر نقل نہیں ہوا تھا، تو اس کا مطلب ہو گا کہ قرآن مجید اصل میں متواتر ہے ہی نہیں۔ اور اس طرح قرآن مجید یقینی حجت کے درجہ سے خارج ہو جائے گا

مختار حیدر: اور بتاتا چلوں کہ اس معاملے میں ابو حفص تنہا نہیں، اہل سنت کے بہت بڑے عالم، امام رازی بھی ابو حفص کے ساتھ ہیں۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اصل میں یہ قول امام رازی کا ہی ہے، جسے ابو حفص صاحب نے نہ آیت صفائی سے اپنی کتاب میں شامل کیا ہے اور اصل مصنف کا نام بھی نہیں لیا۔(158) قارئین، امام رازی کی عبارت بھی دیکھ لیں۔

تفسير الفخر الرازي
المشتهر بالتفسير الكبير ومفاتيح الغيب

للإمام محمد الرازي فخر الدين ابن العلامة ضياء الدين عمر
المشتهر بخطيب الري نفع الله به المسلمين
٥٤٤ — ٦٠٤ هـ

* * * * *

الجزء الأول
تمتاز هذه الطبعة بفهرس لآيات الاحكام

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع
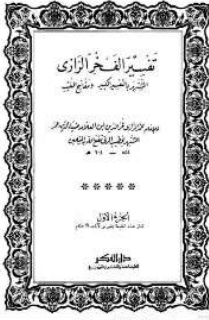
فيهما ، ولا يجهر بالقراءة فيهما . والجواب أن دلائلنا أكثر وأقوى ، ومذهبنا أرجح .

المسئلة الرابعة عشرة : إذا ثبت ان قراءة الفاتحة شرط من شرائط الصـ

(الفرع الأول) : قد بينا أنه لو ترك قراءة الفاتحة أو ترك حرفاً من حروفها عمداً بطلت صلاته ، أما لو تركها سهواً قال الشافعي في القديم لا تفسد صلاته ، واحتج بما روى أبو سلمة بن عبد الرحمن قال : صلى بنا عمر بن الخطاب رضي الله عنه المغرب فترك القراءة فلما انقضت الصلاة قيل له : تركت القراءة ، قال : كيف كان الركوع والسجود؟ قالوا : حسناً ، قال : فلا بأس ، قال الشافعي : فلما وقعت هذه الواقعة بمحضر من الصحابة كان ذلك إجماعاً ، ورجع الشافعي عنه في الجديد ، وقال : تفسد صلاته ؛ لأن الدلائل المذكورة عامة في العمد والسهو ، ثم أجاب عن قصة عمر من وجهين : الأول : أن الشعبي روى أن عمر رضي الله عنه أعاد الصلاة . والثاني : أنه لعله ترك الجهر بالقراءة لا نفس القراءة ، قال الشافعي هذا هو الظن بعمر .

الفرع الثاني : تجب الرعاية في ترتيب القراءة ، فلو قرأ النصف الأخير ثم النصف الأول يحسب له الأول دون الأخير .

الفرع الثالث : الرجل الذي لا يحسن تمام الفاتحة إما أن يحفظ بعضها ، وإما أن لا يحفظ شيئاً منها ، أما الأول فانه يقرأ تلك الآية ويقرأ معها ست آيات على الوجه الأقرب وأما الثاني ـ وهو أن لا يحفظ شيئاً من الفاتحة ـ فههنا إن حفظ شيئاً من القرآن لزمه قراءة ذلك المحفوظ ، لقوله تعالى (فاقرؤا ما تيسر من القرآن) وإن لم يحفظ شيئاً من القرآن فههنا يلزمه أن يأتي بالذكر ، وهو التكبير والتحميد ، وقال أبو حنيفة لا يلزمه شيء ، حجة الشافعي ما روى رفاعة بن مالك أن رسول الله ﴿ﷺ﴾ قال : إذا قام أحدكم إلى الصلاة فليتوضأ كما أمره الله ، ثم يكبر ، فإن كان معه شيء من القرآن فليقرأ ، وان لم يكن معه شيء من القرآن فليحمد الله وليكبر ، بقي ههنا قسم واحد ، وهو أن لا يحفظ الفاتحة ولا يحفظ شيئاً من القرآن ولا يحفظ أيضاً شيئاً من الأذكار العربية ، وعندي أنه يؤمر بذكر الله تعالى بأي لسان قدر عليه تمسكاً بقوله عليه الصلاة والسلام « إذا أمرتكم بأمر فأتوا منه ما استطعتم » .

المسئلة الخامسة عشرة : نقل في الكتب القديمة أن ابن مسعود كان ينكر كون سورة الفاتحة من القرآن ، وكان ينكر كون المعوذتين من القرآن ، واعلم أن هذا في غاية الصعوبة ، لأنا إن قلنا إن النقل المتواتر كان حاصلا في عصر الصحابة بكون سورة الفاتحة من القرآن

فحينئذ كان ابن مسعود عالماً بذلك فانكاره يوجب الكفر أو نقصان العقل ، وان قلنا أن النقل المتواتر في هذا المعنى ما كان حاصلا في ذلك الزمان فهذا يقتضي أن يقال أن نقل القرآن ليس بمتواتر في الأصل وذلك يخرج القرآن عن كونه حجة يقينية ، والأغلب على الظن أن نقل هذا المذهب عن ابن مسعود نقل كاذب باطل ، وبه يحصل الخلاص عن هذه العقدة ، وههنا آخر الكلام في المسائل الفقهية المفرعة على سورة الفاتحة والله الهادي للصواب .
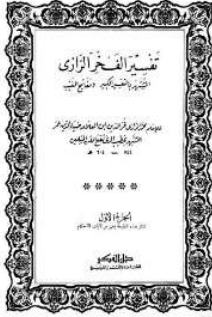
الباب الخامس

في تفسير سورة الفاتحة ، وفيه فصول

الفصل الأول

في تفسير قوله تعالى (الحمد لله) وفيه وجوه : (الأول) ههنا ألفاظ ثلاثة : الحمد ، والمدح والشكر ، فنقول : الفرق بين الحمد والمدح من وجوه : (الأول) أن المدح قد يحصل للحي ولغير الحي ، ألا ترى أن من رأى لؤلؤة في غاية الحسن أو ياقوتة في غاية الحسن فإنه قد يمدحها ، ويستحيل أن يحمدها ، فثبت أن المدح أعم من الحمد (الوجه الثاني) في الفرق : أن المدح قد يكون قبل الإحسان وقد يكون بعده ، أما الحمد فانه لا يكون إلا بعد الاحسان (الوجه الثالث) في الفرق : أن المدح قد يكون منهياً عنه ، قال عليه الصلاة والسلام « احثوا التراب في وجود المداحين » أما الحمد فانه مأمور به مطلقاً ، قال ﷺ « من لم يحمد الناس لم يحمد الله » (الوجه الرابع) : أن المدح عبارة عن القول الدال على كونه مختصاً بنوع من أنواع الفضائل ، وأما الحمد فهو القول الدال على كونه مختصاً بفضيلة معينة ، وهي فضيلة الانعام والاحسان فثبت بما ذكرنا أن المدح أعم من الحمد .

وأما الفرق بين الحمد وبين الشكر فهو أن الحمد يعم ما إذا وصل ذلك الانعام اليك أو إلى غيرك ، وأما الشكر فهو مختص بالانعام الواصل اليك .

إذا عرفت هذا فنقول : قد ذكرنا أن المدح حاصل للحي ولغير الحي ، وللفاعل المختار ولغيره فلو قال المدح لله لم يدل ذلك على كونه تعالى فاعلا مختاراً ، أما لما قال الحمد لله فهو يدل

معاویہ صاحب، میں نے آپ کو بتایا تھا کہ الحمد اللہ، ہم شیعان حیدر کرار نقل کے معاملہ میں بھی ایماندار ہیں، جبکہ آپ کے بعض ممدوح قطع وبرید کرتے اور خیانت سے کام لیتے ہیں۔ بخاری کی رو آیت کے بعد یہ دوسری مثال آپ کے سامنے ہے۔

مختار حیدر: جی معاویہ صاحب، ہم نے اپنا تیسرا نقطہ بھی ثابت کر دیا۔ اب جبکہ ہمارے تینوں نقاط ثابت ہو چکے، تو چوتھے نقطہ کی دلیل خود بخود قائم ہو گئی۔ کیونکہ جب ثابت ہو گیا کہ بعض صحابہ کرام موجودہ قرآن کو کامل نہیں سمجھتے تھے، تو صاف ظاہر ہے کہ موجودہ قرآن کے بارے میں اختلافی نظریہ رکھنے والے پر کفر کا فتوی لگانا اصل میں صحابہ کرام پر کفر کا فتوی لگانے جیسا ہے، جو کہ صحابہ کرام کی گستاخی ہے۔End

معاویہ: اس کے جواب میں ایک گھنٹہ لگ جائے گا، خیر ایک گھنٹہ انتظار کرو اب۔

معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قارئین آپ دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح یہ اپنے اصولوں کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔ طے بھی خود کیا تھا کہ ایک وقت میں ایک دلیل پر بات ہو گی لیکن خود ہی تین اعتراضات بھیج دیے ایک ہی ٹرن میں(159)۔

معاویہ: مکمل ہو چکی تو اب بھی کیوں اس ہر نئے حوالے دے رہے ہو جناب؟ کس کو بے وقوف بنا رہے ہو جناب؟(اشارہ 146 کی طرف)۔(160)

معاویہ: نہیں ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے؟(اشارہ 147 کی طرف)(161)۔ کیا مصحف میں نہ لکھنا اس لیے دلیل ہے کہ وہ اس کو کلام اللہ نہیں سمجھتے تھے؟ رہی امام مالک والی بات، تو وہ آپ نے ابھی تک واضح نہیں کی کہ وہاں بات کیا چل رہی ہے؟ حالانکہ امام مالک رح تو اس موجودہ مصحف کے مقابلے میں دوسرے مصاحف سے قرآت کا کہہ رہے ہیں نہ کہ مطلقاً ابن مسعود رض کے مصحف کا انکار کر رہے ہیں۔ اور جب کہ ابن مسعود رض نے مصحف عثمانی پر اتفاق کر لیا تھا تو اب ان کے مصحف سے پڑھنے کی کیا وجہ؟ آپ کا اعتراض فالتو ہی ہے ہمیشہ کی طرح۔

معاویہ: کیسے پتا چلا؟(اشارہ 148 کی طرف)(162)۔

معاویہ: آگے کہ عبارت کو پھر بھی ہاتھ نہیں لگایا جس میں سیدنا عثمان رض کی اطاعت کا اقرار ہے(اشارہ 149 کی طرف)۔ حالانکہ سیدنا عثمان رض سے سیدنا ابن مسعود رض کا اختلاف ان مصاحف پر ہی ہوا تھا نہ کہ کسی اور مسئلے پر۔(163)

معاویہ: علماء کے اعتراف کی وضاحت میں کر چکا ہوں(اشارہ 150 کی طرف)۔ اور ان علماء کی بات سے آپ کو کوئی فائدہ نہیں جب کہ خود ابن مسعود رض نے ہی سیدنا عثمان رض سے اتفاق کر لیا تھا(164)۔

سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى

٧٤٨هـ - ١٣٧٤م

الجزء الأول

أشرف على تحقيق الكتاب وخرّج أحاديثه
شعيب الأرنؤوط

حقق هذا الجزء
حسين الأسد

مؤسسة الرسالة

الصحابة.

أبو يعلى الموصلي: حدثنا سعيد بن أشعث، حدثنا الهيصم بن شداخ، سمعت الأعمش، عن يحيى بن وثَّاب، عن علقمة، عن عبد الله قال: عجبٌ للناس وتركِهم قراءتي وأخذهم قراءة زيد، وقد أُخذت من في رسول الله، ﷺ، سبعين سورة، وزيد صاحبُ ذؤابة يجيء ويذهب في المدينة(١).

سعدويه: حدثنا أبو شهاب، عن الأعمش، عن أبي وائل قال: خطب ابن مسعود على المنبر، فقال: غُلُّوا مصاحفكم، كيف تأمروني أن أقرأ على قراءة زيد، وقد قرأت مِن في رسول الله، ﷺ، بضعاً وسبعين سورة، وإن زيداً ليأتي مع الغلمان له ذؤابتان(٢).

قلت: إنما شقَّ على ابن مسعود، لكون عثمان ما قدَّمه على كتابة المصحف، وقدَّم في ذلك منْ يصلح أنْ يكون ولده، وإنما عدل عنه عثمان لغيبته عنه بالكوفة، ولأنَّ زيداً كان يكتب الوحي لرسول الله، ﷺ، فهو إمام في الرسم، وابنُ مسعود فإمام في الأداء، ثم إن زيداً هو الذي ندبه الصديق لكتابة المصحف وجمع القرآن، فهلاَّ عتب على أبي بكر؟ وقد ورد أن ابن مسعود رضي وتابع عثمان ولله الحمد. وفي مصحفِ ابن مسعود أشياءُ أظنها نُسِخَتْ، وأما زيد فكان أحدثَ القومِ بالعَرْضة الأخيرة التي عَرَضَها النبي، ﷺ، عام توفي، على جبريل.

(١) إسناده لا يصح. فقد قال ابن حبان في هيصم بن شداخ، شيخ يروي عن الأعمش الطامات في الروايات، لا يجوز الاحتجاج به. ووقع في الأصل «هيثم» بدل هيصم وهو تحريف. وأخرجه أبو نعيم في «الحلية» ١٢٥/١ وقد تصحف فيها «هيصم» إلى «هيضم» و«شداخ» إلى «شراخ».

(٢) الفسوي في «المعرفة والتاريخ» ٥٣٧/٢، وابن أبي داود في «المصاحف» ص (١٥، ١٦) من طريق سعدويه (سعيد بن سليمان) وأيوب بن مسلمة كلاهما عن أبي شهاب (موسى بن نافع) عن الأعمش، عن أبي وائل...

٤٨٨

معاویہ: اس میں تو وضاحت ہے کہ سیدنا عثمان رض اور سیدنا ابن مسعود رض کا اختلاف تھا ہی مصاحف پر۔ اب کوئی بہانہ نہیں چلنے والا جناب کا۔ (165)

معاویہ: کسی کو انکار نہیں اس سے (اشارہ 151 کی طرف) (166)۔ خود ابن مسعود رض نے ہی مصحف عثمانی سے اتفاق کر لیا تو بس۔

معاویہ: فالتو باتیں، (اشارہ 152 کی طرف)۔

میں نے آپ کا اعتراض ہی ختم کر دیا آپ ہی کی دلیل سے (اشارہ 153 کی طرف) (167)۔ کہ جب ایک بندہ کسی چیز کو قرآن ہی نہیں سمجھتا تو اس پر تحریف کا الزام کیسے لگا دیا؟ یہ تو جاہلانہ اعتراض ہے آپ کا کہ ابن مسعود رض معوذتین کو قرآن سمجھتے ہی نہیں اور اس کو کتاب اللہ میں نہ مان کر بھی تحریف کے قائل ہوئے۔ واہ۔

جب اتفاق ہو گیا تو اب ہی سب فضول ہے کہ پہلے کیا ہوا (اشارہ 154 کی طرف)۔ سوال یہ ہے کہ آخر میں کیا ہوا؟ (168)
اور واضح بات ہے کہ ابن مسعود رض نے اتفاق کر لیا تھا۔

معاویہ: اس جاہلانہ اعتراض سے پہلے یہ تو بتاؤ کہ لحن ہے کیا؟(اشارہ 155 کی طرف)۔ اور آپ والی رو آیت کا مطلب اہل السنت نے کیا لیا ہے[30]؟(169)۔

معاویہ: یہاں واضح طور پر علماء اہل السنت نے لکھا ہے کہ کتابت کا فرق ہے۔ حالانکہ دونوں طرح لکھنا جائز ہے(170)۔

= قلت: تأويله ظاهر، وذلك أن عروة لم يسأل عائشة فيه عن حروف الرسم التي تزاد فيها لمعنى وتنقص منها لآخر تأكيدًا للبيان وطلبًا للخفة، وإنما سألها فيه عن حروف من القراءة المختلفة الألفاظ المحتملة الوجوه على اختلاف اللغات التي أذن الله عزَّ وجلّ لنبيّه عليه السلام ولأمّته في القراءة بها واللزوم على ما شاءت منها تيسيرًا لها وتوسعة عليها، وما هذا سبيله وتلك حاله فعن اللحن والخطأ والوهم والزلل بمعزل لفشوّه في اللغة ووضوحه في قياس العربية.

وإذا كان الأمر في ذلك كذلك فليس ما قصدته فيه بداخل في معنى المرسوم، ولا هو من سببه في شيء، وإنما سمّى عروة ذلك لحنًا وأطلقت عائشة على مرسومه كذلك الخطأ على جهة الاتساع في الإخبار وطريق المجاز في العبارة، إذ كان ذلك مخالفًا لمذهبهما وخارجًا عن اختيارهما، وكأن الأوجه والأولى عندهما والأكثر والأفشى لديهما لا على وجه الحقيقة والتحصيل، فالقطع لما بيناه قبل من جواز ذلك وفشوّه في اللغة واستعمال مثله في قياس العربية مع انعقاد الإجماع على تلاوته كذلك دون ما ذهبا إليه إلاّ ما كان من شذوذ أبي عمرو بن العلاء في (إن هذين) خاصة هو الذي يحمل عليه هذا الخبر ويتأول فيه دون أن يقطع به، على أن أم المؤمنين رضي الله عنها، مع عظيم محلها وجليل قدرها واتساع علمها ومعرفتها بلغة قومها، لحّنت الصحابة وخطّأت الكتبة، وموضعهم في الفصاحة والعلم باللغة موضعهم الذي لا يجهل ولا ينكر، هذا ما لا يسوغ ولا يجوز.

وقد تأول بعض علمائنا قول أم المؤمنين: أخطأوا في الكتاب، أي: أخطأوا في اختيار الأولى من الأحرف السبعة بجمع الناس عليه، لا أن الذي كتبوا من ذلك خطأ لا يجوز، لأنه ما لا يجوز مردود بإجماع وإن طالت مدة وقوعه وعظُم قدر موقعه، وتأول اللحن أنه القراءة واللغة، كقول عمر رضي الله عنه: «أُبيّ أقرؤنا وإنا لندع بعض لحنه»، أي: قراءته، فهذا بيِّن وبالله التوفيق. المقنع ١٢١ ــ ١٢٢.

وقال ابن جرير الطبري: عن قوله: (**والمقيمين**) قد ذكر أن ذلك في قراءة أُبيّ بن كعب (**والمقيمين**)، وكذلك هو في مصحفه فيما ذكروا، ولو كان ذلك خطأ من الكاتب لكان الواجب أن يكون في كل المصاحف ــ غير مصحفنا الذي كتبه لنا الكاتب الذي أخطأ في كتابه ــ بخلاف ما هو في مصحفنا، وفي اتفاق مصحفنا ومصحف أبيّ في ذلك ما يدل على أن الذي في مصحفنا من ذلك صواب غير خطأ، مع أن ذلك لو كان خطأ من جهة الخط لم يكن الذين أخذ عنهم القرآن من أصحاب رسول الله ﷺ يعلّمون من علّموا ذلك من المسلمين على وجه اللحن ولأصلحوه بألسنتهم ولقنوه للأمة تعليمًا على وجه الصواب، وفي نقل المسلمين =

٢٣٦

[30] یہ بات خود معاویہ صاحب نے اپنے خلاف کر لی۔ جب روایات کا مطلب اہل مذہب خود طے کریں گے، تو معاویہ صاحب تحریف والی روایات کا مطلب خود کیوں نکالتے ہیں، اور اس کو شیعوں کا عقیدہ بنا کر کیوں پیش کرتے ہیں۔ یہی بحث مختار صاحب نے مناظرہ کے دوسرے مرحلہ میں کی ہے، یعنی معاویہ صاحب کے دعویٰ کے دوران ہونے والی بحث۔

١١٢ ــ حدَّثنا عبد الله، ثنا إسحاق بن وهب، ثنا يزيد[١] قال: أخبرنا حماد[٢] عن الزبير أبي خالد قال: قلت لأبان بن عثمان: كيف صارت ﴿ لَّٰكِنِ ٱلرَّٰسِخُونَ فِي ٱلْعِلْمِ مِنْهُمْ وَٱلْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ[٣] بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَٱلْمُقِيمِينَ ٱلصَّلَوٰةَ وَٱلْمُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ[٤] ﴾ ما بين يديها[٥] وما خلفها رفع وهي نصب؟ قال: من قِبَل الكتَّاب، كتب ما قبلها ثم قال: ما أكتب؟ قال: اكتُب «المقيمين الصلاة»، فكتب ما قيل له[٦].

= على كتاب الله، ومحله من الدين، ومكانه من الإسلام، وشدة اجتهاده في بذل النصيحة، فهل يعقل أن يرى عثمان في المصحف لحنًا وخطأ ثم يتركه ليتولى من يأتي بعده تغييره؟
عثمان الذي تولى جمع المصحف مع سائر الصحابة الأخيار، وتحرَّى في ذلك الدقة والأمانة وكمال الضبط، رغبة منه في جمع الأمة على مصحف إمام، فلا يقع اختلاف في القرآن بينهم.. عثمان هذا الذي شأنه يرى في كتاب الله ثلمة فليتركها ليسدها من بعده؟ ثم، ما هذا التناقض الظاهر بين صدر النص: أحسنتم وأجملتم، وآخره: أرى فيه شيئًا من لحن..
كيف يصف نساخ المصحف بالإحسان والإجمال أولاً.. ثم يصف المصحف الذي نسخوه بأن فيه لحنًا...؟ هل يقال للذين لحنوا في المصحف: أحسنتم وأجملتم؟!
ألا إن مكانة عثمان... والاضطراب بين صدر النص، وعجزه كل هذا يدعونا إلى الاعتقاد بأن صدور ذلك عن عثمان أمر بعيد عنه، مدسوس عليه. رسم المصحف العثماني ١١١ ــ ١١٥.

(١) هو: ابن هارون.
(٢) هو: ابن سلمة.
(٣) في ش: رسمت اللفظة خطأ «يعومنون».
(٤) سورة النساء ١٦٢.
(٥) في ش: وما يديها.
(٦) **تخريجه:** رواه الطبري بسنده عن حماد بن سلمة به، بنحوه. تفسير الطبري ٦/ ١٨.
وأورده أبو عبيد القاسم بن سلام بصيغة التضعيف عن حماد، به، نحوه، إلاَّ أنه قال: الزبير أبي عبد السلام. فضائل القرآن ٢٣١.
وأورده القرطبي في تفسيره ٦/ ١٤ ــ ١٥.
والسيوطي في الدر المنثور ٢/ ٧٤٤، وعزاه إلى عبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر، إضافة =

اور نیچے یہ بھی واضح ہے کہ دوسری قرأتیں بھی ثابت شدہ ہی نہ کہ اپنی طرف سے گھڑی ہوئی

معاویہ: یہ لحن کی مثال میں نے پیش کی ہے کہ لحن ہوتا کیسے ہے۔ صلاۃ اور صلوۃ، دونوں طریقوں سے لکھا جا سکتا ہے۔ تو اس کو تحریف کہنا جہالت نہیں تو کیا ہے؟(171)۔

كتاب المصاحف

تأليف

أبي بكر عبد الله بن سليمان بن الأشعث السجستاني الحنبلي

المعروف بـ «ابن أبي داود»

٢٣٠ – ٣١٦ هـ

دراسة وتحقيق ونقد

الدكتور محب الدين عبد السبحان واعظ

الأستاذ المشارك بجامعة أم القرى بمكة المكرمة

كلية الدعوة وأصول الدين ـ قسم الكتاب والسنة

المجلد الأول

دار البشائر الإسلامية

معاویہ: یہ آپ نے صرف دو سطور کو نشان لگا کر بھیج دیا(اشارہ 156 کی طرف)۔ اوپر سے کیا بحث چل رہی ہے وہ چھوڑ دیا کیوں؟ واضح طور پر لکھا ہے کہ منسوخ آیات کی بات چل رہی ہے نہ کہ تحریف پر(172)۔

وقوم من حشوية العامة والصحيح خلافه وهو الذي نصره المرتضى واستوفى الكلام فيه غاية الاستيفاء في جواب المسائل الطرابلسيات ، وذكر في مواضع أن العلم بصحة نقل القرآن كالعلم بالبلدان والحوادث الكبار والوقائع العظام ، والكتب المشهورة وأشعار العرب المسطورة ، فان العناية اشتدت والدواعي توفرت على نقله وحراسته وبلغت إلى حد لم تبلغه فيما ذكرناه لان القرآن مفجر النبوة ومأخذ العلوم الشرعية . والاحكام الدينية وعلماء المسلمين قد بلغوا في حفظه وحمايته الغاية حتى عرفوا كل شيء اختلف فيه من إعرابه وقراءته وحروفه وآياته فكيف يجوز أن يكون مغيرا أو منقوصا مع العناية الصادقة والضبط الشديد ، وقال أيضا : ان العلم بتفصيل القرآن وأبعاضه في صحة نقله كالعلم بجملته وجرى ذلك مجرى ما علم ضرورة من الكتب المصنفة ككتاب سيبويه والمزني فان أهل العناية بهذا الشأن يعلمون من تفصيلها ما يعلمونه من جملتها حتى لو أن مدخلا أدخل في كتاب سيبويه بابا من النحو ليس من الكتاب لعرف وميزانه ملحوق وأنه ليس من أصل الكتاب وكذا القول في كتاب المزني ومعلوم أن العناية بنقل القرآن وضبطه أصدق من العناية بضبط كتاب سيبويه ودواوين الشعراء . وذكر أيضا أن القرآن كان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم مجموعا مؤلفا على ما هو عليه الآن واستدل على ذلك بأن القرآن كان يدرس ويحفظ جميعه في ذلك الزمان وأنه كان يعرض على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ويتلى عليه وأن جماعة من الصحابة مثل عبد الله بن مسعود وأبي بن كعب وغيرهما ختموا القرآن على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عدة ختمات وكل ذلك يدل بأدنى تأمل على أنه كان مجموعا مرتبا غير مبتور ولا مبثوث ، وذكر أن من خالف ذلك من الامامية والحشوية لا يعتد بخلافهم فان الخلاف في ذلك مضاف إلى قوم من أصحاب الحديث نقلوا أخبارا ضعيفة ظنوا صحتها لا يرجع بمثلها عن المعلوم المقطوع بصحته انتهى . وهو كلام دعاه اليه ظهور فساد مذهب أصحابه حتى للاطفال والحمد لله على ان ظهر الحق وكفى الله المؤمنين القتال الا أن الرجل قدس في الشهد سما وأدخل الباطل في حمى الحق الأحمى ﴿أما أولا﴾ فلان نسبة ذلك إلى قوم من حشوية العامة الذين يعني بهم أهل السنة

(١) والمشهور عندنا انه ستة الاف وستمائة وستة عشرة آية اه منه (٢) هو تفسير مطبوع في العجم

والجماعة فهو كذب أو سوء فهم لأنهم أجمعوا على عدم وقوع النقص فيما تواتر قرآنا كما هو موجود بين الدفتين اليوم، نعم أسقط زمن الصديق ما لم يتواتر وما نسخت تلاوته وكان يقرأه من لم يبلغه النسخ وما لم يكن في العرضة الأخيرة ولم يأل جهدا رضي الله تعالى عنه في تحقيق ذلك إلا أنه لم ينتشر نوره في الآفاق إلا زمن ذي النورين فلهذا نسب إليه كما روي عن حميدة بنت يونس أن في مصحف عائشة رضي الله عنها (إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما) - وعلى الذين يصلون الصفوف الأول وأن ذلك قبل أن يغير عثمان المصاحف وما أخرج أحمد عن أبي قال قال لي رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: «إن الله أمرني أن أقرأ عليك فقرأ علي (لم يكن الذين كفروا من أهل الكتاب والمشركين منفكين حتى تأتيهم البينة رسول من الله يتلو صحفا مطهرة فيها كتب قيمة وما تفرق الذين أوتوا الكتاب إلا من بعد ما جاءتهم البينة) - إن الدين عند الله الحنيفية غير المشركة ولا اليهودية ولا النصرانية ومن يفعل ذلك فلن يكفره» - وفي رواية «(ومن يعمل صالحا فلن يكفره وما اختلف الذين أوتوا الكتاب إلا من بعد ما جاءتهم البينة) - إن الذين كفروا وصدوا عن سبيل الله وفارقوا الكتاب لما جاءهم أولئك عند الله شر البرية ما كان الناس إلا أمة واحدة ثم أرسل الله النبيين مبشرين ومنذرين يأمرون الناس يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة ويعبدون الله وحده أولئك عند الله خير البرية جزاؤهم عند ربهم جنات عدن تجري من تحتها الأنهار خالدين فيها أبدا رضي الله عنهم ورضوا عنه ذلك لمن خشي ربه» وفي رواية الحاكم «فقرأ فيها ولو أن ابن آدم سأل واديا من مال فأعطيه يسأل ثانيا ولو سأل ثانيا فأعطيه يسأل ثالثا ولا يملأ جوف ابن آدم إلا التراب ويتوب الله على من تاب» وما روي عنه أيضا أنه كتب في مصحفه سورتي الخلع والحفد - اللهم إنا نستعينك ونستغفرك ونثني عليك ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك اللهم إياك نعبد ولك نصلي ونسجد وإليك نسعى ونحفد نرجو رحمتك ونخشى عذابك إن عذابك بالكفار ملحق - فهو من ذلك القبيل ومثله كثير، وعليه يحمل ما رواه أبو عبيد عن ابن عمر قال لا يقولن أحدكم قد أخذت القرآن كله وما يدريه ما كله قد ذهب منه قرآن كثير ولكن ليقل قد أخذت منه ما ظهر، والروايات في هذا الباب أكثر من أن تحصى إلا أنها محمولة على ما ذكرناه، وأين ذلك مما يقوله الشيعي الجسور (ومن لم يجعل الله له نورا فما له من نور)۔

وأما ثانيا فلأن قوله إن القرآن كان على عهد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مجموعا مؤلفا على ما هو عليه الآن الخ إن أراد به أنه مرتب الآي والسور كما هو اليوم وأنه يقرأه من حفظه في الصدر من الأصحاب كذلك لكنه كان مفرقا في العسب واللخاف فسلم إلا أنه خلاف الظاهر من سياق كلامه وسباقه وإن أراد أنه كان في العهد النبوي مقروءا كما هو الآن لا غير وكان مرتبا ومجموعا في مصحف واحد غير متفرق في العسب واللخاف فممنوع والدليل الذي استدل به لا يدل عليه كما لا يخفى، ويا لله العجب كيف ذكر في هذا المعرض ختمات ابن مسعود وأبي على النبي ﷺ وجعل ذلك من أدلة مدعاه مع أن مروي كل منهما يخالف مروي الآخر وكلاهما يخالفان ما في المصحف العثماني فالسور مثلا في مصحفنا مائة وأربعة عشرة بإجماع من يعتد به وقيل ثلاثة عشرة بجعل الأنفال وبراءة

[illegible] لأنه لم يكتب المعوذتين(١) بل صح عنه(٢) أنه كان

معاویہ: یہاں قاضی شریح کی بات قرأت کی ہے اس کو تحریف کہنا بے عقلی ہے (اشارہ 157 کی طرف) (173)۔ باقی ابن مسعود رض کی بات کی وضاحت پہلے کر چکا ہوں۔

معاویہ: وہی باتیں جن کا جواب دے چکا ہوں (اشارہ 158 کی طرف)۔ پہلے تو کہہ رہے تھے کہ ابن مسعود رض والی دلیل پر بات ختم کر چکا ہوں۔ لیکن ابھی تک حوالاجات بھیج رہے ہو (174)۔End

مختار حیدر: ماشاءاللہ، آپ کی حالت میں کچھ زیادہ بہتری نہیں معلوم ہوتی۔

مختار حیدر: میں نے نئی دلیل ایک ہی دی ہے (اشارہ 159 کی طرف)۔ باقی آپ کے اعتراضات کے جواب ہیں۔ آپ کے اعتراضات کے ساتھ چلوں تو بارہ سال بھی کم ہیں۔ میں نے بارہ گھنٹے میں اپنا دعویٰ مکمل کرنا ہے دوست۔

مختار حیدر: آپ نے نئے اعتراض کیے، میں نے آپ کی بات کی لاج رکھ کر مزید جواب دے دیے۔ سادہ بات ہے (اشارہ 160 کی طرف)۔

مختار حیدر: ماشااللہ (اشارہ 161 کی طرف)۔ نہیں ہونے سے بہت فرق پڑتا ہے دوست۔ آپ کے علماء کا اقرار اور ☚ صحیح سند ☛ روایات کیا مذاق ہیں؟ کمال کرتے ہو آپ بھی۔

مختار حیدر: جو سکین آپ نے پیش کیا تھا، اس کی عبارت سے پتہ چلا، دوست (اشارہ 162 کی طرف)

مختار حیدر: اطاعت کا اقرار بہ امر مجبوری ہے، اور قرآن کا ذکر تک نہیں۔ کچھ خیال کرو دوست (اشارہ 163 کی طرف)

مختار حیدر: علماء کے اعتراف سے میں فائدہ لے چکا، آپ کا اخذ کردہ نکتہ باطل ہو گیا آپ کے علماء کے اعترافات کے آگے (اشارہ 164 کی طرف)۔

مختار حیدر: آپ کا وہی مسئلہ برقرار ہے۔ یار آپ اپنے سکین پڑھتے نہیں؟

سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى

٧٤٨هـ - ١٣٧٤م

الجزء الأول

أشرف على تحقيق الكتاب وخرّج أحاديثه

شعيب الأرنؤوط

حقق هذا الجزء

حسين الأسد

مؤسسة الرسالة

الصحابة.

أبو يعلى الموصلي: حدثنا سعيد بن أشعث، حدثنا الهيصم بن شداخ، سمعت الأعمش، عن يحيى بن وثّاب، عن علقمة، عن عبد الله قال: عجبٌ للناس وتركِهم قراءتي وأخذهم قراءة زيد، وقد أُخذت من في رسول الله ﷺ، سبعين سورة، وزيد صاحبُ ذؤابة يجيء ويذهب في المدينة[1].

سعدويه: حدثنا أبو شهاب، عن الأعمش، عن أبي وائل قال: خطب ابن مسعود على المنبر، فقال: غُلُّوا مصاحفكم، كيف تأمروني أن أقرأ على قراءة زيد، وقد قرأت مِن في رسول الله ﷺ، بضعاً وسبعين سورة، وإن زيداً ليأتي مع الغلمان له ذؤابتان[2].

قلت: إنما شقَّ على ابن مسعود، لكون عثمان ما قدَّمه على كتابة المصحف، وقدَّم في ذلك منْ يصلح أنْ يكون ولده، وإنما عدل عنه عثمان لغيبته عنه بالكوفة، ولأنَّ زيداً كان يكتب الوحي لرسول الله ﷺ، فهو إمام في الرسم، وابنُ مسعود فإمام في الأداء، ثم إن زيداً هو الذي ندبه الصديق لكتابة المصحف وجمع القرآن، فهلاَّ عتب على أبي بكر؟ وقد ورد أن ابن مسعود رضي وتابع عثمان ولله الحمد. وفي مصحفِ ابن مسعود أشياءُ أظنها نُسخَتْ، وأما زيد فكان أحدثَ القوم بالعَرْضة الأخيرة التي عَرَضَها النبي ﷺ، عام توفي، على جبريل.

(١) إسناده لا يصح. فقد قال ابن حبان في هيصم بن شداخ، شيخ يروي عن الأعمش الطامات في الروايات، لا يجوز الاحتجاج به. ووقع في الأصل «هيثم» بدل هيصم وهو تحريف. وأخرجه أبو نعيم في «الحلية» ١/١٢٥ وقد تصحف فيها «هيضَم» إلى «هيضم» و«شداخ» إلى «شراخ».

(٢) الفسوي في «المعرفة والتاريخ» ٢/٥٣٧، وابن أبي داود في «المصاحف» ص (١٥، ١٦) من طريق سعدويه (سعيد بن سليمان) وأيوب بن مسلمة كلاهما عن أبي شهاب (موسى بن نافع) عن الأعمش، عن أبي وائل...

٤٨٨

ابن تیمیہ (اصل نام ذہبی ہے، مختار صاحب نے غلطی سے ابن تیمیہ لکھ دیا) نے ⇚ ورد ⇛ کہا، نہ اپنے اوپر ذمہ داری لی، اور نہ راوی بتائے۔ ویسے بھی ابن تیمیہ صاحب شیعت کے بارے متعصب ہیں۔ ان کی رائے کی ہمارے موقف کے خلاف کچھ حیثیت نہیں۔ سونے پر سہاگہ یہ کہ اس سکین کی اگلی عبارت آپ کو مکمل طور پر غلط ثابت کر رہی ہے۔ ابن تیمیہ کہہ رہے ہیں کہ میرے خیال میں ابن مسعود کے مصحف میں منسوخ شدہ اشیاء ہیں۔ آپ کی صورتحال ☜ آگے کنواں پیچھے کھائی ☜ والی ہو چکی ہے۔ جو بھی بات کرتے ہو، نئی مشکل میں پھنس جاتے ہو۔ کاش کہ اس تکفیر کے نعرے سے آپ نے پرہیز کیا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے ساتھ ساتھ موجودہ جگ ہنسائی سے بھی بچتے۔

مختار حیدر: آپ کی وضاحت کی دھجیاں اڑ گئیں، دوست (اشارہ 165 کی طرف)۔

مختار حیدر: ھھھ، (اشارہ 166 کی طرف)۔

بہت برے پھنسے ہو دوست (اشارہ 167 کی طرف)۔ کچھ خیال کرو کیا کہہ رہے ہو۔ جیسے مرضی الفاظ گھماؤ، نتیجہ یہی ہے کہ آپ کی صحیح روایات کے بقول ابن مسعود قرآن مجید کے کامل ہونے کے انکاری ہیں۔

مختار حیدر: دوست، آپ کے علماء نے ہمیں سب بتا دیا ہے کہ اصل بات کیا ہے 🙂 (اشارہ 168 کی طرف)۔

مختار حیدر: اب پھر وہی بے وقوفی (اشارہ 169 کی طرف)۔ یار آپ پڑھتے کیوں نہیں اپنے ہی دلائل؟ ایک تو بے ایمانی یہ کر رہے ہو کہ اپنے علماء کے طفیل اپنی بات کو ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہو[31]، اور اس پر رسوائی یہ کہ مسلسل پھنس رہے ہو۔ افسوس ہے دوست۔

= قلت: تأويله ظاهر، وذلك أن عروة لم يسأل عائشة فيه عن حروف الرسم التي تزاد فيها لمعنى وتنقص منها لآخر تأكيدًا للبيان وطلبًا للخفة، وإنما سألها فيه عن حروف من القراءة المختلفة الألفاظ المحتملة الوجوه على اختلاف اللغات التي أذن الله عزَّ وجلّ لنبيّه عليه السلام ولأمّته في القراءة بها واللزوم على ما شاءت منها تيسيرًا لها وتوسعة عليها، وما هذا سبيله وتلك حاله فعن اللحن والخطأ والوهم والزلل بمعزل لفشوّه في اللغة ووضوحه في قياس العربية.

وإذا كان الأمر في ذلك كذلك فليس ما قصدته فيه بداخل في معنى المرسوم، ولا هو من سببه في شيء، وإنما سمّى عروة ذلك لحنًا وأطلقت عائشة على مرسومه كذلك الخطأ على جهة الاتساع في الإخبار وطريق المجاز في العبارة، إذ كان ذلك مخالفًا لمذهبهما وخارجًا عن اختيارهما، وكأن الأوجه والأولى عندهما والأكثر والأفشى لديهما لا على وجه الحقيقة والتحصيل، فالقطع لما بيناه قبل من جواز ذلك وفشوّه في اللغة واستعمال مثله في قياس العربية مع انعقاد الإجماع على تلاوته كذلك دون ما ذهبا إليه إلاّ ما كان من شذوذ أبي عمرو بن العلاء في (إن هذين) خاصة هو الذي يحمل عليه هذا الخبر ويتأول فيه دون أن يقطع به، على أن أم المؤمنين رضي الله عنها، مع عظيم محلها وجليل قدرها واتساع علمها ومعرفتها بلغة قومها، لحّنت الصحابة وخطّأت الكتبة، وموضعهم في الفصاحة والعلم باللغة موضعهم الذي لا يجهل ولا ينكر، هذا ما لا يسوغ ولا يجوز.

وقد تأول بعض علمائنا قول أم المؤمنين: أخطأوا في الكتاب، أي: أخطأوا في اختيار الأولى من الأحرف السبعة بجمع الناس عليه، لا أن الذي كتبوا من ذلك خطأ لا يجوز، لأنه ما لا يجوز مردود بإجماع وإن طالت مدة وقوعه وعظم قدر موقعه، وتأول اللحن أنه القراءة واللغة، كقول عمر رضي الله عنه: «أُبيّ أقرؤنا وإنا لندع بعض لحنه»، أي: قراءته، فهذا بيّن وبالله التوفيق. المقنع ١٢١ ــ ١٢٢.

وقال ابن جرير الطبري: عن قوله: (والمقيمين) قد ذكر أن ذلك في قراءة أُبيّ بن كعب (والمقيمين)، وكذلك هو في مصحفه فيما ذكروا، ولو كان ذلك خطأ من الكاتب لكان الواجب أن يكون في كل المصاحف ــ غير مصحفنا الذي كتبه لنا الكاتب الذي أخطأ في كتابه ــ بخلاف ما هو في مصحفنا، وفي اتفاق مصحفنا ومصحف أُبيّ في ذلك ما يدل على أن الذي في مصحفنا من ذلك صواب غير خطأ، مع أن ذلك لو كان خطأ من جهة الخط لم يكن الذين أخذ عنهم القرآن من أصحاب رسول الله ﷺ يعلّمون من علّموا ذلك من المسلمين على وجه اللحن ولأصلحوه بألسنتهم ولقنوه للأمة تعليمًا على وجه الصواب، وفي نقل المسلمين =

٢٣٦

[31] مختار صاحب کی مراد یہ ہے کہ صحیح سند روایات کے مقابل معاویہ صاحب اپنے ہی علماء کے اقوال پیش نہ کریں۔ بلکہ صحیح سند روایات کا جواب صحیح سند روایات سے ہی دیں۔

مختار حیدر: میرے دوست، یہ تاویل ہے، اور آپ کے علماء ہی کی زبانی ہے (جیسا کہ عبارت ہائی لائٹ کی گئی ہے)۔ (اور یہ تاویل) بالکل ردی بات ہے۔ مختار حیدر: کوئی صحیح سند رو آیت لاؤ دوست۔ تاویلوں کا وقت اب نہیں رہا۔ مشکل وقت ہے، صحیح سند رو آیت ہی کچھ مدد دے سکتی ہے۔

مختار حیدر: علماء اہل سنت تو اپنی جان ہی بچائیں گے نا (اشارہ 170 کی طرف)۔ کفر کا فتویٰ کیوں لگایا۔ اب ہماری جرح کا سامنا کرو 🙂۔ خطا خطا ہی رہے گی۔ چاہے تمام اہل سنت علماء مل کر بھی تاویلیں کرنے لگیں۔

مختار حیدر: نہیں نہیں، دوست ایسا نہیں (اشارہ 171 کی طرف)۔ اتنا چھوٹا فرق ہوتا تو عروہ بن زبیر اپنی خالہ ام المومنین حضرت عائشہ سے خصوصی نہ پوچھتے۔ ہمیں اتنا سادہ نہ سمجھو دوست۔ ہم ساری بات سمجھتے بھی ہیں اور ثابت بھی کر دی ہے، الحمدللہ۔

مختار حیدر: یہاں پھر وہی بے وقوفی (اشارہ 172 کی طرف)۔ یار، خدا کا واسطہ، اپنے سکین پڑھا کرو۔

والجماعة فهو كذب أو سوء فهم لأنهم أجمعوا على عدم وقوع النقص فيما تواتر قرآنا كما هو موجود بين الدفتين اليوم نعم أسقط زمن الصديق مالم يتواتر وما نسخت تلاوته و كان يقرأه من لم يبلغه النسخ ومالم يكن فى العرضة الأخيرة ولم يأل جهدا رضى الله تعالى عنه فى تحقيق ذلك إلا أنه لم ينتشر نوره فى الآفاق إلا زمن ذى النورين فلهذا نسب اليه كما روى عن حميدة بنت يونس أن فى مصحف عائشة رضى الله عنها (إن الله وملائكته يصلون على النبى يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً)۔ وعلى الذين يصلون الصفوف الأول وأن ذلك قبل أن يغير عثمان المصاحف فما أخرج أحمد عن أبى قال قال لى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: «إن الله أمرنى أن اقرأ عليك فقرأ على (لم يكن الذين كفروا من أهل الكتاب والمشركين منفكين حتى تأتيهم البينة رسول من الله يتلو صحفا مطهرة فيها كتب قيمة وما تفرق الذين أوتوا الكتاب إلا من بعد ما جاءتهم البينة)۔ إن الدين عند الله الحنيفية غير المشركة ولا اليهودية ولا النصرانية ومن يفعل ذلك فلن يكفره» ۔ وفى رواية «(ومن يعمل صالحا فلن يكفره وما اختلف الذين أوتوا الكتاب إلا من بعد ما جاءتهم البينة)۔ إن الذين كفروا وصدوا عن سبيل الله وفارقوا الكتاب لما جاءهم أولئك عند الله شر البرية ما كان الناس إلا أمة واحدة ثم أرسل الله النبيين مبشرين ومنذرين يأمرون الناس يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة ويعبدون الله وحده أولئك عند الله خير البرية جزاؤهم عند ربهم جنات عدن تجرى من تحتها الأنهار خالدين فيها أبداً رضى الله عنهم ورضوا عنه ذلك لمن خشى ربه» وفى رواية الحاكم «فقرأ فيها ولو أن ابن آدم سأل واديا من مال فأعطيه يسأل ثانيا ولو سأل ثانيا فأعطيه يسأل ثالثا ولا يملأ جوف ابن آدم إلا التراب ويتوب الله على من تاب» وما روى عنه أيضا أنه كتب فى مصحفه سورتى الخلع والحفد۔ اللهم إنا نستعينك ونستغفرك ونثنى عليك ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك اللهم إياك نعبد ولك نصلى ونسجد وإليك نسعى ونحفد نرجو رحمتك ونخشى عذابك إن عذابك بالكفار ملحق۔ فهو من ذلك القبيل ومثله كثير، وعليه يحمل ما رواه أبو عبيد عن ابن عمر قال لا يقولن أحدكم قد أخذت القرآن كله وما يدريه ما كله قد ذهب منه قرآن كثير ولكن ليقل قد أخذت منه ما ظهر، والروايات فى هذا الباب أكثر من أن تحصى إلا أنها محمولة على ما ذكرناه، وأين ذلك مما يقوله الشيعى الجسور (ومن لم يجعل الله له نورا فما له من نور)»

وأما ثانيا فلأن قوله إن القرآن كان على عهد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مجموعا مؤلفا على ما هو عليه الآن الخ إن أراد به أنه مرتب الآى والسور كما هو اليوم وأنه يقرأه من حفظه فى الصدر من الأصحاب كذلك لكنه كان مفرقا فى العسب واللخاف فسلم إلا أنه خلاف الظاهر من سياق كلامه وسباقه وإن أراد أنه كان فى العهد النبوى مقروءا كما هو الآن لا غير وكان مرتبا ومجموعا فى مصحف واحد غير متفرق فى العسب واللخاف فممنوع والدليل الذى استدل به لا يدل عليه كما لا يخفى، ويا لله العجب كيف ذكر فى هذا المعرض ختمات ابن مسعود وأبى على النبى ﷺ وجعل ذلك من أدلة مدعاه مع أن مروى كل منهما يخالف مروى الآخر وكلاهما يخالفان ما فى المصحف العثمانى فالسور مثلا فى مصحفنا مائة وأربعة عشرة بإجماع من يعتد به وقيل ثلاثة عشرة بجعل الانفال وبراءة

مختار حیدر: اس عبارت نے آپ کے جمع قرآن کی تمام عمارت کو دھڑام سے زمین بوس کر دیا ہے۔ ذرا غور سے سمجھنا۔

مختار حیدر: اس عبارت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن مجید کو ناخالص حالت میں چھوڑ کر گئے، نعوذ باللہ۔

اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ لکھا ہے کہ ☜ زمانہ صدیق میں جو متواتر نہیں تھا، اس کا اسقاط کر دیا گیا ☜ Boom

مختار حیدر: آگے لکھا ہے کہ جس کا نسخ نہیں پہنچا، اس کی قرات کی جاتی تھی۔ ایک اور Boom

مختار حیدر: میرے دوست، اس عبارت نے قرآن مجید کے محفوظ ہونے کی دھجیاں اڑادی ہیں۔ اس کتاب (جس کا سکین اوپر موجود ہے) کو دریابرد کر دینا چاہیے۔ ہم شیعان حیدر کرار کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مکمل چھوڑا۔ غیر معصوم لوگوں کو، جن کی زندگیوں میں بہت سی غلطیاں ہیں، اس قرآن کو خالص کرنے کا ٹاسک نہیں دیا۔ آپ کا ہر حوالہ آپ کے لیے نئی مشکل لاتا ہے۔ میرا مشورہ ہے، آئندہ مناظرہ میں خود کوئی دلیل نہ دینا، مخالف کو کہنا کہ دوست، تم دلیل دو، میں صرف اس پر اعتراضات اٹھاؤں گا 🙂۔ آپ نے مزید سطور کو نشان لگا کر دیکھ لیا کہ کیا نتیجہ نکلا، میں نے اسی لیے صرف دو سطور کو نشان لگایا تھا۔ (اشارہ 172 کی طرف)

مختار حیدر: میرے دوست، بات قرات کی نہیں، قرات کے انکار کی ہے (اشارہ 173 کی طرف)۔ آپ ہر بلنڈر کو قرات کے فرق کی قالین کے نیچے چھپاتے ہیں، اور ایک صحابی قرات کا انکار ہی کر رہا ہے۔ قرات کے انکار کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے یہ مانا ہی نہیں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم ہے۔ بلکہ انہوں نے اس کو جعل سازی سمجھا، تبھی انکار کیا۔

مختار حیدر: برا نہ مانو دوست۔ آپ نے اعتراض دوہرائے، میں نے جواب دوہرائے، حساب برابر (اشارہ 174 کی طرف)۔

مختار حیدر: قارئین، الحمد للہ، میرے چاروں نقاط کے دلائل مکمل ہو چکے۔ End

معاویہ: اب آخری ٹرن ہے یہ۔ میرے میسجز کے بعد وقت ختم۔ میرے اعتراضات تو اب بھی باقی ہیں جناب۔ آگے بتاتا ہوں کیسے۔

معاویہ: میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا، کہ جب ابن مسعود رض معوذتین کو قرآن ہی نہیں سمجھتے تھے تو انہوں نے تحریف کیسے کی معوذتین کو مصحف میں نہ لکھ کر؟ کوئی جواب نہیں دیا۔ مجبوری ہو یا نہیں۔ اطاعت تو ہے نہ؟

نہج البلاغہ کا خطبہ بھول گئے جہاں طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما کا مجبوراً بیعت کرنے کا رد سیدنا علی رض نے کیا ہے؟

معاویہ: کبھی تو علماء کا اعتراف پیش کرنے کو فخر سے بیان کر رہے ہو تو کبھی ان کی بات کا انکار۔ یہ دورنگی کیوں؟

معاویہ: ورد اس روایت کی طرف اشارہ ہے جو میں دو دن پہلے بھیج چکا ہوں اسی سیر اعلام سے، اس کی سند صحیح ہے۔

معاویہ: ابن تیمیہ نہیں علامہ ذھبی رح ہیں یہ۔

معاویہ: یہ میرے خلاف کیسے ہوا کہ ابن مسعود رض کے مصحف میں منسوخ آیات تھیں؟ جو منہ میں آیا بول دیا بس۔

معاویہ: تاویل ہے تو کیا ہوا؟ آپ جو علماء کے حوالاجات پیش کر رہے تھے وہ بھی تو تاویلات ہی تھیں۔ عجیب بات ہے۔

معاویہ: چلو یہ تو مانا جناب نے کہ اہل السنت تحریف سے خود کو بچاتے ہیں۔ یعنی تم لوگ زبردستی جھوٹے الزامات لگا کر تحریف کا ڈرامہ کرتے ہو۔

معاویہ: اس بات کا میرے جواب سے کیا واسطہ؟ منسوخ آیات کی بات کو تحریف کہنا جہالت ہے جناب کی۔

معاویہ: جمع قرآن پر دیکھنا مزہ۔ کل جب بات ہوگی میرے دعویٰ پر تو۔

معاویہ: اس میسج کا دفاع کرنا کل، یہ کہ میسج موت ہے شیعوں کے لیے۔ الحمد للہ میں نے آپ کے ہر اعتراض کا جواب دیا۔

میرے سوالات کا جواب ابھی تک آپ پر انے قرض ہے۔ آپ نے صرف دھوکا دے کر اختلاف قرأت اور لحن وغیرہ کے اعتراضات اٹھا کر ان کو تحریف ثابت کرنے کی ناکام کوششیں ہی کی بس۔ سب دیکھ چکے ہیں کہ آپ کا دعویٰ کھوکھلا تھا کوئی دم نہیں تھا اس میں۔ اب کل میرے دعوے پر بات شروع ہو گی۔ بارہ گھنٹے[32] ۔End

[32] پہلے مرحلہ کی گفتگو میں یہ آخری میسج تھا۔اس مرحلہ میں شیعہ دعویٰ پر بات کی گئی۔اس کے بعد گفتگو کا دوسرا مرحلہ معاویہ صاحب کے دعویٰ پر تھا۔